WE HAVE NO BRANCH
خالص سونے کے زیورات کیلئے ایک قابل اعتماد نام
زیور محل جیولرس
ZEVAR MAHAL™
Jewellers
Unit of Zar Zevar Mahal (P) Ltd
53, Muzaffar Ahmed St. (Ripon St.), Kol-700016
Mobile : 9831111037 / 9831577940, Ph. No.: 2229-0104

Aawami News
Urdu Daily Ranchi-Kolkata-Patna
Website : www.live7tv.com
Group Editor : Aziz Burney
अवामी न्यूज़
روزنامہ
عوامی نیوز
کوئی بھی مشورہ یا شکایت کیلئے رابطہ کریں
directoraawaminews@gmail.com
بے باک صحافت کا علمبردار
₹5/- only
کوئی بھی خبر، تصویر، اطلاع، اعلان ہمیں اس واٹس ایپ نمبر پر ارسال کریں
9102122786
شادی، سالگرہ اور بچوں کی سالگرہ کی تصویر ہمیں Email کریں

BAPUJI®
GOODNESS OF HEALTH
باپوجی کیک
ہمیشہ استعمال کریں • ذائقہ سے بھرپور
نیو ہوڑہ بیکری (باپوجی کیک) پرائیویٹ لمیٹڈ

Pages-12 • 144 :شمارہ • 13 :جلد • KOLKATA • Sunday, 31st May 2026 • RNI No. WBURD/2014/56804 • E-mail- News: aawaminewskolkata@gmail.com, Advt : kolkataadvt@gmail.com, Ph. 033-46034477 / 40651166, Fax : 033-4062-8332 • بمطابق ۱۳ ذی الحجہ ۱۴۴۷ھ • اتوار، ۳۱ مئی ۲۰۲۶ء • کلکتہ

ہرمز بند ہے، لیکن ہندوستانی بحری جہاز اب بھی سفر کے لیے آزاد

تہران، 30 مئی: آبنائے ہرمز جو دنیا کی ایک اہم آبی گزرگاہ ہے، ایران امریکہ جنگ کی وجہ سے بند ہے۔ اس سے توانائی کا عالمی بحران پیدا ہو گیا ہے۔ لیکن بدامنی کے باوجود ہندوستانی پرچم والے بحری جہاز ہرمز کے راستے آزادانہ سفر کر رہے ہیں۔ لیکن کیسے؟ نریندر مودی حکومت نے خفیہ سفارت کاری کو 'لیک' کر دیا ہے۔

جمعہ کو جہاز رانی اور بندرگاہوں کی وزارت کے تحت شپنگ کے ڈائریکٹر اوپیش کمار شرما نے ایک بین وزارتی میٹنگ میں شرکت کی۔ مرکز کے دیگر اعلیٰ عہدیداران وہاں موجود تھے۔ اوپیش کمار نے کہا کہ ہرمز کے راستے ہندوستانی بحری جہازوں کی نقل و حرکت کے حوالے سے سفارتی سطح پر تہران کے ساتھ باقاعدہ رابطہ رکھا جا رہا ہے۔ انہوں نے کہا، "ہندوستان ایران کے ساتھ ہم آہنگی کر رہا ہے۔ لیکن میں اس پر کوئی تبصرہ نہیں کروں گا کہ اس سارے معاملے کو کیسے ہینڈل کیا جا رہا ہے، کس طرح ترجیحات کا تعین کیا جا رہا ہے۔ میں صرف یہ کہنا چاہتا ہوں کہ ہمارا کام وزارت خارجہ کے ساتھ ہم آہنگی پیدا کرنا ہے۔ ہم یہیں تک محدود ہیں۔" اوپیش کمار نے دعویٰ کیا کہ اس وقت تقریباً 13 ہندوستانی پرچم والے جہاز ہرمز کے قریب پھنس گئے ہیں۔ ان میں ایک ایل پی جی ٹینکر، پانچ خام تیل کے ٹینکر، ایک کارگو ٹینکر، تین کنٹینر جہاز، دو بلک کیریئر اور ایک ڈریجر شامل ہیں۔ خطرے کے باوجود بھارت نے اس راستے سے سفر جاری رکھا ہوا ہے۔

ایران امریکہ امن معاہدے میں ابھی تک کوئی پیش رفت نہیں ہوئی۔ حالات کسی بھی دن بدل سکتے ہیں۔ تاہم وزارت خارجہ کے ایک ذریعے (باقی صفحہ 4 پر)

ایران کے خلاف دوبارہ جنگ کے لیے مکمل طور پر تیار ہیں: امریکی وزیرِ دفاع

واشنگٹن، 30 مئی (یو این آئی) امریکی وزیرِ دفاع پیٹ ہیگسیتھ نے کہا ہے کہ امریکہ کے پاس اتنے ہتھیار اور عسکری وسائل موجود ہیں کہ ضرورت پڑنے پر ایران کے خلاف جنگ دوبارہ شروع کی جا سکتی ہے۔ پیٹ ہیگسیتھ نے سنگاپور میں ہونے والے شنگری لا دفاعی اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ امریکی اسلحے کے ذخائر کسی بھی ممکنہ کارروائی کے لیے کافی ہیں۔ امریکی وزیرِ دفاع کا یہ بیان ایسے وقت میں سامنے آیا ہے جب امریکہ اور ایران کے درمیان جنگ کے خاتمے کے لیے مذاکرات کسی بھی حتمی معاہدے تک نہیں پہنچ سکے ہیں۔ امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے دعویٰ کیا ہے کہ ایران کے ساتھ امن معاہدہ قریب ہے تاہم ایرانی حکام نے کسی حتمی اتفاقِ رائے کی تصدیق نہیں کی۔ پیٹ ہیگسیتھ نے اپنے خطاب میں چین کی بڑھتی ہوئی عسکری طاقت پر بھی تشویش کا اظہار کیا۔ انہوں نے کہا کہ خطے میں چین کی فوجی سرگرمیوں اور دفاعی توسیع پر جائز خدشات موجود ہیں تاہم امریکہ غیر ضروری محاذ آرائی نہیں چاہتا۔ امریکی وزیرِ دفاع نے کہا کہ امریکہ ایشیاء میں ایسا طاقت کا توازن برقرار رکھنا چاہتا (باقی صفحہ 4 پر)

اسرائیلی فوج نے تاریخی ابراہیمی مسجد کو غیر معینہ مدت کے لیے بند کر دیا

الخلیل، 30 مئی (یو این آئی) اسرائیلی فوج نے الخلیل شہر میں واقع تاریخی ابراہیمی مسجد کو غیر معینہ مدت کے لیے بند کر دیا اور نمازیوں کو بندوق کی نوک پر باہر نکال دیا۔

تفصیلات کے مطابق صہیونی فورسز کی جانب سے ایک اور کھلی اشتعال انگیزی سامنے آئی، اسرائیلی فوج نے مقبوضہ مغربی کنارے کے تاریخی شہر الخلیل میں واقع مسلمانوں کی تاریخی اور مقدس ترین 'مسجدِ ابراہیمی' کو غیر معینہ مدت کے لیے مکمل طور پر بند کر دیا ہے۔ اس جابرانہ اقدام کے بعد پورے فلسطین اور مقبوضہ مغربی کنارے میں شدید غم و غصے کی لہر دوڑ گئی ہے۔ فلسطینی حکام نے بتایا کہ اسرائیلی فوج کے مسلح اہلکار اچانک مسجدِ ابراہیمی میں داخل ہوئے اور وہاں موجود نمازیوں، مسجد کے انتظامی عملے اور محافظوں کو بندوق کی نوک پر زبردستی اور دھکے دے کر مقدس احاطے سے باہر نکال دیا۔ مسجد کو تالے لگا کر سیل کرنے کے بعد، اسرائیلی فوج نے مسجد کے ارد گرد قائم تمام سیکیورٹی چیک پوائنٹس اور لوہے کے گیٹ بھی بند کر دیے ہیں تاکہ کوئی بھی مسلمان وہاں تک نہ پہنچ سکے۔ فلسطینی وزارتِ اوقاف نے اس بزدلانہ اقدام کی شدید الفاظ (باقی صفحہ 4 پر)

اقوام متحدہ کی رپورٹ میں اسرائیلی جیلوں میں عصمت دری، جنسی زیادتی اور جبری برہنہ ہونے کا الزام

30 مئی: اقوام متحدہ کی ایک نئی رپورٹ نے اسرائیل اور اقوام متحدہ کے درمیان ایک بڑا تنازعہ کھڑا کر دیا ہے۔ رپورٹ میں دعویٰ کیا گیا ہے کہ اسرائیلی سیکیورٹی فورسز نے فلسطینی قیدیوں کے خلاف جنسی تشدد اور ہراساں کرنے کے متعدد (باقی صفحہ 4 پر)

اسلامی گرلس مشن مدرسہ
LIL BANAT ACADEMY
بسنت پور (دھاناپاڑہ)، آرام باغ، ہگلی- 712601
FOUNDER
Dr. Sk. Aynal
Consultant Urology
Ex Army Medical Corps & College
Ex. United Nations Mission
World Human Right
Protection Commission (VP)
پیشکش
آڈال فاؤنڈیشن
داخلہ جاری ہے
درجہ اول سے بھرتی جاری (سائنس و آرٹس شعبہ)
فوری طور پر رابطہ کریں، سیٹیں محدود ہیں
Class V-VIII (IX & XI)
Professor Latib Khan
Principal
Lil Banat Academy
Contact : 8900252400

تمام بہی خواہوں کرم فرماؤں اور خریداروں کو عید الاضحیٰ مبارک
EID-UL-ADHA
MUBARAK
ARHAM AROMATIC®
منجانب
محمد شفیق عالم
نیو غریب نواز پرفیومری
سرمہ، عطر، ٹوپی
جانماز اور تسبیح کا مرکز
NEW GHARIB NAWAZ PERFUMERY
ARHAM MACCA PERFUMERY
92, Rabindra Sarani, Kol-73
Opp: Musafir Khana, (Gauhar Building)
Ph: 033 2235 1246 / 033 4029 3399 Mob: 9007322889

®
اَمت بھڑ
تال مصری
خاندانی روایت کی پیداوار
پورے خاندان کا بھروسہ
AMIT BHAR'S
Palm Candy
Amit Bhar & Sons
آسنسول کیلئے ڈسٹری بیوٹر کی ضرورت ہے
Mobile: 8910532083 - 7278434606

Kolkata's Oldest Nursing Home
Since 1983
PAHARPUR NURSING HOME
Run By Dr. Md. Aftab & Dr. Md. Asif Hussain
عرصہ دراز سے عوام کی خدمت میں مصروف
پہاڑپور نرسنگ ہوم (مٹیابرج)
ہماری خدمات:

GALL BLADDER	پتھری کا علاج:
APPENDIX	اپینڈکس
PLASTIC SURGERY	پلاسٹک سرجری:
URO SURGERY	پیشاب کے راستے کا آپریشن
UTERUS	بچہ دانی کا آپریشن/ علاج
CIRCUMCISION	ختنہ
HERNIA	ہرنیا
HYDROCEOLE	ہائڈروسل کا آپریشن

(Skilled & Experienced) سبھی آپریشن ماہر اور تجربہ کار ڈاکٹروں کے ہاتھوں انجام دیا جاتا ہے۔
یہاں سبھی علاج laparoscopic کے ذریعہ کیا جاتا ہے
پہاڑپور نرسنگ ہوم
PAHARPUR NURSING HOME
Laparoscopic
& General Surgery Clinic
H-68, Paharpur Road, Garden Reach, Kolkata -700 024
Clinic Information : Phone No. : 9831450956, 033-24696477

ہفتہ طلب کرنے والوں کی جگہ جیل میں ہوگی

ایم پیز اور ایم ایل ایز کے لیے بھی کوئی نرمی نہیں: شمک

کولکاتا:30 مئی (عوامی نیوز سروس) جو بھی کاروباری مالکان سے بھتہ طلب کرے گا اس کی جگہ سلاخوں کے پیچھے ہوگی۔ اس سلسلے میں، کوئی نرمی نہیں دکھائی جائے گی۔ حتیٰ کہ پارٹی کے اپنے ممبران پارلیمنٹ (ایم پیز) یا ممبران قانون ساز اسمبلی (ایم ایل اے) کو بھی نہیں۔ ریاستی بی جے پی صدر شمک بھٹاچاریہ نے چیمبر آف کامرس کے ساتھ میٹنگ کے دوران یہ بات واضح طور پر واضح کی۔ انہوں نے کہا کہ بی جے پی کوئی مزدور یونین نہیں چلاتی۔ اگر کوئی بی جے پی کا جھنڈا دکھاتے ہوئے فیکٹری کے گیٹ پر احتجاج کرے تو اس نے فوری طور پر پارٹی کے ریاستی ہیڈکوارٹر کو اس معاملے کی اطلاع دینے کا مشورہ دیا۔ ان کے پیغام میں اس بات پر زور دیا گیا کہ ٹاٹا گروپ کے ساتھ کیے گئے سلوک نے صنعتی حلقوں میں ریاست کی شبیہ کو داغدار کیا ہے۔ اس داغ کو چھڑانے کے لیے فی الحال ضروری اقدامات کیے جا رہے ہیں۔ ریاست میں یہ ایک عام رواج بن گیا ہے کہ جب سرمایہ کار نئی صنعتیں قائم کرنے کے لیے پہنچے تو ان سے بھتہ کی رقم کا مطالبہ کیا جائے۔ ریاست کو اس مشکل سے نکالنے کے لیے حکومت نے سخت اقدامات نافذ کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ جمعہ کو مرچنٹ چیمبر آف کامرس کے اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے، شمک بھٹاچاریہ نے اعلان کیا کہ، 4 تاریخ کی دوپہر تک، ریاست میں اب کوئی ''سنڈیکیٹس'' کام نہیں کر رہے ہیں۔ بھتہ خوری مؤثر طریقے سے بند ہو گئی ہے۔ اگر کوئی اس کے بعد کاروباری مالکان سے رقم کا مطالبہ کرنے کی کوشش کرتا ہے، تو اس کی آخری منزل سلاخوں کے پیچھے ہوگی۔

مزید برآں، بی جے پی کے ریاستی صدر نے صنعتی مقاصد کے لیے زمین کی دستیابی کے بارے میں سرمایہ کاروں کو یقین دلایا۔ انہوں نے تسلیم کیا کہ ریاست میں اس وقت ایک مناسب زمینی پالیسی کا فقدان ہے، یہ نوٹ کرتے ہوئے کہ ایک نئی پالیسی بنائی جا رہی ہے۔ اگر ضروری ہوا تو، اس عمل کو آسان بنانے کے لیے موجودہ قوانین میں ترمیم کی جائے گی، اور قانونی اراضی کی حد میں ترمیم کی جائے گی۔ مزید برآں، انہوں نے صنعتی منصوبوں کے لیے بجلی اور زمین پر سبسڈی فراہم کرنے کا وعدہ کیا۔ اسپیشل اکنامک زونز (SEZs) پر غیر سرکاری پابندی جو پہلے ترنمول حکومت نے لگائی تھی، کو بھی ہٹا دیا جائے گا۔ شمک نے یقین دہانی کرائی کہ موجودہ حکومت کا بنیادی مقصد بنگال کے اندر صنعت دوست ماحول کو فروغ دینا ہے۔ میٹنگ میں انہوں نے سرکاری الاؤنسز کے حوالے سے پارٹی کا موقف بھی واضح کیا۔ انہوں نے زور دے کر کہا کہ لوگ صرف سرکاری وظیفے پر اپنی زندگی نہیں گزار سکتے۔ جس چیز کی واقعی ضرورت ہے وہ فائدہ مند روزگار ہے۔ نتیجتاً بھاری صنعتوں کی ترقی ضروری ہے۔ انہوں نے انکشاف کیا کہ انہوں نے پہلے ہی مرکزی وزیر خزانہ نرملا سیتا رمن سے ٹیکسٹائل سیکٹر میں ممکنہ سرمایہ کاری کے حوالے سے بات چیت کی ہے۔ شمک نے اعلان کیا کہ ریاست مستقبل قریب میں اپنی ٹیکسٹائل صنعت میں خاطر خواہ سرمایہ کاری حاصل کرنے کے لیے تیار ہے۔

13 صفحات پر مشتمل انا پورنا اسکیم فارم سے خواتین پریشان

وزیر اعلیٰ شبھیندو نے یقین دلایا ''ہمارے لوگ آپ کے گھر جائیں گے''

کولکاتا: 30 مئی (عوامی نیوز سروس) انا پورنا اسکیم کے فارموں کو لے کر خواتین کے ایک طبقے میں الجھن پیدا ہوگئی ہے۔ بہت سے لوگوں کو اس بارے میں یقین نہیں ہے کہ 13 صفحات پر مشتمل طویل درخواست فارم کو مکمل کریں۔ آج، ہفتہ، وزیر اعلیٰ شبھیندو ادھیکاری نے تمام متعلقہ لوگوں کو یقین دہانی کرائی۔ انہوں نے اعلان کیا کہ سرکاری اہلکار گھر گھر جا کر مستحقین کو فارم بھرنے میں مدد کریں گے۔ ہفتہ کو ایک سرکاری تقریب سے خطاب کرتے ہوئے، انہوں نے کہا، ''ذرا بھی پریشان نہ ہوں، ہمارے نمائندے گھر گھر جا کر آپ کو فارم بھرنے میں مدد کریں گے۔ ہمارا مقصد اس بات کو یقینی بنانا ہے کہ صرف حقیقی مستفید افراد ہی یہ امداد حاصل کریں۔''

قبل ازیں، خواتین اور اطفال کی ترقی کے وزیر اگنی مترا پال اور وزیر دلیپ گھوش سے لے کر بی جے پی کے ریاستی صدر سمک بھٹاچاریہ تک مختلف رہنماؤں نے اشارہ دیا تھا کہ درخواست کے عمل کو آسان بنایا جائے گا۔ آج، ہفتہ کو، پیرھان نگر اسپتال میں سروائیکل کینسر ویکسینیشن مہم کا افتتاح کرتے ہوئے، وزیر اعلیٰ شبھیندو ادھیکاری نے ایک بار پھر خواتین کو یقین دلایا۔ اس بات پر زور دیتے ہوئے کہ صرف حقیقی مستحقین ہی مالی امداد حاصل کریں گے، انہوں نے کہا، ''پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ ہمارے لوگ امداد فراہم کرنے کیلئے آپ کے گھر جائیں گے۔ آپ کی حکومت تمام کاموں کو قواعد و ضوابط پر سختی سے عمل میں لائے گی۔ یہ حکومت اپنے منشور کے ایک ایک جملے اور لفظ کو پورا کرنے کے لیے پرعزم ہے۔''

غور طلب ہے کہ بدھ کو نبنا میں منعقد ایک پریس کانفرنس کے دوران وزیر اعلیٰ نے انا پورنا اسکیم کے لیے درخواست فارم کی نقاب کشائی کی۔ ان کے ساتھ وزیر اگنی مترا پال، چیف سکریٹری منوج کمار اگروال اور دیگر سینئر افسران بھی تھے۔ اس کے بعد سے، بہت سے لوگوں کو 13 صفحات پر مشتمل اس وسیع فارم سے نمٹنے میں مشکلات کا سامنا کرنا پڑا ہے۔ اسی دن وزیر اعلیٰ نے اعلان کیا تھا کہ فارم بھرنے کے عمل میں مدد کے لیے سرکاری مدد فراہم کی جائے گی۔ آج، ہفتہ، انہوں نے خواتین کو اس یقین دہانی کا اعادہ کیا، اور ان پر زور دیا کہ وہ پریشان نہ ہوں۔ مزید برآں، چیف منسٹر شبھیندو نے اعلان کیا کہ جنہوں نے کامیابی کے ساتھ اپنے فارم مکمل کیے اور جمع کرائے، 2 جون کو ہونے والی کابینہ کی میٹنگ کے بعد 3,000 روپے کی گرانٹ کی تقسیم شروع ہو جائے گی۔

حَیَّ عَلَی الصَّلاۃ

الصَّلاۃُ خَیرٌ مِنَ النَّوم

(اوّل وقت)

برائے کولکاتا و مضافات

31 ر مئی 2026

فجر	3 بج کر 20 منٹ
طلوع آفتاب	4 بج کر 51 منٹ
ظہر	11 بج کر 34 منٹ
عصر	4 بج کر 11 منٹ
مغرب	6 بج کر 21 منٹ
عشاء	7 بج کر 40 منٹ

مندرجہ ذیل شہروں میں اضافہ کریں:
بردوان 2 منٹ ، رانی گنج 5 منٹ، آسنسول 5 منٹ ، دھنباد 8 منٹ، پرولیا 8 منٹ۔

سابق وزیر کے گودام سے سرکاری امدادی سامان کی بوریاں برآمد

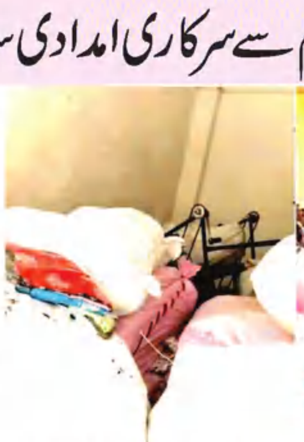

ہوڑہ:30 مئی (عوامی نیوز سروس) ہفتہ کی صبح افراتفری پھیل گئی جب مقامی لوگوں نے ریاست کے سابق وزیر اور وسطی ہوڑہ کے موجودہ ترنمول ایم ایل اے اروپ رائے کی رہائش گاہ سے میٹاڈور وین میں لدی ترپالوں کو اسمگل کرنے کی کوشش کو رنگے ہاتھوں پکڑ لیا۔ اس کے فوراً بعد ایم ایل اے کے گھر کے سامنے ایک زبردست احتجاج شروع ہوا، جس کے ساتھ ''چور، چور'' کے نعرے لگائے گئے۔ مظاہرین نے الزام لگایا کہ سرکاری امدادی سامان کی ایک بڑی مقدار جس میں کمبل، ترپالوں اور پی پی ای کٹس سے بھری بوریاں شامل ہیں۔ سابق وزیر کے گھر کے بالکل سامنے واقع ایک گودام میں ذخیرہ کیا گیا تھا۔ ہفتہ کی صبح، ان ذخیرہ شدہ مواد کو ایک میٹاڈور وین پر لوڈ کرنے کی کوشش کی جا رہی تھی تاکہ انہیں کہیں اور منتقل کیا جا سکے۔ یہ عین وقت تھا کہ مقامی باشندوں نے گاڑی کو روکا۔ مقامی لوگوں نے پورے علاقے کو گھیرے میں لے کر شدید احتجاج کیا۔ مشتعل رہائشیوں نے مطالبہ کیا، ''سرکاری امدادی سامان جو کہ عام لوگوں میں تقسیم کرنا تھا، کو پارٹی آفس سے منسلک گودام میں کیوں ذخیرہ کیا گیا؟ یہاں تک کہ کووڈ19 کی وبا کے دوران استعمال ہونے والی پی پی ای کٹس کو بھی گودام میں بند کر دیا گیا تھا۔ وکٹوں سے لے کر وہیل چیئرز تک۔ اس گودام میں کیا نہیں کیا ہے؟

آج صبح ان چیزوں کو چپکے سے باہر نکالنے کی کوشش کی جا رہی تھی۔ میٹاڈور پر کمبل اور ترپال لدے ہوئے دیکھ کر بی جے پی کے مقامی لیڈروں نے فوراً گاڑی کو روک دیا۔ گودام کو کھولا گیا تو اس میں لاکھوں روپے مالیت کے سرکاری امدادی سامان کے ذخیرے کا انکشاف ہوا۔ اس واقعہ سے پورے علاقے میں کشیدگی پھیل گئی۔ مظاہرین ترنمول ایم ایل اے اروپ رائے کی رہائش گاہ کے سامنے جمع ہوئے اور مظاہرہ کرنے لگے۔ صورتحال مزید گرم ہونے پر پولیس موقع پر پہنچ گئی۔ پولیس اور مظاہرین کے درمیان تھوڑی دیر تک جھڑپ بھی ہوئی۔ تاہم سابق وزیر اروپ رائے نے واضح طور پر تمام الزامات کی تردید کی ہے۔ انہوں نے کہا، ''عید اور پوجا کے اوقات میں غریبوں کے لیے امدادی سامان ایم ایل اے کو بھیج دیا جاتا ہے۔ تقسیم کے لیے مطلوبہ تمام سامان پہلے ہی حوالے کر دیا گیا ہے۔ باقی سامان کو ضلع مجسٹریٹ کے دفتر بھیجنے کے انتظامات کیے جا رہے تھے۔ یہ وہ وقت تھا کہ چند افراد نے گڑبڑ پیدا کی۔ میں نے 15 سال وزیر کے طور پر کام کیا، میں نے کبھی بھی غیر اخلاقی کام نہیں کیا۔''

کل، پولس نے ڈومجور کے ترنمول کے سابق ایم ایل اے کلیان گھوش کی رہائش گاہ کے قریب واقع ایک اور گودام پر چھاپہ مار کر اس طرح سے بڑی مقدار میں سامان برآمد کیا۔

بھارتی حکومت اور مغربی بنگال حکومت کے مشترکہ اقدام کے

تحت مغربی بنگال محکمہ صحت نے آج HPV ویکسین کا کیا آغاز

ہگلی:30 مئی (محمد شبیب عالم) بھارتی حکومت اور مغربی بنگال حکومت کے مشترکہ اقدام کے تحت مغربی بنگال محکمہ صحت نے آج HPV Vaccination Campaign Mode (رحم کے منہ کے کینسر کی روک تھام کے لیے) کا باضابطہ افتتاح کیا۔ اس مہم میں مغربی بنگال کے تمام اضلاع کے ساتھ ضلع ہگلی بھی شامل ہو گیا ہے۔

اس مہم کے تحت اُن لڑکیوں کو HPV ویکسین دی جائے گی جن کی عمر 14 سال مکمل ہو چکی ہے لیکن 15 سال مکمل نہیں ہوئے ہیں۔ یہ ویکسینیشن مہم آئندہ تین ماہ تک جاری رہے گی۔ اس کے بعد ریاستی محکمہ صحت کی ہدایات کے مطابق مزید بڑی تعداد میں لڑکیوں کو اس پروگرام میں شامل کیا جائے گا۔

Gardasil نامی یہ ویکسین Human Papillomavirus (HPV) کی چار اقسام یعنی 6، 11، 16 اور 18 کو مدنظر رکھ کر تیار کی گئی ہے۔ HPV کی سب سے خطرناک قسم Type 16 سمجھی جاتی ہے اور اس ویکسین میں اسے بھی شامل کیا گیا ہے۔

چونکہ یہ ویکسین Virus Like Particle (VLP) ٹیکنالوجی کے ذریعے تیار کی گئی ہے، اس لیے اس سے کسی قسم کے نقصان دہ یا سنگین مضر اثرات کا امکان نہیں ہے۔ 0.5 ملی لیٹر ویکسین بائیں بازو کے اوپری حصے (Deltoid Muscle) میں دی جائے گی۔

یہ ویکسینیشن پروگرام صرف اُن مراکز پر شروع کیا جا رہا ہے جہاں کولڈ چین پوائنٹ، 24 گھنٹے میڈیکل آفیسر، وائی فائی کنکشن اور UWIN پورٹل کی سہولت موجود ہے۔ اسی معیار کے مطابق ضلع ہگلی میں 23 مقامات کو اس مہم کے لیے منتخب کیا گیا ہے۔

ان میں سے 8 مراکز پر آج HPV ویکسینیشن کا آغاز ہو چکا ہے اور آج شام 4 بجے تک ویکسین حاصل کرنے والوں کی تعداد درج ذیل رہی:

پی۔ سی۔ سین میڈیکل کالج اینڈ ہاسپٹل 77 افراد
ضلع اسپتال چنسورہ 42 افراد
شیرام پور سب ڈویزنل ہاسپٹل اینڈ سپر اسپیشلٹی ہاسپٹل 27 افراد
چندن نگر سب ڈویزنل ہاسپٹل 23 افراد
اترپارہ اسٹیٹ جنرل ہاسپٹل 17 افراد
بالاگڑھ رورل ہاسپٹل 16 افراد
سنگور رورل ہاسپٹل 72 افراد
کمار پوکور رورل ہاسپٹل 71 افراد

باقی 15 مراکز پر آئندہ ہفتے سے مرحلہ وار اس مہم کا آغاز کیا جائے گا۔

ضلع انتظامیہ کے فعال تعاون اور محکمہ تعلیم و محکمہ خواتین و اطفال کی بہبود کی مدد سے یہ ویکسینیشن مہم تمام رکاوٹوں کو دور کرتے ہوئے آئندہ تین ماہ تک مؤثر اور منظم انداز میں جاری رہے گی۔

☆☆☆

کمرہٹی میں سو سالہ پرانی پوسٹ آفس عمارت زمین بوس، بڑا حادثہ ٹل گیا

کمرہٹی: 30 مئی (نور عالم) کمرہٹی میونسپل علاقے میں واقع کمرہٹی پوسٹ آفس کی تقریباً سو سال سے زائد پرانی عمارت ہفتہ کی دوپہر قریب 2 بجے اچانک منہدم ہوگئی، جس کے باعث پورے علاقے میں خوف و ہراس اور سنسنی کا ماحول پیدا ہوگیا۔ عینی شاہدین کے مطابق عمارت کا ایک بڑا حصہ اچانک گر پڑا، جس سے ایک پوسٹ آفس ملازم معمولی طور پر زخمی ہوگیا، جبکہ سڑک کنارے کھڑی اس کی موٹر سائیکل پر دیوار کا حصہ گرنے سے اسے شدید نقصان پہنچا۔ خوش آئند بات یہ رہی کہ ہفتہ ہونے کے سبب پوسٹ آفس میں عوام کی آمد و رفت نہ ہونے کے برابر تھی، ورنہ یہ حادثہ ایک بڑے جانی نقصان کا سبب بن سکتا تھا۔ حادثے کی اطلاع ملتے ہی مقامی وارڈ کونسلر اور کمرہٹی میونسپلٹی کے نائب چیئرمین تشار چٹرجی موقع پر پہنچے۔ میڈیا سے گفتگو کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ یہ عمارت سو سال سے زائد پرانی اور انتہائی خستہ حال تھی۔

انہوں نے بتایا کہ اس سلسلے میں متعلقہ محکمہ کو متعدد بار آگاہ کیا گیا تھا اور عمارت کی مرمت و ازسرِ نو تعمیر کے مطالبے پر مشتمل ایک اجتماعی درخواست (ماس پٹیشن) بھی جمع کرائی گئی تھی، مگر افسوس کہ اس پر خاطر خواہ توجہ نہیں دی گئی۔ مقامی باشندوں نے اس بات پر اطمینان کا اظہار کیا کہ اس حادثے میں کوئی جانی نقصان نہیں ہوا، تاہم انہوں نے انتظامیہ سے مطالبہ کیا کہ علاقے کی دیگر خستہ حال عمارتوں کا فوری سروے کرایا جائے تاکہ مستقبل میں ایسے خطرناک واقعات سے بچا جا سکے۔ دیواریں گرنے سے پہلے اگر توجہ دی جاتی تو خوف کی یہ فضا پیدا نہ ہوتی۔ خوش قسمتی نے جانیں بچا لیں، مگر یہ حادثہ انتظامی غفلت پر کئی سوالات چھوڑ گیا۔ ایک بڑا سانحہ ٹل گیا، لیکن خستہ عمارتوں کا خطرہ اب بھی برقرار ہے۔

منی پور میں شدت پسندوں کی فائرنگ میں ہگلی کے ٹرک ڈرائیور کی موت

گھر میں بیمار بیٹا اور شادی کے قابل بیٹی، خاندان کے مستقبل پر چھائے فکر کے بادل

ہگلی:30 مئی (محمد شبیب عالم) تریوینی نمبر 2 باسودیب پوراما پلی کے رہائشی تنیش داس (63) دہشت گردوں کے ہاتھوں مارے گئے۔ گزشتہ دس برسوں سے زیادہ عرصے سے منی پور اور آسام میں لاری (ٹرک) چلاتے تھے۔

اطلاعات کے مطابق منی پور کی قومی شاہراہ پر کوکی اور ناگا گروپوں کی جانب سے ناکہ بندی کی گئی تھی۔ منی پور پولیس، بی ایس ایف اور سی آر پی ایف کی مشترکہ فورس قومی شاہراہ نمبر 202 کے ذریعے گاڑیوں کے قافلے کو اُکھرول ضلع کی طرف لے جا رہی تھی۔ الزام ہے کہ ٹی ایم کاسوم علاقے سے گزرنے کے دوران پہاڑی علاقے میں موجود مشتبہ شدت پسندوں نے اچانک فائرنگ شروع کر دی۔

لاریوں کے قافلے میں سب سے آگے تنیش داس کی گاڑی تھی۔ فائرنگ میں انہیں متعدد گولیاں لگیں اور ان کا جسم چھلنی ہو گیا۔ وہ موقع پر ہی جان بحق ہو گئے۔ تنیش داس کے بھائی انشو داس کا فون نمبر لاری پر درج تھا۔ واقعے کے بعد دیگر ٹرک ڈرائیوروں نے انشو داس کو فون کر کے اس المناک خبر سے آگاہ کیا۔

تنیش داس کا بیٹا نگین داس پینکریا ٹائٹس کا مریض ہے جبکہ بیٹی دیپا داس شادی کے قابل عمر کو پہنچ چکی ہے۔ ان کی اہلیہ گیتا رانی داس کا انتقال 2024 میں ہو چکا ہے۔ چھ ماہ قبل تنیش داس اپنے تریوینی والے گھر آئے تھے اور اہل خانہ سے دوبارہ جلد واپس آنے کا وعدہ کیا تھا لیکن اس بار ان کی موت کی خبر گھر پہنچی۔

وہ روزانہ اپنے بیٹے، بیٹی اور بھائی سے فون پر بات کرتے تھے۔ گزشتہ روز صبح بھی انہوں نے اپنی بیٹی سے بات کی تھی۔ ٹرک چلا کر جو آمدنی حاصل ہوتی تھی وہ گھر کے اخراجات اور بیمار بیٹے کے علاج کے لئے بھیج دیتے تھے۔

بھائی انشو داس ہمیشہ تنیش کے خاندان کے ساتھ کھڑے رہے اور ہر ممکن مدد کرتے رہے ہیں۔ اب خاندان شدید صدمے کے ساتھ ساتھ مستقبل کی فکر میں بھی مبتلا ہے۔ اہل خانہ حکومت سے مدد کی اپیل کر رہے ہیں۔ تنیش داس کی لاش گھر لانے کیلئے خاندان کے دو افراد پہلے ہی منی پور روانہ ہو چکے ہیں۔

پوربی ریلوے

ای-ٹنڈرس مطلوب ہیں بذریعہ چیف ورکس منیجر، سی اینڈ ڈبلیو ورک شاپ، پوربی ریلوے، للوہ-7111204 کو مستند، منظور شدہ اور لائق ٹھیکہ داروں سے جو ریلویز کے ہوں اور ساتھ ہی وہ جو منظور شدہ فہرست برائے ڈپارٹمنٹ آف گورنمنٹ/ پبلک سیکٹر انڈرٹیکنگ برائے زیر نشاندہی کام، **شمار نمبر 1، ٹنڈر نمبر:** انجینئرنگ-ٹائپ 111 کیو آر-25-26، ایل ایل ایچ، بتاریخ: 28.05.2026، **کام کا نام:** منتقلی برائے پرانے بوسیدہ ٹائپ-111 ریلوے کوارٹرس (02 عدد) مختلف لوکیشوں میں للوہ کے تحت سی ڈبلیو ایم/للوہ، **ٹنڈر ویلیو:** -/2,34,99,369.13 روپے، **بولی سیکوریٹی:** -/4,47,000 روپے، **ٹنڈر کے دستاویزات کی لاگت:** نل، **مدت تکمیل:** 270 دن، **شمار نمبر 2، ٹنڈر نمبر:** انجینئر-اوپی ڈیکس ٹی این-25-26 ایل ایل ایچ-آر، بتاریخ: 28.05.2026، **کام کا نام:** توسیع برائے او پی ڈی کمپلیکس سے گنجائش (اے) میڈیکل اسٹور (بی) فیئر تعمیر اپی ڈپارٹمنٹ پوربی ریلوے اسٹیشن میں للوہ میں بذریعہ تعمیر، ایک جی 1+ بلڈنگ جنوبی سمت میں توسیع شدہ او پی ڈی میں، **بولی سیکوریٹی:** -/3,55,100 روپے، **ٹنڈر کے دستاویزات کی لاگت:** نل، **مدت تکمیل:** 180 دن، **ٹنڈروں کے بند ہونے کی تاریخ اور وقت:** بروز 22.06.2026 کو 12.00 بجے تک دونوں کیلئے، تفصیلات برائے ٹنڈرس دستیاب ہیں ویب سائٹ میں https://www.ireps.gov.in **اور ساتھ توسیع (اگر کوئی ہے)**، ٹنڈر گزاروں سے درخواست ہے کہ داخل کریں اپنی پیشکش آن لائن مذکورہ ویب سائٹ پر، کوئی بھی دستی پیشکش قبول نہیں ہوگا۔

(MISC-55/2026-27)

یہ ٹنڈر نوٹس دستیاب ہے ویب سائٹ پر بھی: www.er.indianrailways.gov.in/www.ireps.gov.in

Follow us at : @EasternRailway
@easternrailwayheadquarter

ہگلی کے بھدریشور میں سیاسی بھونچال نائب چیئرمین فیروز خان گرفتار

ہگلی:30 مئی (محمد شبیب عالم) بھدریشور میونسپلٹی کے نائب چیئرمین فیروز خان کو پولیس نے گرفتار کر لیا ہے۔ کئی گھنٹوں تک جاری پوچھ گچھ کے بعد پولیس نے انہیں حراست میں لیا۔ ذرائع کے مطابق میونسپلٹی کے ایگزیکٹو آفیسر کی شکایت کی بنیاد پر یہ کارروائی کی گئی ہے۔

اطلاعات کے مطابق گرفتاری سے قبل فیروز خان نے ایگزیکٹو آفیسر کو اپنا استعفیٰ بھی پیش کر دیا تھا۔ ان پر الزام ہے کہ میونسپلٹی کی کئی اہم دستاویزات غائب ہیں جبکہ حال ہی میں میونسپلٹی میں پیش آنے والے تنازعے میں بھی ان کا نام سامنے آیا تھا۔

کل ہی چیئرمین سمیت ترنمول کانگریس کے 8 کاؤنسلروں کے اجتماعی طور پر استعفوں دینے کے بعد اب فیروز خان کی گرفتاری نے علاقے کی سیاست میں ایک نیا بھونچال پیدا کر دیا ہے۔

فیروز خان کی گرفتاری کے بعد چندن نگر کے بی جے پی رکنِ اسمبلی دیپانجن گوہا نے ترنمول کانگریس پر سخت تنقید کرتے ہوئے کہا کہ ''تولہ بازی اور بدعنوانی کا دوسرا نام ہی ترنمول کانگریس ہے۔''

ادھر ریاستی اسمبلی میں قائدِ حزبِ اختلاف شبھیندو ادھیکاری نے کہا کہ اب بدعنوانی میں ملوث افراد کی خیر نہیں۔ جو بھی سرکاری املاک کو نقصان پہنچانے یا تباہ کرنے کی کوشش کرے گا اس کے خلاف قانون پوری سختی کے ساتھ کارروائی کرے گا۔ حالانکہ ذرائع سے یہ بھی خبریں آ رہی ہے کہ حکمراں جماعت کی جانب سے سابقہ جماعتوں پر سختی برتی جا رہی ہے جسکی وجہ سے کاؤنسلر استعفیٰ دے رہے ہیں۔

جعلی کاسٹ سرٹیفکیٹ سے بیوی کو پنچایت پردھان بنایا تھا، ترنمول کا سرکاری ملازم بنگاؤں میں گرفتار

بنگاؤں:30 مئی (عوامی نیوز سروس) ترنمول لیڈر نے نہ صرف جعلی ذات کا سرٹیفکیٹ بنایا بلکہ اپنی بیوی کو پنچایت پردھان بھی بنوا دیا۔ وہ خود دوبارہ سرکاری ملازم کے عہدے پر ہیں۔ ریاست میں حکومت کی تبدیلی کے بعد آخرکار ترنمول لیڈر کو ان کی بیوی سمیت گرفتار کر لیا گیا ہے۔ یہ سنسنی خیز واقعہ شمالی 24 پرگنہ کے بنگاؤں میں پیش آیا ہے۔ گرفتار جوڑے کے نام پرسینجیت گھوش اور اوما گھوش ہیں۔ اس واقعے نے سیاسی بحث شروع کر دی ہے۔ 2022 میں، اوما گھوش سمیت پانچ بااثر سیاسی شخصیات پر الیکشن میں کھڑے ہونے اور شیڈول کاسٹ سرٹیفکیٹ جعلسازی کر کے کرسی پر بیٹھنے کا الزام تھا۔ ممتا ٹھاکر کی قیادت میں متوا مہاسنگھ کے جنرل سکریٹری پرسینجیت بسواس اور بنگاؤں میونسپلٹی کے ترنمول کونسلر کے خلاف الزامات لگائے گئے۔ وہ ترنمول کے سرکاری ملازم کے عہدے پر ہیں۔ مبینہ طور پر اس کی بیوی کو پنچایت کی سربراہ بنانے کے لیے ذات کا سرٹیفکیٹ جعلی بنایا گیا تھا۔ مبینہ طور پر گزشتہ پنچایت انتخابات کے بعد اپنی بیوی کو سربراہ بنانے کے لیے ایک مردہ شخص کی شناخت کو جعلی بنا کر اوما گھوش کا سرٹیفکیٹ جعلی بنایا گیا تھا۔ وہ چھا گھڑیا گرام پنچایت کے سابق سربراہ تھے۔ 2022 میں ذات کے سرٹیفکیٹ میں جعلسازی کے الزام میں عدالت میں مقدمہ دائر کیا گیا تھا۔ اس کے بعد اس وقت کے سب ڈویژنل مجسٹریٹ نے بنگاؤں پولس اسٹیشن کے آئی سی کو پرسینجیت گھوش اور ان کی اہلیہ کے خلاف ایف آئی آر درج کرنے کا حکم دیا۔ لیکن نامعلوم وجوہات کی بنا پر ان کے خلاف کوئی کارروائی نہیں کی گئی۔ حالانکہ اوما گھوش کا شیڈول کاسٹ سرٹیفکیٹ 2025 میں منسوخ کر دیا گیا تھا۔ ریاست میں تبدیلی آئی ہے۔ مختلف مقامات پر پولس کی کارروائیاں بھی شروع ہوگئی ہیں۔ کل، جمعہ کی رات، پولس نے شمتلہ میں ایک مکان پر چھاپہ مارا۔ میاں بیوی کو ان کے گھر سے گرفتار کر لیا گیا۔ مبینہ طور پر ترنمول لیڈر نے سرٹیفکیٹ حاصل کرنے میں مدد کی۔ واقعہ کے بعد علاقے میں سیاسی قیاس آرائیاں شروع ہوگئی ہیں۔

4 بنگلہ دیشی شہریوں کو بنگاؤں اسٹیشن پر غیر قانونی داخلے کے شبہ میں گرفتار

شمالی 24 پرگنہ : 30 مئی (عوامی نیوز سروس) بنگاؤں جی آر پی (گورنمنٹ ریلوے پولیس) نے چار بنگلہ دیشی شہریوں کو بنگاؤں اسٹیشن پر حراست میں لیا ہے۔ حکومتی رہنما خطوط کی تعمیل میں، انہیں گائیگھٹہ پولیس اسٹیشن کے دائرہ اختیار میں ایک ہولڈنگ سینٹر میں بھیج دیا گیا ہے۔ ہفتہ کی صبح پیش آنے والے اس واقعہ سے علاقہ میں کہرام مچ گیا ہے۔ غیر قانونی داخلے کے شبہ میں بنگلہ دیشی شہریوں کی رہائش کے لیے ریاست کے مختلف حصوں میں ہولڈنگ سینٹرز قائم کیے گئے ہیں۔ ان ہولڈنگ سینٹرز میں زیر حراست افراد کو بنگلہ دیش واپس بھیجنے کا عمل پہلے ہی شروع ہو چکا ہے۔ آج حراست میں لیے گئے افراد کو بنگلہ دیش واپس بھیجنے کے بھی انتظامات کیے جا رہے ہیں۔

بتایا گیا ہے کہ حراست میں لیے گئے افراد کا تعلق بنگلہ دیش کے اضلاع ستکھیرا اور جیسور سے ہے۔ ان پر الزام ہے کہ وہ غیر قانونی طور پر ہندوستان میں داخل ہوئے تھے اور ملک میں مقیم تھے۔ انہوں نے بنگاؤں کے علاقے میں ایک مکان کرائے پر لیا تھا، جہاں وہ مختلف قسم کے کاموں میں بھی مصروف تھے۔ ہفتہ کو ملزمین بنگلہ دیش واپس جانے کے ارادے سے بنگاؤں اسٹیشن کے احاطے میں پہنچے۔ اسٹیشن پر ان کا مشاہدہ کرنے پر جی آر پی کو شک ہوا اور انہوں نے پوچھ تاچھ شروع کی۔ پوچھ گچھ کے دوران انہوں نے بنگلہ دیش کے شہری ہونے کا اعتراف کیا۔ اس داخلے کے بعد، انہیں حراست میں لے لیا گیا اور بعد میں انہیں ایک ہولڈنگ سینٹر بھیج دیا گیا۔ گائیگھٹہ پولیس اسٹیشن کے تحت واقع چاند پاڑہ مارکیٹنگ سوسائٹی کے احاطے کو ہولڈنگ سینٹر کے طور پر نامزد کیا گیا ہے۔ جی آر پی نے حراست میں لیے گئے بنگلہ دیشی شہریوں کو اس سہولت میں بھیج دیا ہے۔

☆☆☆

ہوڑہ-کالکا-ہوڑہ ایکسپریس کو موڑ دینا

غیر انٹرلاکنگ کام کی وجہ سے شاہ آباد مرکنڈا اور موہری اسٹیشنوں میں دہلی ڈویژن کے شمالی ریلوے میں، 13051 **ہوڑہ-کالکا ایکسپریس** (جے سی او 29.05.2026 سے 03.06.2026) اور 13052 **کالکا-ہوڑہ ایکسپریس** (جے سی او 30.05.2026 سے 04.06.2026) کو موڑ دیا جائے گا براہ امبالا کنٹونمنٹ-سہارن پور-میرٹھ سٹی-خورجہ اور فراہمی ہوگی اضافی اسٹاپیج کی سہارن پور-میرٹھ سٹی اور ہاپوڑ اسٹیشنوں کے دونوں سمتوں میں تاکہ مسافروں کو سہولت دی جا سکے۔

چیف پسنجر ٹرانسپورٹیشن منیجر

پوربی ریلوے

بنگال میں نیشنل ہیلتھ مشن کا نفاذ

مرکز کی 2,103 کروڑ کی منظوری: شوبھندو

کولکاتا، 30 مئی: (عوامی نیوز سروس) مغربی بنگال کے وزیراعلیٰ شوبھندو ادھیکاری نے سنیچر کے روز کہا کہ ریاست نیشنل ہیلتھ مشن (این ایچ ایم) کو نافذ کرے گی اور مرکز نے اسکیم کے لئے 2,103 کروڑ کی منظوری دی ہے۔ کولکاتا میں محکمہ صحت کے ایک پروگرام سے خطاب کرتے ہوئے شوبھندو نے یہ بھی کہا کہ بنگال میں 13.6 ملین سے زیادہ خاندانوں کو آیوشمان بھارت اسکیم کے تحت کور کیا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ اس سے ریاست کی ایک بڑی آبادی کو معیاری صحت کی دیکھ بھال تک رسائی کو یقینی بنایا جائے گا۔ مغربی بنگال نیشنل ہیلتھ مشن (NHM) کو نافذ کرے گا۔ مرکز نے اسکیم کے لیے 2,103 کروڑ کی منظوری دی ہے، جس میں سے ہمیں 527 کروڑ ملے ہیں۔ یہ فنڈز ریاست بھر میں صحت کی دیکھ بھال کو بہتر بنانے میں مدد کریں گے۔ محکمہ صحت کا چارج بھی وزیراعلیٰ کے پاس ہے۔ انہوں نے کہا کہ آیوشمان بھارت اسکیم کے تحت استفادہ کنندگان کو نامزد سرکاری اسپتالوں میں 5 لاکھ تک کا ہیلتھ انشورنس کور ملے گا۔ انہوں نے کہا کہ ہندستان کے دوسرے حصوں میں کام کرنے والے تارکین وطن مزدور بھی اس اسکیم سے فائدہ اٹھا سکیں گے۔ شوبھندو نے کہا کہ ریاست کے سرکاری اسپتال اب آیوشمان مندروں کے نام سے جانے جائیں گے۔ اگر کوئی مریض دوائیوں پر ماہانہ 1,000 روپے خرچ کرتا ہے تو وہی ادویات ان اسپتالوں میں 100 روپے میں دستیاب ہوں گی۔ انہوں نے کہا کہ ریاست میں 467 پردھان منتری جن اوشدھی کیندر کام کر رہے ہیں اور کینسر سمیت سنگین بیماریوں کی ادویات جلد ہی 30 فیصد سبسڈی پر دستیاب کرائی جائیں گی۔ وزیراعلیٰ نے علی پور دوار، کالمپونگ، جنوبی دیناج پور اور مغربی بردوان اضلاع میں میڈیکل کالجوں کے قیام کا بھی اعلان کیا۔ انہوں نے کہا کہ ''کوئی بھی ضلع میڈیکل کالج کے فوائد سے محروم نہ رہے، اسی لیے حکومت نے یہ اقدام کیا ہے۔ شوبھندو نے یہ بھی کہا کہ ریاست بھر کے ضلع اسپتالوں کی نگرانی اور نگرانی کے لیے کنٹرول روم قائم کیے جا رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ محکمہ صحت اسپتالوں میں مبینہ درمیانی افراد اور مریضوں کو غیر ضروری ریفر کرنے والوں کے خلاف زیرو ٹالرنس کی پالیسی اپنائے گا۔ شوبھندو نے کہا کہ سواستھ بھون میں ایک مرکزی کنٹرول روم قائم کیا جا رہا ہے تاکہ ضلع اسپتالوں اور میڈیکل کالجوں کی چوبیس گھنٹے نگرانی کی جاسکے۔ ہم اس بات کی نگرانی کریں گے کہ کیا اسپتالوں میں درمیانی لوگوں کا کوئی نیٹ ورک سرگرم ہے، آیا ڈاکٹر موجود ہیں، کیا بستروں پر قبضہ ہے، اور آیا آوارہ کتے اور بلیاں احاطے میں گھوم رہی ہیں۔ کنٹرول روم سرکاری صحت کی سہولیات میں صفائی، خدمات کی فراہمی اور انتظامی کام کاج کی بھی نگرانی کرے گا۔ وزیراعلیٰ نے کہا کہ ایک شدید بیمار مریض کو ریفر کرنے پر کولکاتا میڈیکل کالج کے ایک ڈاکٹر کے خلاف پہلے ہی کارروائی شروع کردی گئی ہے۔ شوبھندو نے پرائیویٹ اسپتالوں کے بارے میں ایک پالیسی فیصلے کا بھی اعلان کیا جنہوں نے حکومت سے ایک روپے کی معمولی شرح پر زمین حاصل کی۔ ایسے اسپتالوں کو سرکاری مراکز صحت سے ریفر کیے جانے والے معاشی طور پر کمزور مریضوں کے لیے اپنے بستروں کا 15 فیصد تک ریزرو کرنا ہوگا۔ ان کا کہنا تھا کہ 'اگر سرکاری اسپتالوں کی بھرمار ہو اور مریضوں کو ان پرائیویٹ اسپتالوں میں ریفر کیا جائے تو انہیں داخل کرنا پڑے گا، ہم نے یہ بھی فیصلہ کیا ہے کہ ایسے مریضوں کا مفت علاج کیا جائے۔ شوبھندو نے کہا کہ ان کی حکومت احتساب کو بڑھانے اور صحت کے شعبے میں شفافیت کو یقینی بنانے کے لیے پرعزم ہے۔ وزیراعلیٰ نے ریاست کے زیرانتظام سیٹھ سکھلال کرنانی میموریل (SSKM) اسپتال میں 100 بستروں کے یونٹ کا بھی افتتاح کیا اور گزشتہ تین ہفتوں کے دوران حکومت کے صحت کے شعبے کے اقدامات کی تفصیلات پیش کیں۔

سونار پور: ابھیشیک بنرجی کو پارٹی کارکنوں سے ملاقات کے دوران شدید احتجاج کا سامنا

کولکاتا، 30 مئی: (عوامی نیوز سروس) ابھیشیک بنرجی کو سونار پور میں پارٹی کارکنوں سے ملاقات کے دوران شدید احتجاج کا سامنا کرنا پڑا۔ مظاہرین نے موٹر سائیکل پر سوار ابھیشیک بنرجی کو گھیر لیا اور ''چور، چور'' کے نعرے لگانے لگے۔ ابھیشیک پر اینٹیں، جوتے اور انڈے پھینکے گئے۔

ابھیشیک نے الزام لگایا کہ پروگرام کے دوران پولس موجود نہیں تھی۔ ابھیشیک بنرجی پر اس وقت حملہ کیا گیا جب وہ سونار پور میں مزدور کی عیادت کر رہے تھے۔ ابھیشیک نے کہا کہ ایک بھی پولس والا نہیں ہے، انہوں نے میرے شیشے توڑ دیے، خوش قسمتی سے میرے کارکنوں نے ہیلمٹ پہن رکھے تھے۔ میں عدالت جاؤں گا، جب تک پولس کارروائی نہیں کرے گی میں علاقہ نہیں چھوڑوں گا۔

صورتحال پر قابو پانے کے لیے پولس اور مرکزی دستے موقع پر پہنچ گئے۔ مرکزی فورسز نے سیٹیاں بجا کر اجتماع کو منتشر کرنے کی کوشش کی۔ پولس 5 بجکر 32 پر موقع پر پہنچی۔

معلوم ہوا ہے کہ ابھیشیک پولس کے گھیرے میں باہر آئے۔ فورس گھر کے سامنے والے علاقے کو خالی کرانے کی کوشش کر رہی ہے۔ پولس نے کسی طرح ابھیشیک کو بچانے اور باہر نکالنے کی کوشش کی۔

ابھیشیک کو انڈوں اور جوتوں سے بچانے کے لیے ہیلمٹ بھی پہنائے گئے۔ ریاست میں اسمبلی انتخابات کے بعد یہ پہلا عوامی پروگرام تھا جس میں ابھیشیک بنرجی نے شرکت کی تھی۔ ابھیشیک سونار پور میں پارٹی کارکنوں سے ملاقات کرنے گئے تھے تاکہ انتخابات کے بعد کے تشدد سے متاثر کارکنوں سے ملاقات کی جا سکے۔ جیسے ہی ابھیشیک کی گاڑی کمل غازی چوراہے کے قریب رکی، انہیں کالا جھنڈا دکھایا گیا اور ''چور چور'' کے نعرے لگائے۔ اس کے بعد ابھیشیک کار سے باہر نکلے اور پارٹی کارکن کی موٹر سائیکل پر سوار ہوکر سونار پور میں پارٹی کارکن کے گھر پہنچے۔ جیسے ہی موٹر سائیکل تھوڑی آگے بڑھی، مظاہرین نے ابھیشیک کو گھیر لیا۔ صو

رتحال ایسی بن گئی کہ ہجوم کے درمیان موٹر سائیکل بھی آگے نہ بڑھ سکی۔ سیکورٹی گارڈز اور پولس والوں نے ابھیشیک کو کسی طرح موٹر سائیکل سے باہر نکالنے کی کوشش کی۔ لیکن ہجوم کے دھکے دینے کے باوجود موٹر سائیکل آگے نہ بڑھ سکی۔

جعلی دستخط معاملے میں ابھیشیک بنرجی کو نوٹس

سوموار کو کو حاضر ہونے کی ہدایت: سی آئی ڈی

کولکاتا، 30 مئی: (عوامی نیوز سروس) مغربی بنگال سی آئی ڈی نے سنیچر کو ٹی ایم سی کے قومی جنرل سکریٹری ابھیشیک بنرجی کو ایک نوٹس جاری کیا، جس میں ان سے تفتیشی افسران کے سامنے حاضر ہونے کو کہا۔ یہ نوٹس اسمبلی سکریٹریٹ کو جمع کرائے گئے ایک پیغام میں پارٹی ایم ایل اے کے جعلی دستخطوں کے مبینہ استعمال کی تحقیقات کے سلسلے میں ہے، جس میں سوبھندیب چٹوپادھیائے کو اپوزیشن لیڈر کے طور پر توثیق کیا گیا ہے۔ واضح رہے کہ سی آئی ڈی ذرائع نے نوٹس کو سمن کے طور پر بیان کیا اور ہدایت کی کہ وہ سوموار کی سہ پہر ایجنسی کے بھوانی بھون ہیڈکوارٹر میں تفتیش کے لیے حاضر ہوں۔ یہ نوٹس بالآخر بنرجی کو ذاتی طور پر ان کی کالی گھاٹ روڈ رہائش گاہ پر پہنچایا گیا۔ یہ اس وقت شروع ہوا جب پانچ ریاستی سی آئی ڈی افسران کی ایک ٹیم بنرجی کی شانتی نکیتن رہائش گاہ 188A ہریش مکھرجی روڈ، جنوبی کولکاتا میں دوپہر 1 بجکر 25 کے قریب پہنچی، لیکن ان کی عدم موجودگی کی وجہ سے وہ گھر میں داخل نہیں ہو سکے۔ افسران کو بنرجی کے گھر پر ڈیوٹی پر موجود ایک عملے کے رکن کو یہ کہتے ہوئے سنا گیا کہ وہ مالک کو نوٹس دینے آئے ہیں اور تقریباً 30 منٹ تک وہاں رہے۔ اس کے بعد ٹیم کو لیڈر کی دوسری اور قریبی رہائش گاہ کالی گھاٹ روڈ پر بھیجا گیا، جہاں بنرجی کے دفتر کے عملے کی طرف سے سمن کو پورا کرنے سے انکار کرنے کے بعد افسران کو تقریباً 10 منٹ تک باہر انتظار کرنا پڑا۔ افسران نے نوٹس ٹی ایم سی ایم پی کو پہنچایا، جنہوں نے اسے موصول ہونے کا اعتراف کیا، اور سی آئی ڈی کی ٹیم تقریباً 2 بجکر 50 پر روانہ ہوگئی۔ تحقیقاتی ٹیم کے جانے کے بعد ابھیشیک بنرجی نے میڈیا سے بات کرتے ہوئے کہا کہ مجھے ابھی نوٹس کا مواد دیکھنا ہے، میں اپنے وکلاء سے مشورہ کر کے واضح جواب دوں گا۔ میں یقینی طور پر تحقیقات میں ہر طرح سے تعاون کروں گا۔ بنرجی نے الزام لگایا کہ یہ اقدام سیاسی انتقام اور مرکزی وزیر داخلہ امیت شاہ کے خلاف براہ راست احتجاج سے محرک ہے۔ انہوں نے کہا کہ میں ان کی دھمکیوں کے سامنے نہیں جھکوں گا اور میدان جنگ نہیں چھوڑوں گا۔ میں پہلے ہی کولکاتا اور دہلی دونوں میں 10-12 بار ای ڈی اور سی بی آئی کا سامنا کر چکا ہوں۔ ٹی ایم سی لیڈر نے کہا کہ اب، اسمبلی انتخابات جیتنے کے بعد، وہ میرے پیچھے کولکاتا پولس، سی آئی ڈی، اور کولکاتا میونسپل کارپوریشن کو بھی لے آئے ہیں۔ انہیں مجھے گرفتار کرنے دیں، میں بھاگنے والا نہیں ہوں۔ خیال رہے کہ یہ معاملہ 19 مئی کو اسمبلی سکریٹریٹ کو پیش کیے گئے ایک متنازعہ خط سے متعلق ہے جس پر تقریباً 70 نومنتخب ٹی ایم سی ایم ایل ایز کے دستخط ہیں۔

خط میں کہا گیا ہے کہ شوبھندیب چٹوپادھیائے کو اپوزیشن لیڈر کی حیثیت سے حمایت دی گئی ہے، یہ عہدہ کابینہ میں وزیر کا درجہ رکھتا ہے۔ اس کے بعد، ریاستی اسمبلی سکریٹریٹ نے کولکاتا کے ہیر اسٹریٹ پولس اسٹیشن میں شکایت درج کرائی، جس میں الزام لگایا گیا کہ ٹی ایم سی لیڈر نینا بنرجی کے دستخط، جو انہوں نے ایم ایل اے کے طور پر حلف لینے کے بعد چسپاں کیے تھے، چٹوپادھیائے کے حمایتی خط پر دستخط سے میل نہیں کھاتے۔ اپنی تحقیقات میں، سی آئی ڈی نے اب تک کئی ٹی ایم سی ایم ایل اے سے پوچھ گچھ کی ہے، جن میں نینا بنرجی، بولپور ایم ایل اے چندر ناتھ سنہا، بیلیگھاٹہ ایم ایل اے کنال گھوش، اور کیننگ ایسٹ ایم ایل اے بحرالاسلام شامل ہیں۔ 6 مئی کو اسمبلی انتخابات کے نتائج کے اعلان کے تقریباً 48 گھنٹے بعد، ٹی ایم سی کی سپریمو ممتا بنرجی نے اپنی کالی گھاٹ رہائش گاہ پر پارٹی کے منتخب ایم ایل ایز کی میٹنگ بلائی، جہاں ابھیشیک بنرجی نے ایم ایل اے سے حکمت عملی بنانے اور اپوزیشن لیڈر کے بارے میں فیصلہ کرنے کے لیے بات کی۔

سرکولر گارڈن ریچ روڈ پر منی بس کی ٹکر سے ریپیڈو بائیک ڈرائیور اور سواری جاں بحق

کولکاتا، 30 مئی عوامی نیوز سروس۔ کولکاتا کے ویسٹ پورٹ تھانہ علاقے میں واقع سرکولر گارڈن ریچ روڈ پر دوپہر ایک المناک سڑک حادثے میں ریپیڈو بائیک ڈرائیور اور اس کی سواری موت کا شکار ہوگئے۔ پولیس کے مطابق دوپہر تقریباً 1:05 بجے منی بس نمبر WB19K-2856 سرکولر گارڈن ریچ روڈ پر مٹیابرج سے ہوڑہ اسٹیشن کی جانب جارہی تھی۔ بھارت پٹرول پمپ کے قریب، الف نگر فائر اسٹیشن کے سامنے پہنچنے پر اس کی مخالف سمت سے آنے والی ہونڈا اشائن موٹر سائیکل نمبر WB16B-03112 سے ٹکر ہوگئی۔ موٹر سائیکل ریپیڈو بائیک کے طور پر استعمال کی جارہی تھی اور اس پر ایک مسافر بھی سوار تھا۔ حادثے کے نتیجے میں موٹر سائیکل چلانے والا اور اس کا ساتھی سڑک پر جاگرے اور شدید زخمی ہوگئے۔ اطلاع ملتے ہی مقامی پولیس موقع پر پہنچی اور دونوں زخمیوں کو فوری طور پر علاج کے لئے ایس ایس کے ایم اسپتال منتقل کیا۔ پولیس نے حادثے میں ملوث دونوں گاڑیوں کو ضبط کر کے ویسٹ پورٹ تھانے میں محفوظ رکھ لیا۔ پولیس کی ابتدائی تحقیقات میں متاثرین کی شناخت سورجیت بھار (32) ولد مرحوم بمل بھار، ساکن نبگرام، چندن نگر، ضلع ہگلی، جو ریپیڈو بائیک چلا رہے تھے، اور شاہ عالم (31) ولد مختار عالم، ساکن مدیالی روڈ، مٹیابرج کے طور پر ہوئی۔ پولیس نے منی بس کے ڈرائیور گولڈن سنگھ (38) ولد مرحوم بنود سنگھ، ساکن لیچو بگان، سوتا کل، مٹیابرج کو حراست میں لے کر مزید قانونی کارروائی شروع کردی ہے۔ بعدازاں ایس ایس کے ایم اسپتال کے ایمرجنسی میڈیکل افسر نے پولیس کو اطلاع دی کہ دونوں زخمیوں کو اسپتال پہنچنے پر مردہ قرار دیا گیا۔ واقعہ کی اطلاع متعلقہ حکام کو دے دی گئی ہے اور ویسٹ پورٹ تھانہ پولیس حادثے کی مزید تحقیقات کررہی ہے۔

طوفان اور بارش میں 7/اموات

شوبھندو کی فی کس 4 لاکھ معاوضے کا اعلان

کولکاتا، 30 مئی: (عوامی نیوز سروس) کولکاتا سمیت جنوبی بنگال میں موسم سے متعلق مختلف واقعات میں سات افراد کی موت ہوگئی ہے۔ 29 مئی کو دارالحکومت سمیت جنوبی بنگال کے کئی اضلاع میں شدید طوفان اور موسلا دھار بارش نے تباہی مچادی۔ وزیراعلی شوبھندو ادھیکاری نے کہا کہ ریاستی حکومت ہر مرنے والے کے خاندان کو چار لاکھ روپے کا معاوضہ فراہم کرے گی۔ ریاست کے کئی اضلاع میں نظام زندگی بری طرح متاثر ہے۔ محکمہ موسمیات کے مطابق جنوبی بنگال میں اگلے دو دنوں تک مزید تیز بارش، طوفان اور آسمانی بجلی گرنے کا الرٹ جاری کیا گیا ہے۔ ادھیکاری نے کہا کہ آفت کے بعد سے راحت اور بحالی کا کام تیز رفتاری سے جاری ہے۔ وزیراعلیٰ شوبھندو نے یہ بھی ہدایت دی ہے کہ آنے والے آفات کے موسم کے پیش نظر علاقوں کی نشاندہی کی جائے اور فوری طور پر حفاظتی انتظامات کیے جائیں۔ وزیراعلی شوبھندو نے ریاستی سکریٹریٹ میں معلومات دیتے ہوئے کہا کہ شمالی 24 پرگنہ، ہوڑہ، ہگلی، مغربی مدنی پور، پرولیا اور جنوبی 24 پرگنہ اضلاع سے اموات کی اطلاعات موصول ہوئی ہیں۔ وزیراعلی شوبھندو نے کہا کہ جنگلات، ماحولیات اور میونسپل حکام کی ایک کمیٹی بنائی جائے گی جو ماہرین سے مشورہ کرے گی تاکہ شہر میں بڑے درختوں کی حفاظت کی جاسکے اور انہیں طوفان میں گرنے سے بچایا جاسکے۔ وزیر اگنی مترا پال ذاتی طور پر راحت اور بچاؤ کے کاموں کی نگرانی کر رہی ہیں تاکہ متاثرہ علاقوں میں صورتحال جلد از جلد معمول پر آجائے۔ حکام نے بتایا کہ ہوا کے موافق حالات کی وجہ سے اگلے دو دنوں میں جنوبی بنگال میں طوفان کے شدت اختیار کرنے کا امکان ہے۔

کولکاتا کے اسپتال نے دو بچوں کو 110 گھنٹے ECMO سپورٹ پر رکھ کر نئی زندگی دی

کولکاتا، 30 مئی: (عوامی نیوز سروس) پیدائشی طور پر دل کی بیماری والے دو بچوں کی پیچیدہ سرجری کے بعد کولکاتا کے ایک نجی اسپتال نے انہیں 110 گھنٹے تک ECMO مدد فراہم کرکے ایک نئی زندگی دی۔ ڈاکٹروں کا دعویٰ ہے کہ سرجری کے بعد 8 اور 10 ماہ کی عمر کے دونوں بچوں کی زندگی عملی طور پر بحران کا شکار تھی کیونکہ ان کے دل معمول کے مطابق کام نہیں کر پا رہے تھے۔ ECMO اس صورتحال میں آخری امید بن گیا۔ طویل علاج اور مشاہدے کے بعد دونوں بچے اب خطرے سے باہر ہیں۔ ECMO ایک جدید ٹیکنالوجی ہے جو دل اور پھیپھڑوں کے کام کو عارضی طور پر سنبھالتی ہے۔ خون کی گردش اور جسم سے باہر آکسیجن کی فراہمی کے ذریعے یہ اہم اعضاء کو متحرک رکھتا ہے اور دل کو صحت یاب ہونے کا وقت دیتا ہے۔ اسپتال ذرائع کے مطابق 10 ماہ کی ریچل کو دل کی شدید تکلیف کے باعث نجی اسپتال میں داخل کرایا گیا تھا۔ اس کا مائٹرل والو شدید شرح سے خون بہا رہا تھا جس کی وجہ سے اس کا دل فیل ہوگیا تھا۔ اس کے دل کے اوپری دو چیمبروں کے درمیان ایک بڑا سوراخ بھی تھا۔ ادویات سے حالت بہتر نہ ہونے پر ڈاکٹروں نے سرجری کا فیصلہ کیا۔ اگرچہ سرجری کامیاب رہی، لیکن بعد میں پتہ چلا کہ بچے کا دل اپنے طور پر مناسب طریقے سے کام نہیں کر رہا تھا جب اسے دل کے پھیپھڑوں کی مشین سے نکالا گیا۔ دوسری جانب آٹھ ماہ کی سویٹی کے دل کے اوپری اور زیریں چیمبرز کے درمیان ایک بڑا سوراخ تھا۔ اس کی وجہ سے اس کے پھیپھڑوں میں بلڈ پریشر خطرناک حد تک بڑھ گیا۔ اگرچہ سرجری کامیاب رہی لیکن اس کے معاملے میں بھی یہی مسئلہ پیدا ہوا۔ صورتحال تیزی سے پیچیدہ ہوگئی کیونکہ دل معمول کے مطابق کام کرنا شروع نہیں کر پا رہا تھا۔ اس صورتحال میں میڈیکل ٹیم نے دونوں بچوں کے لیے ECMO استعمال کرنے کا فیصلہ کیا۔ گھر والوں سے بات چیت کے بعد یہ قدم اٹھایا گیا۔ اس کے بعد 110 گھنٹے کا ایک انتہائی پیچیدہ علاج کا مرحلہ شروع ہوا۔ ڈاکٹروں کے مطابق، بچوں میں ECMO کا انتظام کرنا بہت مشکل ہے۔ اگرچہ خون کے جمنے کو روکنے کے لیے خون کو پتلا کرنے والوں کی ضرورت ہوتی ہے، لیکن اس سے خون بہنے کا خطرہ بھی بڑھ جاتا ہے۔ اس کے علاوہ، انفیکشن کی روک تھام، جسم کے مختلف اعضاء کے کام کی نگرانی، اور دل کی بحالی کا اندازہ لگانے کے لیے باقاعدہ ایکو کارڈیوگرافی کی ضرورت ہوتی ہے۔ تقریباً 110 گھنٹے کے بعد دونوں بچوں کے دلوں میں کافی طاقت آگئی۔ پھر، سپورٹ کو بتدریج کم کیا گیا اور کامیابی سے ہٹا دیا گیا۔ بعدازاں دونوں بچے صحت یاب ہو گئے۔ اسپتال کے پیڈیاٹرک کارڈیک سرجری کے شعبے کے ڈاکٹر کنتل رائچودھری نے کہا کہ بچوں کو دل کی سرجری کے بعد مدد فراہم کی جاتی ہے، جو بچوں کے کارڈیک علاج میں سب سے مشکل عمل ہے۔ ایسے معاملات میں کامیابی بروقت فیصلوں اور مختلف شعبوں کی مربوط کوششوں کا نتیجہ ہے۔ پیڈیاٹرک کارڈیک انٹینسیو کیئر یونٹ کی ڈاکٹر شتروپا مکھرجی نے کہا کہ خون بہنے اور خون کے جمنے کے خطرے کو سنبھالتے ہوئے کئی دنوں تک ہر عضو پر نظر رکھنا بہت مشکل ہے۔ دونوں بچے صرف ڈاکٹروں، نرسوں، پرفیوژنسٹ اور دیگر ہیلتھ ورکرز کی مسلسل کوششوں کی بدولت صحت یاب ہو سکے۔ ڈاکٹروں کے مطابق دل کی سرجری کے بعد صرف 2 سے 8 فیصد مریضوں کو کسی قسم کی مدد کی ضرورت ہوتی ہے۔ تاہم اس ٹیکنالوجی کا صحیح وقت پر استعمال اور ماہرین کی جانب سے طویل عرصے تک کڑی نگرانی بہت سے معاملات میں جان بچانے میں اہم کردار ادا کرتی ہے۔ ریچل اور سویٹی کے معاملے میں یہ کامیاب ثابت ہوا ہے۔

مغربی بنگال کے وزیراعلی شوبھندو ادھیکاری، بی جے پی کے ریاستی صدر سومک بھٹاچاریہ، مغربی بنگال کے چیف سکریٹری منوج کمار اگروال اور بدھان نگر سب ڈویژنل اسپتال میں سنیچر کو سروائیکل کینسر کے خلاف ویکسینیشن مہم کے افتتاح کے سلسلے میں مہمانوں کو اعزاز سے نوازا گیا۔

اب دوسرے شہروں میں بھی

سٹی میٹرو سروس کیلئے وزیراعلیٰ کا بلیو پرنٹ تیار کرنے کا حکم

کولکاتا، 30 مئی: (عوامی نیوز سروس) وزیر اعلی شوبھندو ادھیکاری نے سنیچر کو ایک پریس کانفرنس میں کئی اعلانات کے درمیان کہا کہ ریاستی حکومت وزیراعظم مودی کے منصوبے کے مطابق بنگال میں سٹی میٹرو سروس شروع کرنے کی پہل کر رہی ہے۔ شوبھندو نے آبادی والے شہروں میں اس سروس کو شروع کرنے کے لیے بلیو پرنٹ تیار کرنے کا حکم دیا۔ انہوں نے اس کی ذمہ داری شہری ترقی کے وزیر اگنی مترا پال کو دی ہے۔ اگنی مترا کی قیادت میں تمام منصوبوں کو تجاویز کی شکل میں دہلی بھیجا جائے گا۔ سنیچر کو انہوں نے اعلان کیا کہ ہم نے ان شہروں کے لیے وزیراعظم کے سٹی میٹرو سروس پروجیکٹ کے مطابق کام کرنے کی پہل کی ہے جہاں 25 سے 30 لاکھ لوگ رہتے ہیں۔ میں نے اپنے شہری ترقی کے وزیر سے کہا ہے کہ آپ اس سلسلے میں جو بھی کریں، ڈی پی آر کو تجاویز کی شکل میں دہلی بھیجیں۔ مرکز کے سٹی میٹرو سروس پروجیکٹ کے مطابق 25 سے 30 لاکھ کی آبادی والے شہروں میں میٹرو خدمات کو وسعت دینے کا کام جاری ہے۔ چیف منسٹر شوبھندو ادھیکاری بنگال کے بڑے شہروں کو اس منصوبے کے تحت لانا چاہتے ہیں۔ میں نے اپنے شہری ترقی کے وزیر سے کہا ہے کہ آپ ایک مخصوص منصوبہ ڈی پی آر کے ساتھ آئیں اور اسے ایک تجویز کی شکل میں دہلی بھیجیں۔ وزیراعظم نے میٹرو پراجیکٹ کے لیے بہت پیسہ دیا ہے۔ انہوں نے یہ بات چند ماہ قبل ڈی ٹرائم لائن کا افتتاح کرنے کے لیے کہی تھی۔ فی الحال، میٹرو لائن کو کولکاتا اور ملحقہ مضافاتی علاقوں کے مواصلاتی نظام کو ہموار کرنے کے لیے کافی وسیع کیا گیا ہے۔ شمالی 24 پرگنہ میں باراسات اور جنوبی 24 پرگنہ میں بروئی پور تک میٹرو لائن پر کام جاری ہے۔ ان دو اضلاع کی آبادی سب سے زیادہ ہے۔ اس کے علاوہ ہوڑہ اور ہگلی بھی اچھی آبادی والے ہیں۔ اس وقت ہوڑہ تک میٹرو لائن ہے۔ لیکن یہ اضلاع سٹی میٹرو سروس کی شرائط میں نہیں آتے۔ ضلع کے تقریباً کسی شہری آبادی 25-30 لاکھ نہیں ہے۔ خیال کیا جارہا ہے کہ میٹرو پراجیکٹس پر کام تیزی سے مکمل ہو جائے گا۔

8/ویں پے کمیشن کا جولائی میں کولکاتا کا دورہ

ملازمین کیلئے اپنے مطالبات پیش کرنے کا ایک اور موقع

کولکاتا، 30 مئی: (عوامی نیوز سروس) 8ویں پے کمیشن نے مختلف ملازمین یونینوں اور انجمنوں کو اپنی تجاویز اور میمورنڈم (ڈیمانڈ لیٹر) جمع کرانے کی آخری تاریخ میں توسیع کردی ہے، تنظیموں کو اپنے مطالبات کی تیاری کے لیے اضافی وقت دیا ہے۔ کمیشن جولائی 2026 میں کولکاتا کا سرکاری دورہ کرنے جارہا ہے۔ اس دوران وہ مختلف اسٹیک ہولڈرز، ریلوے، پوسٹل اور دیگر مرکزی محکموں کے نمائندوں سے براہ راست ملاقات کرے گا اور ان کی تنخواہوں میں تضادات اور مطالبات پر تبادلہ خیال کرے گا۔ 8ویں تنخواہ کمیشن نے 29 مئی 2026 کو جاری کردہ ایک بیان میں کہا کہ وہ 9 سے 10 جولائی 2026 تک کولکاتا میں میٹنگیں منعقد کرے گا جس میں مرکزی حکومت کی تنظیموں اور اداروں سمیت مختلف اسٹیک ہولڈرز سے بات چیت کی جائے گی۔ جہاں ایک طرف آٹھویں پے کمیشن نے کولکاتا میٹنگوں کی تاریخوں کا اعلان کیا ہے وہیں دوسری طرف کمیشن نے میمورنڈم جمع کرانے کی آخری تاریخ 31 مئی 2026 سے بڑھا کر 15 جون 2026 کردی ہے۔ 29 مئی 2026 کو جاری کردہ نوٹس میں یہ بھی واضح کیا گیا ہے کہ میمورنڈم جمع کرانے کی آخری تاریخ میں مزید کوئی توسیع نہیں کی جائے گی۔

خیال رہے کہ 8ویں مرکزی تنخواہ کمیشن نے اعلان کیا ہے کہ وہ 9 اور 10 جولائی 2026 (جمعرات اور جمعہ) کو کولکاتا، مغربی بنگال کا دورہ کرے گا تاکہ مرکزی حکومت کی تنظیموں، اداروں، یونینوں اور انجمنوں سمیت مختلف اسٹیک ہولڈرز سے بات چیت کرے۔ کولکاتا میٹنگ کے لیے 8ویں پے کمیشن کے ساتھ ملاقات کا وقت حاصل کرنے کے لیے، کمیشن نے درخواست دہندگان سے 'یونیک میمو آئی ڈی' جمع کرنے کو بھی کہا ہے جو 8ویں سنٹرل پے کمیشن کی آفیشل ویب سائٹ پر میمورنڈم جمع کرنے کے بعد موصول ہوتا ہے۔

8ویں تنخواہ کمیشن کے نوٹس میں کہا گیا ہے کہ مغربی بنگال میں قائم مرکزی حکومت کی تنظیمیں، ادارے، یونینز اور ایسوسی ایشنز - جو کمیشن کے دورے کے دوران بات چیت کرنے کے خواہاں ہیں - تقرری کے لیے درخواست دے سکتے ہیں۔

میمورنڈم صرف کمیشن کی ویب سائٹ (8cpc.gov.in) پر جمع کرنا ہوگا۔ چاہیے. میمورنڈم کی ہارڈ کاپیاں یا فزیکل کاپیوں پر کمیشن غور نہیں کرے گا۔

8ویں پے کمیشن نے اپنے بیان میں کہا ہے کہ میٹنگ کے مقام کی تفصیلات اور میٹنگوں کے حتمی ٹائم ٹیبل کو بعد میں منتخب اسٹیک ہولڈرز کے ساتھ شیئر کیا جائے گا۔ 8واں مرکزی تنخواہ کمیشن 1 جون سے 4 جون 2026 تک سری نگر، جموں و کشمیر کا دورہ کرے گا اور مختلف اسٹیک ہولڈرز کے ساتھ بات چیت کرے گا۔ آٹھویں سی پی سی اسٹیک ہولڈرز کے ساتھ بات چیت کرنے کے لیے 8 جون 2026 کو یونین ٹیریٹری لداخ کا بھی دورہ کرے گی۔ 8ویں پے کمیشن کے پاس سفارشات کی رپورٹ پیش کرنے کے لیے 18 ماہ کی مدت ہے۔ آٹھویں پے کمیشن کی تشکیل حکومت ہند نے مرکزی حکومت کے ملازمین اور پنشنروں کی تنخواہوں کے ڈھانچے، الاؤنسز اور پنشن کے فوائد کا جائزہ لینے کے لیے کی تھی۔ کمیشن کی سفارشات سے ملک بھر کے لاکھوں ملازمین اور ریٹائر ہونے والوں کے متاثر ہونے کی توقع ہے۔

جنوبی بنگال میں پھر بارش کا امکان

کولکاتا، 30 مئی: (عوامی نیوز سروس) محکمہ موسمیات کی پیشین گوئی کے مطابق سنیچر کو بھی کولکاتا سمیت جنوبی بنگال کے مختلف اضلاع میں گرج چمک کے ساتھ بارش کا امکان ہے۔ اگلے 48 گھنٹوں کے دوران درجہ حرارت میں کسی خاص تبدیلی کا کوئی امکان نہیں ہے۔ تاہم سوموار سے درجہ حرارت میں بتدریج اضافہ ہوسکتا ہے۔

کئی اضلاع میں طوفان اور بارش کی وارننگ آج بھی نافذ ہے۔ پرولیا میں اورنج وارننگ جاری کی گئی ہے۔ مغربی اضلاع میں بھی گرج چمک کے ساتھ بارش کا امکان ہے۔ شمالی بنگال کے نچلے اضلاع میں بھی گرج چمک کے ساتھ طوفان کی پیش گوئی کی گئی ہے۔ اگرچہ اتوار کو شمالی بنگال میں موسم بہتر ہونے کی امید ہے لیکن منگل سے پری مانسون بارشیں دوبارہ شروع ہو جائیں گی۔ ماہرین موسمیات کے مطابق اتوار سے جنوبی بنگال میں درجہ حرارت میں بتدریج اضافہ ہونا شروع ہو جائے گا۔ منگل کے بعد گرمی کی شدت میں مزید اضافہ ہوسکتا ہے۔ فی الحال، ایک طوفان اڈیشہ پر موجود ہے۔ اس کے علاوہ، ایک محور پاکستان سے راجستھان اور چھتیس گڑھ سے اڈیشہ تک پھیلا ہوا ہے۔ ان دونوں کی وجہ سے ریاست کے مختلف حصوں میں گرج چمک کے ساتھ بارش ہو رہی ہے۔ سنیچر کو جنوبی بنگال کے مختلف اضلاع میں بکھری بارش کا امکان ہے۔ مشرقی اور مغربی مدنی پور، جھاڑ گرام، پرولیا، بانکوڑہ، مشرقی اور مغربی بردوان، بیر بھوم اور مرشد آباد اضلاع میں گرج چمک کے ساتھ طوفان کی پیش گوئی کی گئی ہے۔ تیز ہوائیں 40 سے 50 کلومیٹر فی گھنٹہ کی رفتار سے چل سکتی ہیں۔ محکمہ موسمیات نے کہا ہے کہ شمالی بنگال میں گرج چمک کے ساتھ ہلکی سے درمیانی بارش کا امکان ہے۔ مالدہ، شمالی دیناج پور اور جنوبی دیناج پور اضلاع میں سب سے زیادہ بارش کا امکان ہے۔ اگرچہ جمعہ کی بارش سے گرمی سے عارضی راحت ملے گی، لیکن اس راحت کے زیادہ دیر تک رہنے کا امکان نہیں ہے۔ محکمہ موسمیات کی پیشگوئی میں کہا گیا ہے کہ اگرچہ آئندہ چند روز میں بارشیں ہوں گی تاہم ہفتے کے وسط سے درجہ حرارت میں پھر اضافہ ہوسکتا ہے۔ اس کے نتیجے میں مانسون کی سرکاری آمد سے قبل گرمی اور طوفانوں اور بارشوں کا یہ سلسلہ مزید کچھ دن جاری رہ سکتا ہے۔ چند دنوں کے غیر آرام دہ گرم اور مرطوب موسم کے بعد بالآخر بنگال کے لوگوں کو راحت مل گئی۔ جمعہ کی دوپہر کے وقت اچانک آسمان سیاہ بادلوں سے ڈھک گیا۔ پھر موسلا دھار بارش اور گرج چمک شروع ہوگئی۔ تقریباً ایک گھنٹے تک جاری رہنے والی اس تباہی میں کولکاتا شہر سمیت جنوبی بنگال کے کئی علاقوں میں درجہ حرارت میں نمایاں کمی واقع ہوئی۔ جمعہ کو کولکاتا میں 40.5 ملی میٹر کی ریکارڈ بارش ریکارڈ کی گئی۔ جس کی وجہ سے درجہ حرارت گر گیا ہے۔ شہر میں کم سے کم درجہ حرارت 23 ڈگری سیلسیس تک گر گیا ہے جو کہ معمول سے تقریباً 4 ڈگری کم ہے۔

ڈاکٹر ارشاد علی برکاتی اور ہومیو پیتھی کی کرشمہ سازیاں

سوال: ڈاکٹر صاحب! عرض گذار ہوں کہ میرے برادر ہم زلف ثقلین افتخار ہاشمی جو بہت ہی تنگ مزاج آدمی ہیں کئی پے چیدہ بیماریوں میں مبتلا ہیں وہ ہائی کولیسٹرول کے بھی مریض ہیں۔ میری گزارش پر آپ کے پاس گئے تھے۔ پہلے ۱۵ دن تو بہت لکچر دے رہے تھے مگر جب دوا نے کام کرنا شروع کیا تو اب تعریف کرنے لگے۔ مزاج میں بھی نرمی آئی ہے اور مرض میں بھی کمی ہے۔ ان دنوں پریشان ہیں کہ کیا کھانے سے کینسر کا خطرہ بڑھ جاتا ہے؟ میں نے اس سلسلے میں آپ سے بذریعہ ای میل رجوع کرنا مناسب سمجھا امید کہ مشورے کے ساتھ گرمی سے ہونے والے بخار کی دوا تجویز کریں گے۔ افضل مبین شاذلی، گراہم روڈ، کمرہٹی

جواب: کیا آپ کو معلوم ہے کہ تمبا نوشی کم از کم ۱۵ مختلف اقسام کے کینسر کا باعث بنتی ہے جب کہ ہر دس میں سے نو پھیپھڑوں کے کینسر کے شکار افراد اسی کے باعث ہلاک ہوتے ہیں مگر اس بات سے قطع نظر کہ آپ سگریٹ نوشی کرتے ہیں یا نہیں، چند چیزیں اور بھی ایسی ہیں جو آپ کے کینسر کے مریض بننے کا خطرہ بڑھا دیتے ہیں۔ آپ سگریٹ نوشی اور تمباکو نوشی کی بری عادت میں مصروف رہنے کی اجازت دے کر خود کو فراخ دل ثابت کرنا چاہتے ہوں یا بحث سے بچنا چاہتے ہوں وجہ چاہے جو بھی ہو در حقیقت ایسا کرنا آپ کے لئے نقصاندہ بھی ہے۔ سگریٹ کا دھواں سینکڑوں زہریلے کیمکلز خارج کرتا ہے اور ان میں سے ستر فیصد کیمیکلز کینسر کا باعث بن سکتے ہیں۔ اس سکنڈ ہینڈ دھوئیں کی کچھ مقدار جسم کے اندر جانا نقصاندہ ہوتا ہے اور پھیپھڑوں کے کینسر کا خطرہ بھی بڑھ جاتا ہے جب کہ خواتین میں بریسٹ کینسر کا خطرہ بڑھ جاتا ہے۔ جسم میں اضافی چربی ایسٹروجن سمیت دیگر ہارمونز کی سطح بڑھاتی ہے جو کہ خلیات کے نشوونما میں اضافے اور پھیلاؤ کا باعث بن سکتا ہے اور اس سے کینسر کا خطرہ بھی بڑھ جاتا ہے موٹاپا شدید ورم کا باعث بھی ہوسکتا ہے جس سے ڈی این اے کو نقصان پہنچتا ہے اور کینسر کا مرض متاثرہ کو شکار کر لیتا ہے۔ موٹاپے سے آنتوں، بریسٹ کینسر کا خطرہ بڑھ جاتا ہے، اگر آپ دفتر میں ہر وقت بیٹھے رہتے ہیں یا گھر پر ٹیلی ویژن پر لطف اٹھاتے ہیں تو اس سے مختلف اقسام کے کینسر کا خطرہ بڑھ جاتا ہے۔ ایک تحقیق کے مطابق دو گھنٹے دن میں بیٹھ کر گزارنا آنتوں کے کینسر کا خطرہ آٹھ فیصد جب کہ پھیپھڑوں کے کینسر کا خطرہ چھ فیصد تک بڑھا دیتا ہے۔ ایک اور تحقیق کے مطابق جو خواتین زیادہ وقت بیٹھ کر گذارتی ہیں ان میں بریسٹ کینسر کا خطرہ ہوتا ہے۔ چہل قدمی سب سے آسان ورزش ہے جس کے لئے آپ کو زیادہ محنت بھی نہیں کرنا پڑتی۔ اگر ہفتے میں پانچ دن تیس منٹ تک معتدل رفتار سے چہل قدمی کی جائے تو کینسر کا خطرہ کافی حد تک کم ہو جاتا ہے۔ ایک تحقیق کے مطابق ورزش کرنے کے نتیجے میں خواتین میں بریسٹ کینسر کا خطرہ نمایاں حد تک کم ہوا ہے۔ طبی سائنس کے مطابق رات کے وقت مصنوعی روشنی کی زد میں ہمارا جسم کا رہنا مخصوص کینسر کا خطرہ بڑھا دیتا ہے۔ خاص طور پر خواتین میں بریسٹ کینسر کا خطرہ بڑھنے کے شواہد سامنے آئے ہیں تاہم ابھی اس حوالے سے مزید تحقیق کی ضرورت ہے معتبر ہارڈ یونیورسٹی کی ایک تحقیق کے مطابق جو لوگ روزانہ ۳۰ اونس سرخ گوشت کا استعمال کرتے ہیں ان میں امراض قلب یا کینسر کا خطرہ بڑھ جاتا ہے۔ اسی طرح یالے یونیورسٹی کا اپنی ایک تحقیق میں کہنا ہے کہ جو خواتین حیوانی پروٹین سے بھرپور غذاؤں کا زیادہ استعمال کرتی ہیں ان میں خون کے سرخ سرطان کی ایک قسم کا خطرہ ۷۰ فیصد تک بڑھ جاتا ہے۔ سبزیاں اور پھل ہوسکتا ہے کہ آپ کو پسند نہ ہو مگر آپ کی غذا سے ان کی دوری کینسر کا خطرہ بڑھا دیتی ہیں۔ امریکن انسٹی ٹیوٹ فار کینسر ریسرچ تحقیق کے مطابق کوئی غذا کینسر سے تحفظ نہیں دے سکتی تاہم اگر آپ پودوں سے حاصل ہونے والی غذا (پھل اور سبزیاں) کا زیادہ استعمال کرتے ہیں تو کینسر کا خطرہ کم کر سکتے ہیں۔ تحقیق میں بتایا گیا ہے کہ پھلوں اور سبزیوں میں شامل اینٹی آکسائیڈنٹس، وٹامن ای، وٹامن سی اور کیروٹین وغیرہ صحت مند خلیات کو نقصان دہ اجزاء سے تحفظ دے کر کینسر کا خطرہ کم کر دیتے ہیں۔ سافٹ ڈرنکس کا زیادہ استعمال اور فروٹ جوسز کا زیادہ استعمال کینسر جیسے جان لیوا مرض کا خطرہ بڑھا دیتا ہے۔ کیرولسکا انسٹی ٹیوٹ کی تحقیق میں بتایا گیا ہے کہ سوڈے اور جوسز کے استعمال کے نتیجے میں مثانے اور پتے کے کینسر کا خطرہ بڑھ جاتا ہے جس کی وجہ سے موٹاپا اور بلڈ شوگر کی سطح میں اضافہ بنتی ہے۔ تحقیق کے مطابق جو لوگ روزانہ ۲ گلاس جوس یا کولڈ ڈرنکس استعمال کرتے ہیں ان میں اس کینسر کا خطرہ ان مشروبات سے دور رہنے والے افراد کے مقابلے میں دوگنا زیادہ ہوتا ہے۔ کولڈ ڈرنکس کے شوقین افراد میں جگر کے کینسر کا امکان ۷۹ فیصد تک بڑھ جاتا ہے۔ اگر آپ کو فاسٹ فوڈ کھانا بہت زیادہ پسند ہے تو بری خبر یہ ہے کہ اس کے نتیجے میں کینسر کا خطرہ بہت زیادہ بڑھ جاتا ہے۔ سوانسی یونیورسٹی کی تحقیق کے مطابق فاسٹ یا جنک فوڈ کا بہت زیادہ استعمال خون کے خلیات کو تباہ کر دیتا ہے جس کے نتیجے میں جان لیوا کینسر کا خطرہ بڑھ جاتا ہے۔ Bryonia 1m کی متعدد خوراک تین دن تک لگاتار لیں۔

سوال: ڈاکٹر صاحب۔ عرصہ دراز سے آپ کے کالم کا مطالعہ کر رہا ہوں میرے احباب آپ کی بزم میں جگہ پاتے ہیں مگر میں بے اثر دعا کی طرح لوٹ جاتا ہوں اس بار پسینہ کے فائدے اور نقصانات کے تعلق سے جانکاری کا عریضہ لے کر آ گیا ہوں۔ ساتھ ہی کیلشیم کی کمی سے گھٹنوں اور جوڑوں میں درد کی دوا کا طالب ہوں۔ نعیم الحسن، او کے روڈ م آسنسول۔

جواب: پسینہ آنا صحت مند زندگی کے لئے بہت ضروری ہے۔ یہ دراصل قدرتی طور پر مفت ایئر کنڈیشنگ یونٹ ہے جو ہمارے جلد کے نیچے نصب ہے۔ پسینہ ہمارے جسم کے درجۂ حرارت کو متوازن رکھتا ہے مگر مسئلہ یہ ہے کہ ہم نے اپنی زندگی بڑی سہل بنا رکھی ہے اور مختلف طریقوں سے ہم پسینہ آنے کے امکانات کو روکتے ہیں اور گرمی کا سارا موسم تیز رفتار پنکھوں یا ایئر کنڈیشنڈز کے سامنے گزار دیتے ہیں۔ اس طرح وقتی طور پر آرام اور راحت کا اہتمام تو ہو جاتا ہے لیکن طبی اعتبار سے ہم اپنے لئے نقصان کر رہے ہوتے ہیں۔ پسینے کے غدود پر ماضی میں ماہرین کی توجہ کم ہی رہی، تاہم ہمارے جلد کے ساتھ ہی منسلک ہوتے ہیں۔ یونیورسٹی آف مشی گن کے ماہرین نے تحقیق کے دوران یہ دریافت کیا ہے کہ ہماری جلد کے ساتھ پسینہ کے غدود کا ایک بڑا ذخیرہ ہوتا ہے۔ یہ غدود زخم مندمل کرنے کے کام آتے ہیں زخم بھرنے کے ادویات ان غدود کی وجہ سے زیادہ موثر اور تیز رفتاری سے اثر دکھاتی ہے۔ طبی ماہرین کے مطابق ماہرین کے ذریعہ ہمارے جسم سے غیر ضروری نمکیات ہی نہیں بلکہ کولیسٹرول کا بھی اخراج ہوتا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ پسینہ ہماری خون کی نالیوں کو بلاک ہونے سے بچاتا ہے اور ہم دل کی بیماریوں جیسے مسائل سے محفوظ رہتے ہیں اب اگر کبھی آپ کو پسینہ آئے تو اس سے بیزار نہ ہوں۔ بلکہ شکر ادا کریں کہ اس طرح بیماریاں آپ سے دور بھاگ رہی ہیں جب ہم ورزش کرتے ہیں تو ہمارا دماغ اینڈروفنز خارج کرتا ہے اینڈروفنز دراصل کیمیائی مرکبات ہیں جو دافع درد ہیں۔ یعنی ہم کہہ سکتے ہیں کہ ورزش اور اس کے ذریعے آنے والے پسینے سے ہم درد بھگا سکتے ہیں اگر آپ کی گردن میں درد یا تکلیف ہے اور وہ دور نہیں ہو رہی ہے تو گردن کی ورزش کریں۔ اس سے دماغ کو ایک پیغام جائے گا اور وہ درد دور کرنے والے کیمیائی مرکبات کا اخراج شروع کر دے گا یہ مرکبات ایک طرح سے پین کلر کا کام کریں گے اور آپ کو گردن کے درد سے نجات مل جائے گی پرانا درد عموماً ناقابل برداشت ہوتا ہے مگر باقاعدہ ورزش کر کے اسے بھی دور کیا جا سکتا ہے۔ گردے میں پتھری ہو جائے تو اس کی تکلیف وہی جان سکتا ہے جو اس درد میں کبھی مبتلا رہا ہو۔ یہ درد کبھی کبھی ناقابل برداشت بھی ہو جاتا ہے۔ گردے کی پتھری کے کئی وجوہات ہیں مگر عموماً یہ آلودہ پانی پینے اور خوراج میں بہت زیادہ نمک کے استعمال سے بھی ہو جاتی ہے۔ اس سے محفوظ رہنے کے لئے ڈاکٹر عام طور پر زیادہ پانی پینے کا مشورہ دیتے ہیں مگر ہم پانی اسی وقت پیتے ہیں جب پیاس لگے۔ پیاس کم لگے تو ہم پانی بھی کم پیتے ہیں اس لئے ہمیں ایسے کام کرنے چاہئیں جن سے ہمیں پسینہ آئے مثلاً مشقت والے کام یا پھر ورزش وغیرہ۔ پسینہ آئے گا تو پیاس لگے گی اور یوں ہم زیادہ پانی پئیں گے اور گردے کی پتھری سے محفوظ رہیں گے۔ جب پسینہ آتا ہے تو ہماری جلد کے مسام کا منہ مزید کھل جاتا ہے۔ اس سے ان میں پھنسا سارا میل کچیل اور گرد صاف ہو جاتا ہے۔ یعنی پسینہ ہماری جلد کی صفائی اور دھلائی کا کام کرتا ہے لیکن جلد کے مسام میں پھنسا یہ میل کچیل نکلنے کے بعد بھی جلد پر باقی رہتا ہے۔ اس لئے پسینے والے کام کرنے کے بعد فوراً نہا لینا چاہئے تا کہ اس میل کچیل پر مکمل طور پر نجات مل سکے۔ چہرے کو دن میں کم از کم تین مرتبہ دھوئیں اس سے چہرہ ہمیشہ شاداب نظر آئے گا۔ آپ نے شاید کبھی نوٹ کیا ہو کہ جب آپ ورزش کرتے ہیں یا محنت مشقت کا کوئی کام کرتے ہیں تو آپ تھک ضرور جاتے ہیں۔ مگر طبیعت آپ کی ہشاش بشاش ہو جاتی ہے۔ اس کی وجہ ورزش یا مشقت والا کام نہیں بلکہ ہوتا یہ ہے کہ جب ہم کوئی سخت کام کرتے ہیں تو ہمارے جسم کا درجہ حرارت کچھ بڑھ جاتا ہے نتیجے میں پسینے کے اخراج شروع ہوتا ہے پسینہ بہنے کے دوران ہمارا دماغ موڈ کو کنٹرول کرتا ہے اور اسے بہتر بنتا ہے یہ ایک قدرتی عمل ہے اس کے علاوہ پسینہ آنے کے دوران ہمارے جسم کی آکسیجن کی ضرورت ۲۰ فیصد تک بڑھ جاتی ہے اور یوں آکسیجن کے تیزی سے استعمال اور کاربن ڈائی آکسائیڈ کے اخراج سے عمل تنفس میں راحت محسوس ہونے لگتی ہے۔ اس لئے جب کبھی آپ کا موڈ خراب ہو ورزش یا پھر کوئی ایسا کام کریں جس سے پسینہ آئے اس سے آپ اچھا محسوس کریں گے۔ موڈ بہتر ہوگا اور خود اعتمادی بھی بڑھے گی۔ پسینہ آنے کے عمل سے چونکہ جسم سے نمکیات کا اخراج ہو جاتا ہے تو اس سے جسم کو تھکاوٹ سے نجات مل جاتی ہے اور عضلات کی سختی ختم ہو جاتی ہے۔ پٹھوں کو تازہ دم کرتا ہے پسینہ حرارت اور نمی کے ذریعہ ہمارے جسم کے پٹھوں کی تھکاوٹ اور درد دور ہوتا ہے بلکہ ان میں کھینچاؤ کی کیفیت کا بھی خاتمہ ہوتا ہے۔ کبھی کیڑے مار دواؤں کا اسپرے تو کبھی دیگر کیمیکلز کا استعمال ہمیں اپنے ارد گرد کئی طرح کے مصنوعی زہریلے مادوں کا سامنا رہتا ہے۔ اکثر اوقات تو ہمیں احساس بھی نہیں ہوتا کہ ہم کس قدر غیر صحت مند ماحول میں سانس لے رہے ہیں۔ سوڈیم، سیسہ اور پارہ جیسی بعض دھاتیں بھی ہمارا جسم ارد گرد کے ماحول سے جذب کرتا ہے یہ زہریلے مادے اور دھاتیں ہمارے جسم میں داخل ہوتے ہیں اور کئی طرح کے نقصان کا سبب بن سکتے ہیں۔ مگر پسینے کا شکریہ ادا کیجئے جو جسم میں قدرتی طور پر پیدا ہونے والے زہریلے مادوں کو تو خارج کرتا ہے مگر ساتھ ہی یہ ان مصنوعی زہریلے مادوں کو جسم سے اخراج کا ایک بڑا موثر ذریعہ ہے۔ اس حقیقت سے انکار نہیں کہ پسینہ جسم میں بدبو پیدا کرتا ہے تاہم طبی ماہرین کا کہنا ہے کہ پسینے کی اپنی کوئی بو نہیں ہوتی بلکہ اس کا سبب بیکٹریا اور ہمارے جسم کی نمی ہو سکتی ہے۔ جسے نہا کر ختم کیا جا سکتا ہے۔ پسینہ آنے کے عمل کے دوران جسم میں ہونے والے پانی کی کمی کو ڈھیر سارا پانی پی کر پورا کیا جا سکتا ہے۔ طبی ماہرین دن بھر میں تین لیٹر یعنی بارہ گلاس کے لگ بھگ پانی تجویز کرتے ہیں یاد رہے کہ بہت زیادہ پسینہ نکلنا بھی کوئی اچھی بات نہیں اور نہ ہی کوئی بہتر علامت! اگر ایسی کوئی شکایت ہو تو معالج سے رجوع کرنا چاہئے مگر پسینہ متوازن انداز میں نکلنا ضرور چاہئے کیوں کہ پسینے کا جاری رہنا ہماری صحت کے لئے بہت ضروری ہے۔ پسینہ نکلنا کسی بیماری یا کمزوری کا مظہر نہیں بلکہ یہ ایک قدرتی عمل ہے جو قدرت نے جسمانی سکون اور تروتازگی کے لئے ایک انمول تحفہ کی صورت میں ہمیں بخشا ہے۔ Ruta Grav Q اور Hypericum Q دونوں سے بیس بیس بوند آدھے کپ پانی میں ملا کر روزانہ تین بار استعمال کریں۔

نوٹ: ہومیو پیتھک علاج میں کسی بھی وٹامن کی کمی کا بہت زیادہ اہمیت نہیں ہے اس وٹامن کی کیوں کمی آئی اس کے پیچھے کے اسباب کیا ہیں ہم اس کا علاج کرتے ہیں۔ وٹامن کی خود بخود پوری ہو جاتی ہے۔ ضرورت سے زیادہ وٹامن کا استعمال کرنا خطرے سے خالی نہیں ہے۔

DR. IRSHAAD ALI BARKAATI
(Multi Specialist)
9007186315 (phone number)
8013477572 (Whats number)
Email.. Drirshadali. b @gmail.com

Cure and Care
BF-19, Saltlake, Sector-1
Kwality More, C.A.P. Camp More, Kol-64
By Appointment
Tuesday & Thursday
5:30 p.m.to 6.30 p.m.

Murli Homoeo
A/2D Kyed Street, Room No. D&E
Kolkata - 700016

Visiting Hours :
Monday - 1:30 p.m. to 3:30 p.m.
Wednesday - 1:30 p.m. to 5:30 p.m.
Saturday - 12.30 p.m. to 3:30 p.m.
Ph & Whatsapp: 9836526600/9123670020

Aroma Medicos
119/A, Mahatma Gandhi Road, Kolkata - 700 007
Central Avenue & M. G. Road Crossing after 3 Buildings from crossing towards Sealdah
Phone: 033 22410653 / 033 22413309 / 8902117290
Every Sunday : 2 p.m. to 5 p.m.

Murli Homoeo Chemist
P-257/A, (C.I.T. Scheme-Vi.M),
Kankurgachi,
Kolkata -700 054
Visiting Hours :
Every Saturday -5.30 p.m. to 7.30 p.m.
Ph. : 033 40069460 / 9903835244

Barkaati Raza Clinic
155, G.J.Khan Road, Kolkata - 700 039
Block -A, Nafis Apartment (Near Moon Star Hotel, Topsia)
Visiting Hours : Tues: 7 p.m. to 8 p.m.
Fri -9 p.m. to 11 p.m.
Sun -6.30 p.m. to 7.30 p.m.
Mob.: 9830572839 / 7278412064

The Homoeo International
H-43, Paharpur Road, Bharat Market, 1st Floor
Kolkata - 700 024, Visiting Hours
(Mond, Tues, Wed, Thurs, Sat & Sun)
8.30 p.m. to 10.30 p.m.

اقراء ماڈل اسکول کے بانی اور تعلیم دوست غلام محمد مبارکباد کے مستحق

چاپدانی: 30 مئی (پریس ریلیز) پچھلے دنوں اس موقر اخبار کے کالموں میں چاپدانی کے غلام محمد صاحب کے فرزند فیضان زکریا کا MBBS میں کامیابی و کامرانی کی شایع شدہ خبر پورے چاپدانی والوں کے لیے باعث صد انبساط تھی۔ چاپدانی اقرا ماڈل اکادمی کے سر پرست غلام محمد کے سر پر فقط فیضان کی کامیابی کا سہرا نہیں ہے بلکہ ان کے دیگر چار بیٹوں جو بالترتیب بینک افسر، فاریسٹ آفیسر اور پولیس میں DSP ہیں، وہ بھی ان کی شخصیت کو چار چاند لگاتے ہیں۔ دراصل چاپدانی کے غریب اور متوسط طبقے میں علم کی شمع کو روشن کرنے کی جو سعی جمیلہ غلام بھائی نے کی تھی اس کی برکتوں سے باری تعالیٰ نے غلام بھائی کے گھر کو علم سے منور کر رکھا ہے۔ اقرا ماڈل اکادمی (جس کے سر پرست غلام بھائی ہیں) کی برکتوں کا نتیجہ ہے کہ بلا مبالغہ آج چاپدانی میں مسلم لڑکے لڑکیوں کی خاصی تعداد WBCS اور دیگر مرکزی و ریاستی سروسیز میں موجود ہے۔ چاپدانی کی دھرتی نے اپنی کم مائیگی کے باوجود ہمیشہ لعل و گوہر پیدا کی ہے، زمانہ 70 کی دہائی کا تھا جب آمدورفت اور ضروری وسائل کا زبردست فقدان تھا، تب مرحوم محمد صدیق نے WBCS میں کامیابی کا پرچم بلند کیا تھا اور پھر جناب غلام سرور اور جناب محمد حسام الدین نے بھی ان کو فالو کرتے ہوئے کامیابی پائی تھی۔ 70 کی دہائی کے پورے 12 سالوں بعد راقم نے بھی چاپدانی کے wbcs گلدستہ میں ایک پھول جوڑنے کا کام کیا تھا۔ جس چراغ کو مرحوم محمد صدیق نے روشن کیا تھا اسے غلام محمد اور انکس کے امین قریشی (جو مقابلا جاتی امتحانات کی باقاعدہ تیاریاں کراتے ہیں) جیسے لوگوں نے مزید جلا بخشی ہے، جس کے طفیل میں بلا مبالغہ چاپدانی کے ہر محلّہ میں آج کامیاب لڑکے لڑکیاں موجود ہیں۔ غلام محمد نہ آفیسر ہیں نہ ہی پروفیسر مگر مسلم سماج سیوا میں انہوں نے الگ ایک تاریخ رقم کی ہے۔ ملی جذبات سے سرشار، ہر محفل، مجلس اور حلقے میں ان کی پہنچ ہے۔ سچ تو یہ ہے کہ لوگ چاپدانی کو غلام محمد کے نام سے زیادہ جانتے ہیں۔ وہ بیشک ہماری مبارک باد کے مستحق ہیں۔

ایم - قیام الدین ، چا پدانی، (ہگلی) 6290641688

☆☆

انتخابی نتائج کے بعد آج شیرامپور کے ترنمول کانگریس کے ٹکٹ پر انتخاب لڑنے والے تنموئے گھوش رشڑا میونسپلٹی کے نائب چیئرمین زاہد حسن خان سے ملاقات کرنے پہونچے یہاں وہ کئی کاؤنسلر، ترنمول کانگریس کارکنان وحامیوں سے باتیں کی اور کئی اہم پہلوؤں پر تبادلہ خیال کیا۔ (محمد شبیب عالم)

شیرامپور ترنمول کانگریس نے کانگریس پارٹی دفتر کو کانگریس کے حوالے کیا۔ شیرام پور میونسپلٹی کے وارڈ نمبر 6 میں کانگریس کا دفتر تھا۔ جس پر ٹی ایم سی نے قبضہ کر لیا تھا۔ آج اسے ٹی ایم سی نے کانگریس کے لیڈر سورو سنہا اور وارڈ کے ایک ایڈوکیٹ اور پرسنتا بسواس صدر شیرام پور ٹاؤن کانگریس کمیٹی اور گوتم داس سابق کانگریسی کاؤنسلر شیرام پور میونسپلٹی کے حوالے کیا۔ سری پریتم گھوش نائب صدر W.B.P.C.C اور A.I.C.CMEM بھی موجود تھے۔ (محمد شبیب عالم)

ہگلی رورل پولیس نے محکمہ ایکسائز اور سی اے پی ایف (CAPF) نے مہم چلا کر سیکڑوں لیٹر شراب ضبط کر کے بہادیا

ہگلی: 30 مئی (محمد شبیب عالم) ہگلی رورل پولیس نے محکمہ ایکسائز اور سی اے پی ایف (CAPF) کے ساتھ قریبی تال میل میں ضلع کے مختلف تھانہ علاقوں میں غیر قانونی شراب کی تیاری اور فروخت کے خلاف اپنی مسلسل کارروائی مزید تیز کر دی ہے۔ 29.05.2026 اور 30.05.2026 کو کھاناکل تھانہ کے تحت سینہاٹ اور کالمبا، پنڈوا تھانہ کے تحت بوئچی گرام اُترپارا، اور سنگور تھانہ کے تحت عجب نگر ناگاپاڑا، ہازراپاڑا اور رائے پاڑا میں مشترکہ چھاپہ ماری کارروائیاں انجام دی گئیں۔ ان کارروائیوں کے دوران غیر قانونی شراب اور اس کی تیاری میں استعمال ہونے والے خمیر شدہ محلول (WashFermented) کی بڑی مقدار برآمد ہوئی، جسے قانونی ضابطوں کے مطابق موقع پر ہی تلف کر دیا گیا۔ ان کارروائیوں میں مجموعی طور پر 250 لیٹر غیر قانونی کشید شدہ شراب اور 8750 لیٹر خمیر شدہ محلول کو تباہ کیا گیا، جبکہ غیر قانونی شراب سازی میں استعمال ہونے والے آلات بھی ضبط اور تلف کیے گئے۔ یہ مربوط کارروائی اس بات کا واضح ثبوت ہے کہ ہگلی رورل پولیس غیر قانونی شراب کی تیاری، تقسیم اور فروخت کے پورے نیٹ ورک کو جڑ سے ختم کرنے کے لئے پُرعزم ہے۔ ضلع بھر میں ایسی ہدفی کارروائیاں آئندہ بھی جاری رہیں گی تا کہ غیر قانونی شراب کے کاروبار پر مؤثر روک لگائی جا سکے عوامی صحت کا تحفظ یقینی بنایا جا سکے اور امن و قانون کی صورتحال برقرار رکھی جا سکے۔ ہگلی رورل پولیس اس غیر قانونی کاروبار میں ملوث تمام افراد کے خلاف سخت قانونی کارروائی کرنے کے اپنے عزم پر قائم ہے۔

بقیہ صفحہ اول کی

بقیہ: ہرمز بند ہے

نے واضح کیا ہے کہ جنگ کسی بھی راستے پر چلی جائے، ہرمز میں ہندوستانی پرچم والے جہازوں کی نقل وحرکت میں کوئی مسئلہ نہیں ہوگا۔ دعویٰ کیا گیا ہے کہ موجودہ بدامنی کے باوجود ایک کے بعد ایک تیل اور گیس کے جہاز بھارت کی طرف بڑھ رہے ہیں۔ اتفاق سے، اگرچہ ہندوستان براہ راست ایران سے زیادہ تیل درآمد نہیں کرتا ہے، لیکن ہندوستان کو اپنی تیل کی ضروریات کا 85 فیصد سے زیادہ باہر سے خریدنا پڑتا ہے۔ ان درآمدات کا تقریباً 50 فیصد آبنائے ہرمز کے ذریعے آتا ہے۔ عراق، سعودی عرب، متحدہ عرب امارات اور کویت جیسے ممالک سے روزانہ تقریباً 2.5 سے 2.7 ملین بیرل تیل آتا ہے۔ یہی نہیں بلکہ مائع قدرتی گیس (سی این جی) کی طلب کا 60 فیصد بھی اسی راستے سے درآمد کیا جاتا ہے۔ اس کے نتیجے میں ہرمز کو دنیا میں ایک اہم آبی گزرگاہ کے طور پر جانا جاتا ہے۔

بقیہ: ایران کے خلاف

ہے جس میں کوئی بھی ملک بشمول چین، خطے پر اپنی بالادستی مسلط نہ کر سکے۔ ایران معاہدے پر ٹرمپ کا حتمی فیصلہ مؤخر، اجلاس بے نتیجہ ختم ہوگیا، نیویارک ٹائمز امریکی وزیر دفاع نے بیجنگ کے ساتھ احترام اور نیک نیتی پر مبنی تعلقات کی خواہش کا بھی اظہار کیا ہے۔ انہوں نے واضح کیا کہ تائیوان کے حوالے سے امریکی پالیسی میں کوئی تبدیلی نہیں آئی تاہم مستقبل میں اسلحے کی فروخت سے متعلق فیصلے امریکی صدر کی صوابدید پر ہوں گے۔

بقیہ: اسرائیلی فوج نے

میں مذمت کرتے ہوئے اسے "عبادت کی آزادی پر حملہ اور کھلی دہشت گردی" قرار دیا اور کہا اسرائیل اس بندش کی آڑ میں مسجد ابراہیمی کی تاریخی اور اسلامی حیثیت کو تبدیل کرنے کی مذموم تیاری کر رہا ہے۔

مبصرین کے مطابق، اس جابرانہ ہتھکنڈے کا اصل مقصد الخلیل کے قدیم اور تاریخی شہر سے فلسطینیوں کو مکمل طور پر بے دخل کر کے اس پورے علاقے پر غاصبانہ کنٹرول حاصل کرنا ہے۔ مسجد ابراہیمی پر تالے لگانے اور مسلمانوں کا داخلہ بند کرنے کے اسرائیلی فیصلے کے خلاف مقبوضہ مغربی کنارے کے مختلف شہروں میں شدید احتجاجی لہر اٹھ کھڑی ہوئی ہے اور عوام میں شدید اشتعال پایا جاتا ہے۔ فلسطینی قیادت نے عالمی برادری اور اسلامی ممالک سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ مسلمانوں کے اس مقدس ترین مقام کے تحفظ کے لیے فوری اور عملی قدم اٹھائیں۔

بقیہ: اقوام متحدہ کی رپورٹ

واقعات کیے۔ جس کے بعد اسرائیل نے اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل انتونیو گوتیرس کے دفتر سے تعلقات منقطع کرنے کا اعلان کر دیا۔ رپورٹ کے مطابق 2025 کے دوران فلسطینی قیدیوں کے خلاف جنسی تشدد کے 31 تصدیق شدہ واقعات کی نشاندہی کی گئی۔ ان میں عصمت دری، عصمت دری کی کوشش، پرائیویٹ پارٹس پر تشدد، جبری لباس اتارنے، ذلت آمیز تلاشی اور جنسی ہراسانی شامل ہیں۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ بہت سے معاملات میں مردوں اور لڑکوں کو نشانہ بنایا گیا، جب کہ خواتین قیدیوں کو ریپ، جبری برہنہ کرنے اور جنسی طور پر ہراساں کرنے کی دھمکیوں کا سامنا کرنا پڑا۔ اقوام متحدہ کی رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ یہ واقعات مختلف حراستی مراکز، جیلوں اور تفتیشی مراکز میں پیش آئے۔ رپورٹ کے مطابق ہلاک ہونے والوں میں کچھ صحافی اور انسانی حقوق کے کارکن بھی شامل ہیں۔ رپورٹ میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ اسرائیلی حکام نے اقوام متحدہ کے تفتیش کاروں کو مناسب رسائی فراہم نہیں کی جس سے بہت سے معاملات میں آزادانہ تحقیقات میں رکاوٹ پیدا ہو رہی ہے۔ اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل نے کہا کہ قیدیوں کے ساتھ جنسی تشدد اور توہین آمیز سلوک کے سنگین الزامات سامنے آئے ہیں۔ رپورٹ کے منظر عام پر آنے کے بعد اسرائیل نے شدید رد عمل کا اظہار کیا۔ اقوام متحدہ میں اسرائیلی سفیر ڈینی ڈینن نے کہا کہ ہم اب آپ کے ساتھ کام نہیں کریں گے۔ انہوں نے الزام لگایا کہ حماس جیسی تنظیموں کی فہرست میں اسرائیلی فوجیوں کو شامل کرنا ناانصافی ہے۔ اقوام متحدہ نے اپنے نتائج کا دفاع کیا ہے۔ سیکرٹری جنرل کے ترجمان نے واضح طور پر کہا، "سیکرٹری جنرل اپنی رپورٹ پر قائم ہیں اور کوئی تبدیلی نہیں کی جائے گی۔" یہ رپورٹ ایک ایسے وقت میں سامنے آئی ہے جب اسرائیل کو غزہ جنگ اور فلسطینی قیدیوں کے ساتھ اس کے سلوک پر بڑھتی ہوئی بین الاقوامی تنقید کا سامنا ہے۔ اقوام متحدہ کی اس رپورٹ نے ایک بار پھر اسرائیل اور بین الاقوامی اداروں کے درمیان تنازع کو مزید گہرا کر دیا ہے۔

فرزندان توحید نے عیدالاضحیٰ عقیدت واحترام کے ساتھ منائی

مشتاق احمد صدیقی نے کہا ایمان والوں کی شان اللہ سے ڈرنا اور تقویٰ اختیار کرنا ہے، قربانی سے پہلے اپنے نفس کی قربانی پیش کریں: مفتی اطہر القاسمی

اررپہ: (اے این بی) اررپہ ضلع ہیڈ کوارٹر سمیت تمام نو بلاکوں اررپہ صدر، رانی گنج، فاربس گنج، نرپت گنج، بھرگاما، جوکی ہاٹ، سکٹی، پلاسی اور کرسکانٹا میں فرزندان توحید نے عیدالاضحیٰ کا تہوار پورے عقیدت واحترام کے ساتھ منایا۔ الحمدللہ کہیں سے بھی کوئی ناخوشگوار واقعہ کی اطلاع موصول نہیں ہوئی، کیونکہ ضلع انتظامیہ نے بقرعید کے تہوار کے مدنظر ضلع ہیڈ کوارٹر سمیت تمام بلاکوں میں سکیورٹی کے سخت انتظامات کیے تھے ویسے بھی یہاں کے مسلم سماج اور برادران وطن چاہے مسلمانوں کے تہوار ہوں یا برادران وطن کے تہوار ہوں، سب تہوار مل جل کر مناتے ہیں اور گنگا جمنی تہذیب کی ایک شاندار اور عظیم مثال پیش کرتے ہیں۔ اس تہوار کے موقع پر نماز عید الاضحیٰ سے قبل ترکیلی عیدگاہ میں ایک جم غفیر کو خطاب کرتے ہوئے مفتی محمد اطہر القاسمی نائب صدر جمعیت علماء بہار و جنرل سکریٹری نے کہا کہ خطاب کرتے ہوئے کہا کہ قربانی صرف جانور ذبح کرنے کا رسمی عمل نہیں بلکہ یہ ایک عملی سبق ہے کہ انسان اپنی خواہشات، مفادات، آرام، جذبات اور ذاتی ترجیحات کو اللہ کے حکم پر قربان کرنے کا عزم پیدا کرے، حضرت ابراہیم علیہ السلام کا عمل ہمیں یہ سکھاتا ہے کہ جب رب کا حکم آجائے تو باپ بیٹے کی محبت بھی آڑے نہ آئے۔ قربانی کا مطلب مکمل اطاعت، خلوصِ نیت اور اللہ کے دین کے لئے ہر قربانی دینے کا جذبہ اور اپنی ذات کو اللہ کے احکام کے تابع کرنا، اپنے نفس کو زیر کرنا، اور رضائے الٰہی کو ہر چیز پر کہ مقدم رکھنا۔ انہوں نے کہا کہ کہ عیدالاضحیٰ کے موقع پر صرف جانور ذبح کرنا کافی نہیں بلکہ اپنی آنکھوں، زبان، دل اور اعمال کا بھی محاسبہ کریں کہ کیا ہم اپنی خواہشات کو اللہ تعالیٰ کے لئے قربان کر رہے ہیں یا نہیں؟ آپ نے کہا کہ قربانی دراصل اس تعلق کا نام ہے جو بندے اور رب کے درمیان مکمل وفاداری اور فرمانبرداری پر مبنی ہو۔ حضرت ابراہیمؑ، حضرت اسماعیلؑ اور حضرت ہاجرہ کا عمل اس بات کا ثبوت ہے کہ دین کی راہ میں پوری زندگی، پوری نسل، اور مکمل اعتماد اللہ کے سپرد کرنا ہی اصل قربانی اور کامیابی ہے۔ ادھر ہندو نیپال کے سرحد پر واقع سکٹی بلاک ہیڈ کوارٹر کیعید گاہ میں نماز دوگانہ سے قبل جم غفیر کو خطاب کرتے ہوئے ہوئے مولانا مشتاق احمد صدیقی نے کہا کہ قرآن پاک کی سورۃ الحج کی آیت نمبر 37 کا ترجمہ پیش کرنے کے بعد بتایا کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کو قربانی کے جانوروں کے گوشت یا خون کی قطعی ضرورت نہیں ہے، بلکہ اسے صرف تمہارا تقویٰ، پرہیزگاری، اخلاص اور نیت کی پاکیزگی پہنچتا ہے پر آپ نے اسی آیت کریمہ کا شانِ نزول بتاتے ہوئے کہا کہ زمانہ جاہلیت میں لوگ قربانی کرتے تو جانوروں کا گوشت کعبہ کی دیواروں پر رکھ دیتے اور ان کا خون بھی دیواروں پر ملتے تا کہ شاید ان کے ذریعے اللہ کی قربت حاصل ہو۔

ریاستی حکومت تمام طبقات کی ترقی کیلئے پرعزم: شرون

بہارشریف (مرشد دسنوی) علاقائی ایم ایل اے اور بہار حکومت کے دیہی ترقی اور اطلاعات وتعلقات عامہ کے وزیر شرون کمار نے بہارشریف میونسپل کارپوریشن کے علاقے کوسک اور رانا بیگھہ میں چیف منسٹر ایریا ڈیولپمنٹ اسکیم کے تحت بنائی گئی پی سی سی سڑکوں کا افتتاح کیا۔ وزیر موصوف نے دنیش پاسوان کے گھر سے گاندھی ڈیلر کے گھر وارڈ نمبر 50، کوسوک گاؤں اور این ایچ نوادہ روڈ سے ابھیمنیو کشواہا کے گھر تک نیو ایریا رانا بیگھہ وارڈ نمبر 49 میں تعمیر کی گئی پی سی سی سڑکوں کا فیتہ کاٹ کر افتتاح کیا۔ تقریب سے خطاب کرتے ہوئے وزیر شرون کمار نے کہا کہ ریاستی حکومت سماج کے تمام طبقات کی ہمہ گیر ترقی کے لیے پرعزم ہے۔ چیف منسٹر نتیش کمار کی قیادت میں لاگو کی گئی "سات نشائے" اسکیم نے بہار میں تمام طبقات، مذاہب اور ذاتوں کے لوگوں کی زندگیوں میں ترقی کی ایک نئی کرن لائی ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس اسکیم کے ذریعے بہار کے ہر باشندے کو ترقی کا موقع فراہم کیا گیا ہے اور ذات پات اور مذہب سے اوپر اٹھ کر بہار کی تعمیر نو کی ایک مضبوط بنیاد رکھی گئی ہے۔ وزیر نے کہا کہ حکومت کی اسکیموں کی وجہ سے ہر گاؤں تک ترقی پہنچی ہے اور لوگوں کی زندگیوں میں مثبت تبدیلیاں آئی ہیں۔ خواتین کو بااختیار بنانے کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ چیف منسٹر ویمن ایمپلائمنٹ اسکیم کے تحت 1.81 کروڑ خواتین کو خود روزگار سے جوڑ کر معاشی طور پر بااختیار بنایا گیا ہے۔ آج بہار کی خواتین خود انحصاری، خود اعتمادی اور عزت کے ساتھ ترقی کی نئی کہانی لکھ رہی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ وزیر اعلیٰ نتیش کمار کی دور اندیشانہ فکر کی سبب بہار کی شناخت قومی سطح پر مضبوط ہوئی ہے اور آج ملک کے مختلف حصوں میں لوگ فخر سے اپنے آپ کو بہاری کہتے ہیں۔ اس موقع پر بلاک صدر دھننجے پرساد کشواہا، ضلعی ترجمان ڈاکٹر دھننجے کمار دیو، یوگل کشور کھیا، بٹو کشواہا، منی دیوی، ابھیمنیو کشواہا، بھولا پرساد، ویرو کشواہا، مانو پاسوان، وشواس سنگھ، جینت شرما، سنتو کمار، سنجے رام، رنجیت سنگھ، کلدیپ پرساد، منٹن چندراونشی، جیتن چوہان اور بڑی تعداد میں مقامی عوامی نمائندے اور کارکنان موجود تھے۔

الوک، کاجل اور مشتری کی بھاری اکثریت سے کامیابی

براونی/بیگوسرائے: تیگھرا لینڈ ریفارمس سب ڈویژنل مجسٹریٹ کے دفتر میں منعقدہ برونی میونسپل کونسل کی بااختیار اسٹینڈنگ کمیٹی کے انتخابات میں وارڈ نمبر 27 کے کونسلر آلوک کمار، وارڈ نمبر 15 کی کونسلر کاجل کماری، اور وارڈ نمبر 5 کی کونسلر مشتری خاتون نے جیت کر اپنے مضبوط سیاسی اثر و رسوخ کا مظاہرہ کیا۔ انتخابی عمل ریٹرننگ آفیسر اور لینڈ ریفارمس سب ڈویژنل مجسٹریٹ مانکیشور کمار کی نگرانی میں انجام دیا گیا۔ نتائج کے اعلان کے بعد ریٹرننگ آفیسر منکیشور کمار نے تمام منتخب اراکین کو انتخابی سرٹیفکیٹ پیش کئے۔ اس کے بعد انہوں نے نومنتخب ارکان سے عہدے اور رازداری کا حلف لیا۔ حلف کے ساتھ، تینوں ارکان نے بااختیار قائمہ کمیٹی کے ارکان کی حیثیت سے اپنے فرائض کو وفاداری سے نبھانے کا عہد کیا۔ انتخابی نتائج کا اعلان ہوتے ہی حامیوں میں خوشی کی لہر دوڑ گئی۔ حامیوں نے مٹھائیاں تقسیم کر کے جیت کا جشن منایا اور جیتنے والے امیدواروں کو مبارکباد دی۔ طاقتور قائمہ کمیٹی میونسپل کونسل کی اہم ترین فیصلہ ساز کمیٹیوں میں سے ایک ہے۔ یہ کمیٹی ترقیاتی منصوبوں، مالیاتی معاملات، انتظامی فیصلوں اور عوامی مفاد سے متعلق اہم تجاویز کا فیصلہ کرنے میں اہم کردار ادا کرتی ہے۔ چنانچہ تینوں منتخب نمائندوں کی جیت کو میونسپل کونسل کے مستقبل کے ورک پلان اور ترقی کے لیے اہم قرار دیا جا رہا ہے۔ نومنتخب اراکین نے ووٹرز اور سپورٹرز کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ وہ عوام کی توقعات پر پورا اترنے کی ہر ممکن کوشش کریں گے۔ انہوں نے کہا کہ سٹی ایریا کی مجموعی ترقی، انفراسٹرکچر کی توسیع، صفائی کے نظام کو مضبوط بنانا اور عوامی مسائل کا فوری حل ان کی ترجیحات میں شامل ہیں۔ انتخابی نتائج کے بعد حامیوں نے اسے ترقی اور عوامی اعتماد کی فتح قرار دیتے ہوئے امید ظاہر کی کہ نئے ممبران میونسپل کونسل کے انتظامی اور ترقیاتی کاموں کو ایک نئی سمت دیں گے اور ترقیاتی کاموں کی رفتار کو تیز کریں گے۔ اس جیت کو سیاسی وسماجی حلقوں میں بھی اہم قرار دیا جا رہا ہے اور لوگوں میں میونسپل کونسل میں بہتر فیصلوں اور عوامی فلاحی کاموں کی امید تازہ ہوگئی ہے۔ اس موقع پر وارڈ کونسلر کمار گوتم، سنگیتا کماری، امیت کمار، بٹو چودھری، بنٹی کمار، ڈاکٹر نسرین، خوشبو کماری کے علاوہ کئی عوامی نمائندے، سماجی کارکن اور معززین موجود تھے۔

پورنیہ میں عیدالاضحیٰ عقیدت ومحبت سے منائی گئی

پورنیہ (محمد عرفان کامل) ضلع پورنیہ میں جمعرات کے روز عیدالاضحیٰ کا مقدس تہوار نہایت عقیدت، الفت اور بھائی چارے کے پاکیزہ ماحول میں منایا گیا۔ یہ عظیم تہوار حضرت ابراہیم علیہ السلام کی سنت اور حضرت اسماعیل علیہ السلام کی لازوال قربانی کی یاد تازہ کرتا ہے، جو رب کائنات کی رضا پر سب کچھ نثار کر دینے کا درس دیتا ہے۔ صبح کاذب کے ساتھ ہی ضلع کی تمام عیدگاہوں، جامع مساجد اور عبادت گاہوں میں نمازیوں کا ٹھاٹھیں مارتا سمندر امڈ آیا۔ اللہ اکبر، اللہ اکبر کی پُرنور صداؤں سے فضا معطر ہوگئی۔ نمازِ عید کے بعد احباب نے بغل گیر ہو کر، مصافحہ کر کے ایک دوسرے کو پرخلوص عید مبارک پیش کی۔ بچوں کے چہروں پر عیدی کی مسرت اور بزرگوں کی پیشانی پر شکرِ خداوندی کا نور دیدنی تھا۔ سب سے فرحت بخش پہلو یہ رہا کہ پورے ضلع سے کسی ناخوشگوار واقعے کی خبر نہیں آئی۔ امن وسلامتی کا دامن پوری طرح تھاما رہا۔ اس کا سہرا ضلعی انتظامیہ کی مستعدی اور حکمتِ عملی کے سر جاتا ہے۔ پورنیہ کی پولیس سپرنٹنڈنٹ محترمہ سویٹی سہراوت خود علی الصبح سے میدانِ عمل میں ڈٹی رہیں۔ ان کے ہمراہ تمام سب ڈویژنل افسران، ڈی ایس پی حضرات اور تھانہ انچارج مسلسل عیدگاہوں، عبادت گاہوں اور حساس مقامات کا دورہ کرتے رہے۔ پولیس وانتظامیہ نے پوری حکمت وبصیرت سے اپنے فرائض انجام دیے، تاکہ کوئی شرپسند عنصر فضا مکدر نہ کر سکے۔ شہر سے دیہقان تک، ہر کوچہ وبازار میں گنگا جمنی تہذیب کا دل آویز منظر دیکھنے کو ملا۔ غیر مسلم بھائیوں نے بھی اپنے مسلم دوستوں کے گھروں پر جا کر سوئیوں کی مٹھاس بانٹی اور مبارکباد دی۔ اس موقع پر پورنیہ پولیس سپرنٹنڈنٹ محترمہ سویٹی سہراوت نے کہا کہ عیدالاضحیٰ قربانی، صبر اور انسانیت کا پیغام دیتی ہے۔ پورنیہ کے باسیوں نے آج ثابت کر دیا کہ یہاں محبت کی جڑیں بہت گہری ہیں۔ پولیس و انتظامیہ عوام کی خدمت اور امن قائم رکھنے کے لیے ہر دم مستعد ہے۔ یوں پورنیہ نے ایک بار پھر ثابت کیا کہ یہاں کی مٹی میں محبت، رواداری اور یکجہتی کی خوشبو رچی بسی ہے۔

گرمی کی تعطیلات میں اساتذہ اور ہیڈ ماسٹر ہیڈ کوارٹر نہیں چھوڑ سکیں گے: ڈی ای او

سیتامڑھی: (اے این بی) ضلع تعلیمی افسر (ڈی ای او) راگھویندر منی ترپاٹھی نے ضلع کے تمام سرکاری، راجکیہ کرت، پروجیکٹ، اپ گریڈ ابتدائی، ثانوی اور اعلیٰ ثانوی اسکولوں (سنسکرت، اردو اور مدرسہ اسکول سمیت) کے ہیڈ ماسٹروں، انچارج ہیڈ ماسٹروں، صدر اساتذہ اور صدر مولویوں کو گرمی کی تعطیلات کے دوران ہیڈ کوارٹر نہ چھوڑنے کی ہدایت جاری کی ہے۔ جاری کردہ دفتری حکم کے مطابق محکمہ تعلیم بہار کی جانب سے یکم جون 2026 سے 20 جون 2026 تک گرمی کی تعطیلات مقرر کی گئی ہیں۔ اس دوران تمام متعلقہ افسران اور اسکول سربراہان کو اپنے اپنے ہیڈ کوارٹر میں موجود رہنے اور موبائل فون مسلسل آن رکھنے کا حکم دیا گیا ہے، تاکہ کسی بھی ہنگامی یا خصوصی صورتحال میں محکمہ یا ڈائریکٹوریٹ سے موصول ہونے والے احکامات پر فوری عمل درآمد یقینی بنایا جا سکے۔ ڈی ای او راگھویندر منی ترپاٹھی نے واضح کیا ہے کہ اگر کسی وجہ سے کسی افسر یا اسکول سربراہ کو ہیڈ کوارٹر چھوڑنا ضروری ہو، تو اس کے لیے پہلے مجاز اتھارٹی سے اجازت لینا لازمی ہوگا۔ اس حکم نامے کی نقل تمام بلاک تعلیمی افسران، ضلع پروگرام افسران اور متعلقہ اسکول سربراہان کو ضروری کارروائی اور عمل درآمد کے لیے بھیج دی گئی ہے۔ محکمہ تعلیم کے اس فیصلے کا مقصد تعطیلات کے دوران بھی انتظامی چوکسی برقرار رکھنا اور ضرورت پڑنے پر محکمانہ احکامات کا فوری نفاذ یقینی بنانا بتایا جا رہا ہے۔

انقلابی پرائمری اساتذہ سنگھ کی نئی کمیٹی تشکیل

جالے: پریورتن کاری پرارمبھک شکچھک سنگھ، بوکھڑا بلاک کی تنظیم نو کے سلسلے میں ہفتہ کو مڈل اسکول نیاٹول کے احاطے میں ایک اہم اجلاس منعقد ہوا۔ اجلاس ضلع سینئر نائب صدر اور بلاک

انتخابی نگران ونود کمار یادو کی نگرانی میں منعقد کیا گیا جس میں بڑی تعداد میں اساتذہ نے شرکت کی۔ اجلاس کے دوران موجود اساتذہ نے اتفاق رائے سے نئی بلاک کمیٹی تشکیل دیتے ہوئے مختلف عہدوں کے لیے عہدیداران کا انتخاب کیا۔ اس کے تحت ملیش کمار کو بلاک صدر، افتخار احمد صابری کو جنرل سکریٹری، سندیپ کمار داس کو کنوینر، سنجے کمار کو خزانچی، سنتوش کمار رجک کو سینئر نائب صدر، نوین کمار پاسوان کو معاون کنوینر، محمد نظر عالم کو ترجمان، راجیش کمار کو تنظیمی انچارج اور اشوک کمار کو سکریٹری منتخب کیا گیا۔ نئی کمیٹی کی تشکیل کے موقع پر موجود ضلع صدر رام کلیور اور ضلع سینئر نائب صدر ونود کمار یادو نے اپنے خطاب میں کہا کہ پریورتن کاری پرارمبھک شکچھک سنگھ اساتذہ کے حقوق اور مفادات کے تحفظ کے لیے ہمیشہ سرگرم اور بیدار رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ تنظیم اساتذہ کو درپیش مسائل کے حل، ان کے جائز مطالبات کی تکمیل اور تعلیمی نظام کو مضبوط بنانے کے لیے مسلسل جدوجہد کرتی رہے گی۔ مقررین نے نومنتخب عہدیداران کو مبارکباد پیش کرتے ہوئے امید ظاہر کی کہ وہ تنظیم کو مزید فعال اور مضبوط بنانے میں مؤثر کردار ادا کریں گے۔ اجلاس میں ہری کمار رجک، ورییندر کمار چنچل، جتندر، ارون پاسوان، شیو شنکر رجک سمیت درجنوں اساتذہ موجود تھے۔ آخر میں اساتذہ نے تنظیمی اتحاد کو مزید مستحکم بنانے اور اساتذہ برادری کے مسائل کے حل کے لیے مشترکہ طور پر کام کرنے کے عزم کا اظہار کیا۔ اجلاس خوشگوار ماحول میں اختتام پذیر ہوا۔

4 روزہ دورے پر سپول تشریف لارہے ہیں امیر شریعت

سپول: امارت شرعیہ بہار، اڈیشہ، جھارکھنڈ اور مغربی بنگال کے امیر شریعت اور خانقاہ رحمانی کے سجادہ نشین حضرت مولانا احمد ولی فیصل رحمانی صاحب مدظلہ مختلف دینی، تعلیمی اور سماجی پروگراموں میں شرکت کے لیے کل مورخہ 31 مئی کو سپول پہنچ رہے ہیں۔ یہ اطلاع دیتے ہوئے امارت شرعیہ ضلع سپول کے سکریٹری اور معروف سماجی کارکن محمد جمال الدین نے بتایا کہ امارت شرعیہ ایک ایسی ملی وسماجی تنظیم ہے جو صرف دینی خدمات ہی انجام نہیں دیتی بلکہ سماجی میدان میں بھی نمایاں کردار ادا کرتی ہے۔ یہ ادارہ غریب خاندانوں کی امداد، مستحق بچیوں کی شادی، ضرورت مند طلبہ کو امداد اور آتشزدگی، سیلاب و دیگر قدرتی آفات کے مواقع پر متاثرین کی مدد کے لیے ہمیشہ پیش پیش رہتا ہے۔ انہوں نے بتایا کہ ضلع سپول میں پیش آنے والے المناک کوسی (گسہا) سانحہ کے دوران بھی امارتِ شرعیہ نے کئی ماہ تک متاثرہ خاندانوں کو امدادی خدمات فراہم کیں۔

میونسپل کارپوریشن اسٹینڈنگ کمیٹی کے انتخابات میں اپوزیشن کا غلبہ

بہارشریف (اے این بی) بہارشریف میونسپل کارپوریشن کی اسٹینڈنگ کمیٹی میں اتفاق رائے کی دو روزہ کوششیں بالآخر ناکام ہو گئیں۔ آخری لمحات تک بلامقابلہ انتخابات کی توقع کی جارہی تھی، لیکن ایک امیدوار کے تنازعہ نے اتفاق رائے تک پہنچنے سے روک دیا، جس سے انتخابات کرانے پر مجبور ہو گئے۔ اس سے اپوزیشن کو فائدہ ہوا، جس نے سات میں سے چھ اسٹینڈنگ کمیٹی سیٹیں جیت کر اپنی موجودگی کا احساس دلایا۔ اسمارٹ سٹی آڈیٹوریم میں ہفتہ کو ہونے والے انتخابات میں میونسپل کارپوریشن کے 50 ارکان میں سے 48 نے اپنا ووٹ ڈالا۔ وارڈ نمبر 15 کی کونسلر نرملا سنگھ حصہ نہیں لے سکیں، جبکہ وارڈ نمبر 29 کی کونسلر سشما رائے خرابی صحت کی وجہ سے ووٹ ڈالنے سے قاصر رہیں۔ وارڈ نمبر 38 کی کونسلر اس سے قبل اپنی رکنیت کھو چکی تھیں۔ مختلف عہدوں کے لیے ہونے والی ووٹنگ میں کل 13 ووٹ کالعدم قرار دیے گئے۔ انتخابی نتائج میں حکمراں جماعت کے سنجے یادو نے نریش پرساد کو 3 ووٹوں سے شکست دی۔ سنجے یادو کو 25 ووٹ ملے، جبکہ نریش پرساد کو 22 ووٹ ملے، جن میں سے ایک ووٹ باطل قرار دیا گیا۔ یہ واحد سیٹ تھی جو حکمران جماعت نے جیتی تھی۔ تمام چھ نشستوں پر مخالف امیدواروں نے کامیابی حاصل کی۔ دھننجے کمار نے خالد عالم بھٹو کو 12 ووٹوں سے شکست دی۔ دھننجے کو 29 ووٹ ملے جب کہ خالد عالم کو 17 ووٹ ملے جن میں سے دو ووٹ کالعدم قرار پائے۔ سرفراز احمد نے انجانی کمار کو 11 ووٹوں سے شکست دی۔ سرفراز کو 29 ووٹ ملے جبکہ انجانی کمار کو 18 ووٹ ملے جن میں سے ایک ووٹ کالعدم قرار دیا گیا۔ امبیکا سونی نے پشپا دیوی کو 8 ووٹوں سے شکست دے کر سیٹ جیت لی۔ امبیکا سونی کو 27 ووٹ ملے جبکہ پشپا دیوی کو 19 ووٹ ملے۔ اس مقابلے میں دو ووٹ کالعدم قرار دیے گئے۔ عاصمہ خاتون نے عصمت پروین کو 4 ووٹوں سے شکست دی۔ عاصمہ کو 25 اور عصمت پروین کو 21 ووٹ ملے جب کہ 2 ووٹ کالعدم قرار دیے گئے۔ ونود رویداس نے علی احمد کو 5 ووٹوں سے شکست دی۔ ونود کو 25 اور علی احمد کو 20 ووٹ ملے۔ اس الیکشن میں 3 ووٹ کالعدم قرار دیے گئے۔ سنجے کمار آزاد نے راجکمار کو 4 ووٹوں سے ہرا کر کامیابی حاصل کی۔ سنجے کمار آزاد کو 25 اور راج کمار کو 21 ووٹ ملے، جبکہ 2 ووٹ باطل قرار پائے۔ انتخابی نتائج کے بعد میونسپل کارپوریشن کی سیاست میں اپوزیشن کی پوزیشن پہلے سے زیادہ مضبوط تصور کی جارہی ہے۔

18 جولائی کو خصوصی لوک عدالت کا انعقاد

پورنیہ (اے این بی) چیک باؤنس کے زیر التواء مقدمات کو جلد نمٹانے کے لیے 18 جولائی کو پورنیہ کے سول کورٹ میں خصوصی لوک عدالت لگائی جائے گی۔ یہ انعقاد قومی قانونی خدمات اتھارٹی، نئی دہلی اور بہار ریاستی قانونی خدمات اتھارٹی، پٹنہ کی ہدایات کی روشنی میں کیا جا رہا ہے۔ زیادہ سے زیادہ مقدمات کی نشاندہی کے مقصد سے جمعہ کے روز پرنسپل ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج جناب کنہیا جی چودھری کی ہدایت پر ایک اہم اجلاس منعقد ہوا۔ اجلاس کی صدارت ضلع قانونی خدمات اتھارٹی کے سکریٹری جناب سنیل کمار نے کی۔ اس موقع پر چیف جوڈیشل مجسٹریٹ محترمہ رومی کماری سمیت تمام عدالتی افسران موجود تھے۔ اجلاس میں تمام عدالتی افسران کو این آئی ایکٹ کی دفعہ 138 سے متعلق زیر التواء مقدمات کو فوری طور پر نشان زد کرنے کی ہدایت دی گئی۔ ساتھ ہی نشان زدہ مقدمات میں فریقین کو نوٹس بھیجنے کا حکم دیا گیا۔ نوٹس تیار کرنے اور فریقین تک پہنچانے کے لیے ہر عدالت میں پیرا لیگل والنٹیئر (PLV) کو تعینات کیا گیا ہے۔ ضلع قانونی خدمات اتھارٹی کا مقصد ہے کہ زیادہ سے زیادہ لوگ لوک عدالت سے فائدہ اٹھا کر باہمی رضامندی سے مقدمات ختم کریں۔ اس سے عدالتوں پر بوجھ بھی کم ہوگا اور لوگوں کو فوری انصاف ملے گا۔

ویشالی کے سینئر صحافی ڈاکٹر ششی بھوشن سمرن اُدنت مارتنڈ اعزاز سے سرفراز

حاجی پور (اے این بی) ہندی صحافت کے دو سو سالہ شاندار سفر کی تکمیل کے موقع پر 30 مئی کو کولکاتا گرلز کالج میں ایک باوقار بین الاقوامی سمپوزیم اور سمرن اُدنت مارتنڈ اعزاز تقریب کا انعقاد کیا گیا۔ اس موقع پر بہار کے معروف اور سینئر صحافی ڈاکٹر ششی بھوشن کمار کو مادری زبان اور انسانی حقوق کی صحافت کے میدان میں نمایاں خدمات کے اعتراف میں اس باوقار اعزاز سے نوازا گیا۔ یہ تقریب سارک جرنلسٹ فورم (انڈین چیپٹر) اور بھارتی ہندی پروفیسر پریشد کے مشترکہ تعاون سے منعقد ہوئی، جس میں سارک ممالک کے صحافیوں، ماہرین تعلیم، ادیبوں اور دانشوروں نے شرکت کی۔ ڈاکٹر ششی بھوشن کمار کو یہ اعزاز جنوبی ایشیائی ممالک میں مادری زبان کی ترویج اور انسانی حقوق کی صحافت کے لیے ان کی نمایاں خدمات کے اعتراف میں دیا گیا۔ تقریب کے مہمانِ خصوصی علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کے ممتاز پروفیسر اور معروف دانشور پروفیسر شمبھو ناتھ تیواری تھے، جبکہ دہلی یونیورسٹی کی سینئر استاذہ اور سارک جرنلسٹ فورم کی مرکزی کمیٹی کی رکن پروفیسر اسمیتا مشرا بھی خصوصی طور پر موجود تھیں۔ بھارتی ہندی پروفیسر پریشد کے جنرل سکریٹری پروفیسر سنجیو دوبے سمیت ملک وبیرونِ ملک سے تقریباً ایک سو صحافی، پروفیسر، ادیب اور ماہرینِ تعلیم نے شرکت کی۔ مہمانوں کا استقبال کولکاتا گرلز کالج کی پرنسپل پروفیسر ستیہ اپادھیائے نے کیا، جبکہ اسٹیج کی نظامت سارک جرنلسٹ فورم انڈیا چیپٹر کے صدر ڈاکٹر انیرُدھ سدھانشو نے انجام دی۔ واضح رہے کہ ڈاکٹر ششی بھوشن کمار کو رواں سال سری لنکا کی معروف تنظیم ساؤتھ ایشیا کولیبوریشن فاؤنڈیشن کی جانب سے جنوبی ایشیا کے ممالک بھارت، نیپال، بنگلہ دیش، بھوٹان اور سری لنکا میں صحافتی قیادت کے اعتراف میں "ساؤتھ ایشیا ہیرو ایوارڈ" سے بھی نوازا جا چکا ہے۔ اس سے قبل سال 2025 میں نیپال کے مادری زبان کی صحافت کے بانی دھرم آدتیہ دھرم آچاریہ کے نام سے منسوب "دھرم آدتیہ دھرم آچاریہ بین الاقوامی مادری زبان صحافت اعزاز" بھی ڈاکٹر ششی بھوشن کمار کو دیا گیا تھا۔

یہ اعزاز انہیں سارک ممالک میں مادری زبان کے فروغ اور غیر معمولی خدمات کے اعتراف میں ملا تھا۔ ڈاکٹر ششی بھوشن کمار کو تھائی لینڈ، ماریشس اور دیگر کئی ممالک و اداروں کی جانب سے بھی مختلف قومی و بین الاقوامی اعزازات سے نوازا جا چکا ہے۔ ان کی یہ کامیابیاں نہ صرف بہار بلکہ پورے ملک کے لیے باعثِ فخر ہیں۔ اس اعزاز کے لیے اردو میڈیا فورم ویشالی کے سرپرست محمد عظیم الدین انصاری، سکریٹری و مشہور صحافی محمد شاہ نواز عطا وغیرہ نے جناب ڈاکٹر ششی بھوشن کمار کو دلی مبارک باد پیش کی ہے۔

میونسپل کارپوریشن کی بااختیار قائمہ کمیٹی کے لیے سات کونسلرز منتخب ہوئے

سمستی پور: سب ڈویژنل سمستی پور میونسپل کارپوریشن کی بااختیار اسٹینڈنگ کمیٹی کے انتخابات سب ڈویژنل کمپلیکس، سمستی پور میں واقع میٹنگ ہال میں الیکشن افسر کی نگرانی میں پرامن اور جمہوری ماحول میں منعقد ہوئے۔ الیکشن میں کل 15 کونسلرز نے حصہ لیا ووٹنگ کے عمل کے بعد، کونسلرز کی بااختیار

اسٹینڈنگ کمیٹی کے سات ارکان کو منتخب قرار دیا گیا: ارچنا کماری (وارڈ نمبر 12)، رنجیت کمار ساہ (وارڈ نمبر 14)، وکاس کمار (وارڈ نمبر 15)، چندن کمار (وارڈ نمبر 16)، رافعہ خاتون (وارڈ نمبر 26)، ممباو کمار (26)، ممبا کمار (2) اور شیو کمار۔ نمبر 37)۔ الیکشن میں حصہ لینے والے دیگر کونسلروں میں سوجے کمار (وارڈ 22)، دھیرج کمار شرما (وارڈ 13)، گوتم کمار (وارڈ 20)، رنجیت کمار داس (وارڈ 31)، روبی کماری (وارڈ 33)، گھنشیام بھرو چ پنڈت (وارڈ 1)، محمد چند (وارڈ 47) اور ابھیشیک کمار (وارڈ 25) شامل ہیں انتخابی نتائج کے اعلان کے بعد، میئر انیتا رام نے تمام نومنتخب بااختیار قائمہ کمیٹی کے اراکین کو ہار پہنائے اور نیک خواہشات کا اظہار کیا۔ اس موقع پر میئر انیتا رام نے کہا کہ بااختیار اسٹینڈنگ کمیٹی میونسپل کارپوریشن کی ایک اہم کمیٹی ہے، جو ترقیاتی کاموں، عوامی مفاد سے متعلق فیصلوں اور میونسپل کارپوریشن کے منصوبوں کو موثر طریقے سے آگے بڑھانے میں اہم کردار ادا کرتی ہے۔ انہوں نے تمام منتخب اراکین پر زور دیا کہ وہ پارٹی جذبے سے اوپر اٹھ کر میونسپل کارپوریشن کے علاقے کی ترقی، صفائی ستھرائی، انفراسٹرکچر اور عام شہریوں کے مسائل کے حل کے لیے مل کر کام کریں۔ میئر نے کہا کہ یہ الیکشن جمہوری عمل کے تحت کامیابی سے مکمل ہوا ہے۔

چچازاد بھائی کو قتل کرنے والا ملزم گرفتار

سمستی پور (اے این بی) سمستی پور ضلع کے مفصل تھانہ علاقہ کے داد پور چکنور میں ہوئے سورج کمار قتل کیس کی گتھی کو پولیس نے 24 گھنٹے کے اندر سلجھانے کا دعویٰ کیا ہے۔ واقعے کے بعد پولیس سپرنٹنڈنٹ کی ہدایت پر ایک خصوصی ٹیم تشکیل دی گئی تھی، جس نے تکنیکی اور انسانی تحقیقات کی بنیاد پر فوری کارروائی کرتے ہوئے معاملے کا انکشاف کیا ہے۔ پولیس تفتیش کے دوران قتل میں ملوث ایک مجرم کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔ گرفتار ملزم سے پوچھ گچھ کے بعد واقعے سے جڑے کئی اہم سراغ ملے ہیں۔ پولیس کا کہنا ہے کہ معاملے میں دیگر ملزمان کی گرفتاری کے لیے بھی لگاتار چھاپے ماری کی جا رہی ہے۔ پولیس کے مطابق قتل کی وجوہات کی بھی جانچ کی جارہی ہے۔ واقعے میں استعمال ہونے والے ہتھیار اور دیگر شواہد اکٹھا کرنے کی کوششیں جاری ہیں۔ پولیس کا کہنا ہے کہ جلد ہی پورے معاملے کا تفصیلی انکشاف کیا جائے گا۔ مفصل تھانہ علاقے میں ہوئے سورج کمار قتل کیس کا 24 گھنٹے کے اندر انکشاف کر کے سمستی پور پولیس نے بڑی کامیابی حاصل کی ہے۔ ایک ملزم کی گرفتاری کے بعد پولیس اب معاملے سے جڑے دیگر مجرموں کی تلاش میں مصروف ہے۔

پرنسپل اودھیش کمار کا پرتپاک الوداع

بہارشریف (اے این بی) ضلع کے ہلسا سب ڈویژن کے کپسیاواں مڈل اسکول کے ریٹائر ہونے والے پرنسپل اودھیش کمار کے لیے ہفتہ کے روز اسکول کیمپس میں ایک شاندار الوداعی تقریب کا انعقاد کیا گیا۔ اس میں اساتذہ، پرنسپل، عوامی نمائندوں، طلباء اور گاؤں والوں نے انہیں دلی الوداع کیا۔ تقریب کی صدارت اسکول کے اراضی عطیہ کرنے والے سبودھ شرما نے کی اور اسٹیج کی نظامت پرنسپل اجیت کمار سنگھ اور ٹیچر روپا کماری نے مشترکہ طور پر کی۔ تقریب کا افتتاح سماجی کارکن ڈاکٹر آشوتوش کمار مانب، بلاک ایجوکیشن آفیسر نتیش کمار رنجن، بلاک چیف منوج پاسوان، پرمود شرما اور جتیندر کمار نے شمع روشن کر کے کیا۔ مقررین نے اپنے خطابات میں کہا کہ اودھیش کمار جنہوں نے تین دہائیوں سے زائد عرصے تک تعلیم کے شعبے میں خدمات انجام دیں، ایک مثالی استاد اور ایک موثر پرنسپل کے طور پر شہرت حاصل کی۔ انہوں نے اسکول میں نظم وضبط، معیاری تعلیم اور اساتذہ کے درمیان بہتر ہم آہنگی کو برقرار رکھنے میں کلیدی کردار ادا کیا۔ ان کے دور میں اسکول کی تعلیمی اور سماجی حیثیت میں بتدریج اضافہ ہوا۔ بی ای او نتیش کمار رنجن اور ڈاکٹر آشوتوش کمار نے کہا کہ اسکول کا خاندان اودھیش کمار کے تعاون کو ہمیشہ یاد رکھے گا۔ ان کی کارکردگی، قیادت اور لگن آنے والی نسلوں کے لیے مشعل راہ رہے گی۔ پرنسپل کمار پنکج نے کہا کہ ریٹائرمنٹ سروس کی زندگی کا خاتمہ نہیں ہے، بلکہ سماجی ذمہ داری کا ایک نیا آغاز ہے۔ انہوں نے یقین ظاہر کیا کہ اودھیش کمار معاشرے اور تعلیم میں فعال کردار ادا کرتے رہیں گے۔ اس موقع پر اسکول فیملی نے اودھیش کمار کو ہار اور میمنٹو سے نوازا۔

بشیر بدر کا انتقالِ پُرملال
ہواؤں میں بڑی افسردگی ہے

عرض داشت
صفدر امام قادری
شعبۂ اردو، کالج آف کامرس، آرٹس اینڈ سائنس، پٹنہ

اس اطلاع کے لیے کم و بیش پوری اردو آبادی تیار تھی کہ کسی بھی وقت بشیر بدر آخری سفر کے لیے نکل جائیں گے۔ عمر طبعی بھی 91 برس کی ہو چکی تھی۔ کوئی سولہ برس سے ڈیمنشیا (Dementia) جیسے مہلک مرض میں وہ بسترِ مرگ سے لگ چکے تھے۔ نہ کسی کو پہچانتے تھے اور نہ کسی نئے پرانے موضوع کے بارے میں کوئی گفتگو کر سکتے تھے۔ زبان میں رعشہ اس قدر آ چکا تھا کہ آواز اور الفاظ میں تال میل بٹھانا مشکل تھا۔ بہت کاوش کے بعد جب ان کے قریب ہو کر ان کے لازوال شعر سنایئے تو چند الفاظ وہ دہرا دیتے تھے جس سے یہ سوچا جا سکتا تھا کہ ایک دو فی صد حافظہ اب بھی بچا ہوا ہے۔ دوست احباب اور دنیا جہان تو وہ بہت پہلے بھول چکے تھے۔

2010ء میں منور رانا اور بشیر بدر کے درمیان بھوپال کے ایک مشاعرے میں ناچاقی پیدا ہوئی اور یہ رنجش اخبارات اور ٹی وی کے چینلوں کے سہارے قومی سطح پر پھیل گئی۔ اس کے بعد لکھنؤ کے ایک مشاعرے میں بشیر بدر نے شرکت کی مگر بہت مشکلوں سے وہ اپنے اشعار کو یاد کر کے پڑھ سکتے تھے۔ جس شخص نے ساری زندگی اپنے حافظے کی بے پناہ قوت کے ساتھ مشاعروں میں کرشمہ سازی کی ہو اور ہندو پاک سے لے کر خلیج کے ممالک اور امریکہ کے مشاعروں میں جس کا طوطی بولتا ہو، وہ اس بے چارگی میں شعر پڑھے، خود اسے بھی قبول نہیں تھا۔ مشہور نقاد اور شاعر اقبال مسعود نے بتایا کہ اس مشاعرے سے واپسی کے بعد انھوں نے گھر والوں سے یہ کہہ دیا کہ اب اس بے بسی میں مشاعروں میں میں شریک نہیں ہو سکوں گا۔ 2005ء میں ہی وہ مدھیہ پردیش اردو اکادمی کے چیرمین بن چکے تھے مگر 2011ء میں اس مرض کی وجہ سے انھوں نے دفتر آنا جانا چھوڑ دیا اور آئندہ 15 برسوں تک وہ ادبی دنیا سے لاتعلقی کا عذاب جھیلنے کے لیے مجبور رہے۔

امراض کی چپیٹ میں کئی ادبا و شعرا اس طرح مبتلا ہوئے کہ ان کی زندگی کا آخری دور نہایت بے بسی اور بے چارگی میں گزرا۔ سعادت حسن منٹو پر جنون کے دورے پڑے اور خوش قسمتی سے وہ صحت یاب ہو گئے۔ محمد حسین آزاد زندگی کے آخری اکیس برس (1910-1889) عالمِ جنون میں مبتلا رہے اور قابلِ رحم حالت میں جینے کو مجبور رہے۔ ٹھیک اس سے پہلے وہ 'آبِ حیات' اور 'نیرنگِ خیال' جیسی شاہکار کتابیں لکھ چکے تھے۔ بنگلا کے عظیم شاعر قاضی نذرالاسلام بھی 1946ء میں اپنے ایک نغمے کی اپنی آواز میں جب ریکارڈنگ کرا رہے تھے، اس وقت ان کی آواز بند ہو گئی۔ دنیا جہان کے علاج معالجے کے باوجود 1976ء میں ہی موت سے چارہ گری ممکن ہو سکی۔ محمد حسین آزاد نے زندگی کے آخری بیش قیمت اکیس برس اور قاضی نذرالاسلام نے زندگی کے آخری تیس برس ان خداداد بیماریوں کی نذر کیے۔ بشیر بدر بھی اس وقت جب وہ عالمی شہرت کی بلندیوں پر پہنچ چکے تھے، قدرت نے ان کا ایسا سخت امتحان لیا کہ جس سے موت کے ساتھ ہی نجات ملی۔ زندگی کے آخری سولہ برس ذہن و دل کی معطلی اور حافظے کی تنگی میں بسر کرنے کو مجبور ہوئے۔ بشیر بدر کو بہت سارے شعرا و ادبا کی طرح بنی بنائی زندگی نہیں ملی۔ والد بھی پولیس کی ملازمت میں معمولی درجے کے کارکن تھے۔ موجودہ امبیڈکر نگر (یو پی) کے بگیا گاؤں سے ان کا آبائی رشتہ رہا مگر ان کا گھرانا کوئی صاحبِ حیثیت گھرانوں میں شامل نہیں تھا اور نہ کوئی زمین جائداد ان کے خاندان کے پاس تھی۔ والد جب کانپور میں برسرِ کار تھے، وہیں 15 فروری 1935ء میں وہ پیدا ہوئے۔ اٹاوا سے ہائی اسکول کا امتحان پاس کیا۔ 1957ء میں وہ سیتاپور میں پولیس کانسٹیبل کے طور پر فائز ہوئے۔ اس دوران ان کے والد گزر چکے تھے اور پورے خاندان کی کفالت ان کے سر پر آ چکی تھی۔ سیتاپور میں رہتے ہوئے پرائیوٹ طور پر ادیب ماہر کے امتحان میں شریک ہوئے۔ 1964ء میں خیرآباد سے انھوں نے ادیب کامل کا امتحان گولڈ میڈل حاصل کرتے ہوئے پاس کیا۔

اسکول کے زمانے سے ہی وہ شعر کہنے لگے تھے اور رسائل و جرائد میں ان کا کلام شائع ہونے لگا تھا۔ سیتاپور کے مشاعروں میں وہ ابھرتے ہوئے شاعر کے طور پر اپنی پہچان بنانے لگے تھے۔ قاضی عبدالستار کی معاونت سے وہ علی گڑھ پہنچے اور مسلم یونیورسٹی سے ایم۔ اے اور پی ایچ۔ ڈی۔ کے مدارج تک پہنچے۔ 1967ء میں انھوں نے پولس کی ملازمت چھوڑ دی تھی اور یونیورسٹی فیلوشپ کے ساتھ مشاعروں کی آمدنی سے اپنی زندگی کی گاڑی چلانے لگے۔ والد کی زندگی میں ہی ان کی چچازاد بہن قمر جہاں (شہناز) سے شادی ہوئی جن سے تین اولادیں ہوئیں۔ 1984ء میں ان کا انتقال ہوا۔ اس کے بعد 1986ء میں محترمہ راحت سلطان عرف راحت بدر سے نکاحِ ثانی ہوئی جنھوں نے زندگی کی آخری سانس تک زندگی کے کڑے کوسوں میں بشیر بدر کی ہمراہی کا صبر آزما فریضہ انجام دیا۔

علی گڑھ مسلم یونیورسٹی ان کی زندگی اور ان کے خواب بدلنے کا ایک ذریعہ بنی۔ جب وہاں وہ پہنچے، شاعر کی حیثیت سے ان کی شہرت اچھی خاصی پھیل چکی تھی۔ ایم۔ اے کے نصاب میں چند جدید شاعروں کے ساتھ ان کا کلام بھی شامل تھا جو کسی طالب علم کے لیے یوں ہی ایک اعزاز کی بات تھی۔ ایم۔ اے میں وہ مسلم یونیورسٹی میں فرسٹ کلاس فرسٹ ہوئے اور تمغۂ امتیاز پانے میں کامیاب رہے۔ تقریباً دو دہائیوں تک سب سے زیادہ نمبر لانے والے طالب علم کی حیثیت سے ان کا رکارڈ قائم رہا جسے بعد میں غالباً قمرالہدا فریدی، موجودہ صدر شعبۂ اردو، علی گڑھ مسلم یونیورسٹی نے پار کیا تھا۔ 1969ء میں غالب صدی کے موقعے سے علی گڑھ میگزین کا انھوں نے اپنی ادارت میں خصوصی شمارہ شائع کیا۔ آل احمد سرور کی نگرانی میں انھوں نے ''آزادی کے بعد اردو غزل کا تنقیدی مطالعہ'' کے عنوان سے پی ایچ۔ ڈی کا مقالہ لکھا جس پر انھیں 1973ء میں ڈگری تفویض ہوئی۔ 1981ء میں تحقیقی مقالے کے ابتدائی ابواب کو علاحدہ طور پر ''بیسویں صدی میں اردو غزل'' کے عنوان سے ایک مختصر کتاب کی شکل میں پیش کیا۔ اسی سال ان کا تحقیقی مقالہ بھی انجمن ترقی اردو ہند سے بہ اہتمام شائع ہوا۔ اس کتاب میں جدید اردو غزل کے امتیازات واضح کرنے کے لیے بشیر بدر نے خود اپنے 87 اشعار بہ طور اقتباس استعمال کیے تھے۔

ایک مختصر مدت کے لیے علی گڑھ مسلم یونیورسٹی میں عارضی طور پر درس و تدریس سے وہ متعلق ضرور ہوئے مگر مستقل ملازمت انھیں میرٹھ کالج، میرٹھ میں ملی جہاں کم و بیش وہ سترہ برس تک درس و تدریس کے فرائض انجام دیتے رہے۔ 1987ء میں میرٹھ کے فرقہ وارانہ فسادات میں بشیر بدر کے گھر میں آگ لگا دی گئی۔ بشیر بدر کے گھر کے سامان کے ساتھ ان کا بہت سارا کلام اور ضروری کاغذات بھی اس آتش زدگی کی نذر ہوئے۔ 7 جون 1987ء کے اردو، ہندی، انگریزی کے تمام اخبارات نے بشیر بدر کے پرانے مصرعے کو اس دن اپنی سرخیوں میں شامل کیا: 'یہ نئے مزاج کا شہر ہے، ذرا فاصلے سے ملا کرو'۔ 1984ء میں بشیر بدر کی اہلیہ شہناز ان کے غیر ملکی سفر کے دوران گزر چکی تھیں۔ 1986ء میں انھوں نے جو دوسری شادی کی، وہ خاندان بھوپال سے متعلق تھا اور ناچار اسی مرحلے میں بشیر بدر نے میرٹھ سے مستقل طور پر بھوپال منتقل ہونے کا فیصلہ کیا۔ اب وہیں کی خاک میں وہ ہمیشہ کے لیے پیوست ہو گئے۔

بشیر بدر ابتدائی دور سے ہی اتر پردیش کے چھوٹے بڑے مشاعروں میں کلام پیش کر کے اپنی شہرت میں اضافہ کرنے لگے تھے۔ وہی دور تھا جب جگر مرادآبادی، ساغر نظامی، فراق گورکھپوری جیسے شعرا مشاعروں کی بزم میں آخری آفتاب و ماہتاب بنے ہوئے تھے۔ ترقی پسند شعرا اور بعض کلاسیکی رنگ کے شعرا اپنا رنگ جمائے ہوئے تھے۔ یہ خاص موقع تھا جب نئے رنگ و آہنگ کے لوگ جو شعر و ادب میں اپنی جگہ بنا رہے تھے، وہ رسائل سے نکل کر مشاعروں کی بزم میں بھی حاضر ہوں۔ ملک زادہ منظور احمد نقیب کی حیثیت سے ابھرے اور بشیر بدر ایک ایسے البیلے شاعر کی حیثیت سے میدان میں آئے جو تحت اللفظ کے ساتھ کلاسیکی ترنم میں بہ یک وقت اپنے اشعار پیش کر سکتے تھے۔ اپنے شعری پیکر اور استعاروں کی وجہ سے یوں بھی بشیر بدر ہمیں حیرت انگیز طور پر چونکاتے تھے، انھیں یہ موقع ملا کہ اپنی شاعری میں جستہ جستہ رومانوی اظہار کے پیمانوں کو بھی انڈیلتے جائیں۔ پرانے شعرا جدید تعلیم سے آراستہ نہیں تھے۔ بشیر بدر ہوں یا ملک زادہ منظور احمد، دونوں جدید تعلیم کے فیض یافتہ تھے۔ دونوں یونیورسٹیوں سے پی ایچ۔ ڈی کر کے مشاعروں کے اسٹیج تک پہنچے تھے۔ ان کی زبان سے لفظ تازہ پھول کی طرح رنگ اور خوشبو کا کھیل رچاتے تھے۔ دونوں کو جملے گڑھنے اور اپنی حاضر جوابی سے محفل لوٹنے کا فن آتا تھا۔ 1970ء سے 2010ء کے چالیس برسوں میں ہندستان اور دوسرے ممالک کے مشاعروں کے لیے یہ شعرا لازم و ملزوم کی حیثیت رکھتے تھے اور انھیں کبھی پیچھے مڑ کر دیکھنے کی ضرورت نہیں پڑی۔ باقی تمام شعرا کی فہرست بدلتی رہتی تھی مگر یہ دونوں لازمی طور پر ایسے کسی مشاعرے کا حصہ ہوتے تھے۔

علی گڑھ میں قیام کے دوران بشیر بدر کا پہلا شعری مجموعہ 1969ء میں 'اکائی' کے نام سے شائع ہوا۔ مجموعے کی آمد سے پہلے بشیر بدر کے اشعار اس دور کے معتبر نقادوں کے مضامین میں نقل کیے جانے لگے تھے۔ 1967ء میں شمس الرحمٰن فاروقی اور حامد حسین حامد کی مرتبہ ''نئے نام'' میں بھی بشیر بدر کی ایک غزل شامل ہو چکی تھی۔ 'اکائی' نے بشیر بدر کو جدید شعرا میں بالکل انوکھے رنگ کے شاعر کے طور پر اعتبار بخشا۔ چار برس کے بعد 'امیج' نام سے ان کا دوسرا شعری مجموعہ سامنے آیا جس نے ہم عصر شاعری میں انھیں سکۂ رائج الوقت بنایا۔ 1985ء میں جب کافی انتظار کے بعد تیسرا شعری مجموعہ 'آمد' منظرِ عام پر آیا، اس کی شاعری سے زیادہ اس کے پیش لفظ کا چرچا رہا جس میں بشیر بدر نے 'ایک خط 2035 کے پڑھنے والوں کے نام' مضمون شامل کیا تھا۔ اس کے بعد 'آس'، 'آہٹ' اور 'آسمان' مجموعے ایک ایک کر کے آتے گئے مگر ان کے ابتدائی دو مجموعوں نے جو سکہ جمایا تھا، وہی اردو کے قارئین کے ذہن پر چھایا رہا۔ 1999ء میں 'آس' مجموعے پر انھیں ساہتیہ اکادمی کا انعام ملا اور اسی سال 'پدم شری' کا بھی خطاب حکومت ہند نے عطا کیا۔ وہ اس دوران اٹل بہاری باجپئی کے انتخاب میں لکھنؤ آ کر تشہیری مہم کا حصہ بنے۔ مدھیہ پردیش میں بھی اردو اکادمی کی صدارت شیوراج سنگھ چوہان کے دورِ اقتدار میں بھارتیہ جنتا پارٹی کی جانب سے انھیں حاصل ہوئی۔

بشیر بدر نے ادبی اور سماجی اعتبار سے ایک بھری پری زندگی گزاری۔ مقبولیت کا انھوں نے جو زمانہ دیکھا، جگر مرادآبادی کے بعد شاید ہی کسی اردو شاعر کے حصے میں وہ آئی ہو۔ مشاعروں میں دولت برسنے کی وہ ابتدا تھی مگر بشیر بدر نے ہی اس کی ابتدائی نرخیں طے کیں۔ چینلس اور ٹیلی کمیونیکیشن کی چکاچوند کے دور میں بہت سارے شعرا نے اپنی جگہ بنائی مگر یہ شاید ہی ممکن ہوا ہو کہ ہندستان کے کسی گوشے میں مشاعرے کا خاکہ تیار ہوا اور فہرست میں پہلے مقام پر بشیر بدر کا نام نہ لکھا جائے۔ یہ صورت کوئی چار دہائیوں تک قائم رہی۔ بہت کم جگہوں کے لیے ہوائی جہاز کا سفر ممکن ہوتا تھا۔ ٹرین، بس اور کار کے سہارے بشیر بدر اپنی عوامی مقبولیت کے آسمان تک پہنچے۔ اس مقبولیت نے ایک طرف انھیں عالمی شناخت اور دولت عطا کی تو دوسری طرف خالص ادبی میدان میں ان کے حاسدین اور خود بشیر بدر کی بڑھی ہوئی انانیت نے ایک معکوسی کیفیت پیدا کی۔ جب وہ مشاعروں میں سب سے بڑے شعرا میں گنے جاتے تھے، 1980ء کے بعد اردو کے ادبی رسائل اور نقادوں کے مضامین سے ان کے نام غائب ہونے لگے۔ ان کی نئی شاعری اپنے ابتدائی دو مجموعوں کی مقبولیت کا ذائقہ دوبارہ نہیں پیش کر سکی۔ ان کی ادبی پہچان اور مشاعرے کی مقبولیت کے بیچ جو رسہ کشی شروع ہوئی، اس نے شعر و ادب کے کئی نئے مسائل پیدا کیے۔ یہ بحث بھی شروع ہو گئی کہ مقبولیت اور ادبیت میں واضح مخاصمت ہے۔ دوسرا سوال یہ پیدا ہونے لگا کہ مشاعروں میں کم تر درجے کی شاعری اب زیادہ پہچان بنانے لگی ہے۔ مل جل کر یہ صورت حال پیدا ہوئی کہ 1980ء سے پہلے کے بشیر بدر اور اس سے بعد کے بشیر بدر کی ادبی پہچان میں دولخت رویہ سامنے آنے لگا۔ (اب اس کے بعد کا قصہ اگلی قسط میں ملاحظہ کریں)

28 رمئی کو دہلی یونیورسٹی نے
سکنڈ سمیسٹر کا امتحان رکھ کر کون سا تیر مار لیا

دہلی یونیورسٹی نے اپنا سکنڈ سمیسٹر امتحان جمعرات 28 رمئی کو عید الاضحی کے دن رکھا جبکہ آل انڈیا کی بنیاد پر 28 مئی کو عید قرباں کے دن سرکاری تعطیل کا اعلان کر دیا گیا تھا لیکن ''مرغے کی ایک ٹانگ'' کے مصداق امتحان کی تاریخ 28 رمئی کو تبدیل نہیں کیا گیا اگرچہ یونیورسٹی کے اساتذہ کی اکثریت نے یونیورسٹی کی اس حرکت کو غیر انسانی اور بے مروتی سے بھرپور بتایا اور کہا کہ دہلی یونیورسٹی کا یہ فیصلہ قابل مذمت ہے اور اس کی جو غلط مثال پڑے گی اس میں لاکھ معذرت کی جائے لیکن اس وقت 28 مئی کے روز سکنڈ سمیسٹر کا امتحان رکھ دیا گیا اور اس بابت کسی نے سوچنے کی ضرورت نہیں محسوس کی کہ سکنڈ سمیسٹر کے امتحان میں جہاں کئی سو طلبا و طالبات مسلم ہیں اور ایک درجن سے زائد اساتذہ مسلمان ہیں اور وہ خاص طور پر عید قرباں کی آمد کا انتظار کر رہے تھے کہ وہ بھی اپنے اپنے گھر والوں کے ساتھ اس عید قرباں کو منائیں۔ لیکن یونیورسٹی کے اس نوٹیفیکیشن سے تمام اساتذہ کے چہرے بیزار نظر آنے لگے اور انہوں نے ڈھکے چھپے انداز میں احتجاج بھی کیا کہ جب حکومت نے باقاعدہ نوٹیفیکیشن کے ذریعہ 28 مئی کو عام تعطیل کا اعلان کیا ہے تو اسی دن سمیسٹر کے امتحان کی تاریخ رکھنا کیا ضروری تھا۔ دہلی یونیورسٹی جس نے اپنے دفاتر، ڈپارٹمنٹس اور کالجوں کو بقرعید کے لئے بند کر دیا تھا لیکن انہیں بدرجہ مجبوری سکنڈ سمیسٹر کا امتحان کرانا پڑا اور اس کی وجہ یہ بتائی گئی کہ کلینڈر کی تاریخ میں 27 مئی کو بقرعید کی چھٹی تھی لہذا اس دن یونیورسٹی بند تھی لیکن عید اور بقرعید جو چاند کی تاریخ کو دیکھ کر منائی جاتی ہے اس کے حساب سے بقرعید کی تاریخ میں تبدیلی ہوئی اور ہم نے 27 مئی کو چھٹی رکھ کر کہا 28 مئی کی تاریخ کو سمیسٹر امتحان کی تاریخ رکھ دی۔ لیکن یونیورسٹی کے ارباب حل و عقد سے کہا گیا کہ بقرعید 28 مئی کو ہوگی اس کا اعلان تو باقاعدہ آٹھ دن پہلے ہو گیا تھا جس دن چاند دیکھا گیا تھا، اسی حساب سے تاریخ کی مناسبت سے اہتمام کر لینا چاہئے تھا۔ لیکن عین بقرعید کے دن سکنڈ سمیسٹر کا امتحان رکھنا کہاں کی عقلمندی ہے اور ایسا کر کے یونیورسٹی کے حکام کسے خوش کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ یونیورسٹی کے ذرائع نے بتایا کہ اسپیشل امتحان 4 جولائی کو ہوگی جو ان طلباء کے لئے ہوگی جو 28 مئی کو اپنے مذہبی تہوار کی وجہ سے سکنڈ سمیسٹر کے امتحان میں شریک نہیں ہو سکے۔ ویسے 4 جولائی کو اسپیشل امتحان کی تاریخ رکھی گئی ہے وہ غیر ضروری ہے کیونکہ عید الضحیٰ کے دن یعنی 28 مئی جو امتحان لیا گیا اس میں 100% حاضریاں تھیں! ویسے دیکھا جائے تو مسئلہ وہاں پیدا ہوا تھا جب 1.5 لاکھ طلباء نے یونیورسٹی کی نوٹیفیکیشن کو مان کر 28 مئی کے امتحان میں شریک ہونا لازمی سمجھا جبکہ یونیورسٹی کے سنیئر ٹیچرس ایسوسی ایشن نے یونیورسٹی حکام کو باقاعدہ مکتوب لکھ دیا تھا کہ وہ 28 مئی کو امتحان کی منسوخی چاہتے ہیں کیونکہ وہ اس چھٹی کے دن اپنے کچھ خاص پروگرام بنا کر ہیں اور ان پروگراموں کو رد کرنا ان کے بس سے باہر کی بات ہے۔ واضح رہے کہ 22 مئی کو مرکزی حکومت کی طرف سے باقاعدہ اعلان سامنے آیا تھا کہ 28 مئی کو عید الضحیٰ منائی جائے گی اور اس دن عام تعطیل رہے گی۔ دہلی یونیورسٹی کی اس حرکت پر حیرت ہوئی کہ اس نے مرکزی حکومت کے نوٹیفیکیشن کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے یونیورسٹی کے تمام دفاتر بند رکھے لیکن سکنڈ سمیسٹر کا امتحان بھی لیا۔ یونیورسٹی کے حکام نے سبھوں کے بگڑے ہوئے تیور اور درست لہجے کو مد نظر رکھتے ہوئے معذرت کرنے کے انداز میں بتایا کہ وہ لوگ اس پوزیشن میں نہیں کہ سکنڈ سمیسٹر امتحان کی تاریخ میں مزید کوئی رد و بدل کریں، البتہ 4 جولائی کو متبادل دن رکھ دیا ہے کہ جو طلباء 28 مئی کو اپنے مذہبی تہوار عید الضحیٰ کے موقع پر شریک نہ ہو سکے وہ 4 جولائی کو متبادل تاریخ میں ضرور شریک ہوں۔

ایک طرف یہ ڈرامہ بازی ہو رہی تھی اور دوسری طرف یونیورسٹی کے قانون کی تعلیم حاصل کرنے والے طلباء نے دہلی ہائیکورٹ کا دروازہ کھٹکھٹایا اور عید الضحیٰ کے دن 28 مئی کو امتحان کی تاریخ رکھنے کو ایک شرارت تعبیر کرتے ہوئے مطالبہ کیا کہ امتحان کو فی الفور ملتوی کیا جائے۔ چند سیکولر ذہن رکھنے والے اطلباء نے اس موقع پر نشاندہی کی کہ یونیورسٹی چاہتی تو اپنے طور پر 28 مئی کے امتحان کو ملتوی کر سکتی تھی کیونکہ یونیورسٹی بورڈ بذات ایک خود مختار ادارہ ہے۔ بہر کیف عدالت نے دہلی یونیورسٹی کی معذرت کو قبول کر لیا جس نے 4 جولائی کو امتحان کی اضافی تاریخ بھی رکھ دی ہے۔ (خ الف ف)

معدنیات کی چمک میں گم ہوتا آئین:
اوڈیشہ کے قبائلیوں کی جدوجہد اور ترقی کا ماڈل

اجے کمار للو

ہندوستان خود کو دنیا کی تیزی سے ابھرتی ہوئی معیشتوں میں شمار کرتا ہے۔ ملک میں صنعتی پارکوں اور معدنیات کی پیداوار کو ترقی اور پیش رفت کی علامت کے طور پر پیش کیا جا رہا ہے، لیکن اس چمکتی ہوئی معاشی داستان کے پیچھے ایک دوسرا ہندوستان بھی موجود ہے۔ یہ وہ ہندوستان ہے جو جنگلات، پہاڑوں اور دریاؤں کے درمیان آباد ہے؛ جس کی شناخت اس کی زمین، ثقافت اور فطرت سے جڑی ہوئی ہے اور جو ترقی کے نام پر مسلسل اپنے وجود سے محروم ہوتا جا رہا ہے۔

اوڈیشہ اس تضاد کی سب سے نمایاں مثال ہے۔ اوڈیشہ میں ملک کے مجموعی باکسائٹ ذخائر کا تقریباً 41 فیصد حصہ موجود ہے، جبکہ بعض رپورٹوں میں یہ تناسب 50 سے 59 فیصد تک بتایا گیا ہے۔ ریاست میں لوہے کی کانیں، کوئلہ، کرومائٹ (جس کی ہندوستان میں 98 فیصد پیداوار یہیں ہوتی ہے) اور دیگر معدنیات بھی وافر مقدار میں پائی جاتی ہیں۔ لیکن جن علاقوں میں یہ معدنی وسائل موجود ہیں، یعنی رائے گڑھا، کالاہانڈی، کوراپٹ، ملکانگیری اور سندرگڑھ، وہ اوڈیشہ کے سب سے غریب اور قبائلی اکثریتی اضلاع میں شمار ہوتے ہیں۔ ان علاقوں میں غربت کی شرح قومی اوسط سے کہیں زیادہ ہے اور انسانی ترقی کا اشاریہ (ایچ ڈی آئی) بھی انتہائی کم ہے۔ یہ جدوجہد دراصل اسی دوسرے ہندوستان کی کہانی ہے۔ یہ معاملہ صرف کان کنی تک محدود نہیں ہے۔ اصل سوال یہ ہے کہ کیا ہندوستان کا ترقیاتی ماڈل آئین کے تحت حاصل حقوق، قبائلی خودمختاری اور جمہوری رضامندی پر مبنی ہوگا یا پھر ریاستی طاقت اور کارپوریٹ مفادات کے گٹھ جوڑ پر؟

قبائلی معاشرے کے لیے زمین محض ایک جائیداد نہیں ہوتی۔ ان کے نزدیک پہاڑ دیوتا، جنگلات زندگی اور دریا ثقافت کی علامت ہیں۔ اسی لیے جب کان کنی کے منصوبے ان علاقوں میں پہنچتے ہیں تو قبائلی برادریاں اسے صرف معاشی نقصان نہیں بلکہ اپنے وجود پر حملہ تصور کرتی ہیں۔ نیام گیری تحریک اسی مزاحمت کی سب سے بڑی علامت بن کر سامنے آئی۔ ڈونگریا کونڈھ برادری نیام گیری پہاڑ کو اپنا مقدس دیوتا مانتی ہے۔ جب ویدانتا کمپنی کو وہاں باکسائٹ کی کان کنی کی اجازت دینے کا عمل شروع ہوا تو مقامی آبادی نے برسوں تک اس کے خلاف جدوجہد کی۔

سنہ 2013 میں سپریم کورٹ نے اوڈیشہ مائننگ کارپوریشن بنام وزارتِ جنگلات و ماحولیات مقدمے میں ایک تاریخی فیصلہ سنایا۔ عدالت نے گرام سبھاؤں کو یہ اختیار دیا کہ وہ خود طے کریں کہ مجوزہ کان کنی سے ان کے مذہبی اور اجتماعی حقوق متاثر ہوں گے یا نہیں۔ یہ صرف ایک قانونی فیصلہ نہیں تھا بلکہ ہندوستانی جمہوریت کی تاریخ میں ایک سنگ میل ثابت ہوا۔ پہلی مرتبہ ملک کے سب سے زیادہ حاشیے پر موجود طبقوں کی آواز کو اعلیٰ ترین عدالتی سطح پر تسلیم کیا گیا۔

لیکن سوال یہ ہے کہ کیا اس فیصلے کے بعد تنازعہ ختم ہو گیا؟ جواب ہے، نہیں۔ سنہ 2023 میں تجیمالی باکسائٹ بلاک نیلامی کے ذریعے ویدانتا لمیٹڈ (میتری انفراسٹرکچر کے ذریعے) کو الاٹ کیا گیا۔ مقامی قبائلی برادریاں اس کی مخالفت کر رہی ہیں۔ ذرائع ابلاغ کی رپورٹوں اور مقامی لوگوں کے مطابق گرام سبھاؤں سے رضامندی دباؤ اور مبینہ جعلی طریقوں کے ذریعے حاصل کی گئی۔ متعدد دستاویزات پر لوگوں کے علم کے بغیر دستخط لیے جانے کے الزامات بھی سامنے آئے ہیں۔ آج نیام گیری کے اطراف واقع تجیمالی، کنٹرومالی، ماجنگ مالی اور دیگر علاقوں میں نئی کان کنی کی تجاویز پیش کی جا رہی ہیں۔ گرام سبھاؤں کو محض رسمی کارروائی تک محدود کر دیا گیا ہے، پولیس کی موجودگی میں اجلاس منعقد کیے جا رہے ہیں اور رضامندی کے عمل کو متاثر کرنے کے الزامات لگ رہے ہیں۔ یہ صرف انتظامی ناکامی نہیں بلکہ آئین کی بنیادی روح پر بھی ایک سنجیدہ سوال ہے۔ ہندوستانی آئین کا آرٹیکل 21 ہر شہری کو زندگی اور شخصی آزادی کا حق دیتا ہے۔ سپریم کورٹ متعدد بار واضح کر چکی ہے کہ زندگی کا مطلب صرف زندہ رہنا نہیں بلکہ باوقار زندگی گزارنے کا حق بھی ہے۔ صاف پانی، صحت مند ماحول، روزگار اور ثقافتی شناخت بھی اسی حق کا حصہ ہیں۔ اسی طرح آرٹیکل 14 مساوات کی ضمانت دیتا ہے جبکہ آرٹیکل 19 اظہار رائے اور پرامن احتجاج کے حق کو یقینی بناتا ہے۔

قبائلی برادریوں کے لیے آئین میں اضافی تحفظات بھی فراہم کیے گئے ہیں۔ پانچویں شیڈول میں قبائلی علاقوں کے نظم و نسق اور ان کے خصوصی تحفظ کا انتظام موجود ہے۔ پنچایت (شیڈولڈ ایریاز تک توسیع) ایکٹ 1996، یعنی پیسا قانون، واضح طور پر کہتا ہے کہ شیڈولڈ علاقوں میں گرام سبھا کو قدرتی وسائل اور ترقیاتی منصوبوں سے متعلق فیصلوں کا اختیار حاصل ہے۔ اسی طرح جنگلاتی حقوق کا قانون 2006 قبائلی برادریوں کے روایتی جنگلاتی حقوق کو قانونی تسلیم شدگی فراہم کرتا ہے۔ لیکن زمینی حقیقت اس سے بالکل مختلف ہے۔ اگر یہ صورتحال صرف قبائلی برادریوں کے آئینی حقوق کی خلاف ورزی نہیں تو کم از کم فطری انصاف اور قدرتی اصولوں کے بھی منافی ضرور ہے۔ سماجی مفکر جیمز اسکاٹ نے اپنی کتاب 'سیئنگ لائک اے اسٹیٹ' میں لکھا ہے کہ ریاستیں اکثر مقامی علم، روایتی دانش اور اجتماعی سماجی ڈھانچوں کو نظرانداز کرتے ہوئے ترقیاتی منصوبے نافذ کرتی ہیں۔ اس کا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ ترقی لوگوں کے لیے مواقع پیدا کرنے کے بجائے بحران کی شکل اختیار کر لیتی ہے۔ اوڈیشہ کی گزشتہ دو دہائیوں کی جدوجہد اسی حقیقت کی تصدیق کرتی ہے۔

یہاں سب سے سنگین اور تشویش ناک سوال صرف زمین کے حصول کا نہیں بلکہ اختلاف رائے اور مزاحمت کے بارے میں ریاستی رویے میں آنے والی تبدیلی کا بھی ہے۔ جمہوریت کی روح صرف انتخابات میں نہیں بلکہ شہریوں کے اس حق میں پوشیدہ ہوتی ہے کہ وہ اپنی رائے اور اختلاف کا اظہار کر سکیں۔ احتجاج کسی جمہوری نظام کے خلاف نہیں بلکہ اس کی زندگی اور فعالیت کی علامت ہوتا ہے۔ لیکن جب کسی برادری کی آواز سننے کے بجائے اسے سلامتی، قانون و نظم یا شکوک و شبہات کے زاویے سے دیکھا جانے لگے؛ جب گرام سبھا جیسی جمہوری اداروں کو حقیقی فیصلہ سازی کے مراکز کے بجائے محض سرکاری رسم و رواج تک محدود کر دیا جائے؛ اور جب عوامی تحریکوں کو جمہوری مکالمے کے بجائے کنٹرول اور دباؤ کے تناظر میں سمجھا جانے لگے، تو پھر یہ محض ایک مقامی تنازعہ نہیں رہتا بلکہ جمہوری اداروں کی کمزوری کی علامت بن جاتا ہے۔

یہ معاملہ صرف اوڈیشہ کے جنگلات، پہاڑوں اور قبائلی علاقوں تک محدود نہیں ہے بلکہ آج پورے ہندوستان میں ترقی اور قدرتی وسائل پر اختیار کے حوالے سے ابھرنے والے ایک بڑے سیاسی سوال کا حصہ بن چکا ہے۔ ملک کے مختلف حصوں، خصوصاً چھتیس گڑھ، جھارکھنڈ، مہاراشٹر، مدھیہ پردیش اور شمال مشرقی ریاستوں میں بھی پانی، جنگلات، زمین اور معدنی وسائل کے حوالے سے اسی نوعیت کی جدوجہد جاری ہے۔ یہ بحث اب صرف کان کنی یا زمین کے حصول تک محدود نہیں رہی بلکہ بہت سے ناقدین کے نزدیک ریاستی اور کارپوریٹ ڈھانچوں کے ذریعے قدرتی وسائل کے منظم استحصال کی شکل اختیار کرتی دکھائی دے رہی ہے۔

اس صورتحال سے نمٹنے کے لیے پالیسی کی سطح پر چند اقدامات ضروری ہیں۔ سب سے پہلے گرام سبھاؤں کی رضامندی کے عمل کو مکمل طور پر آزاد، شفاف اور غیر جانبدار بنایا جائے۔ دوسرے، جنگلاتی حقوق کے قانون اور پیسا قانون کی دفعات پر سختی سے عمل درآمد یقینی بنایا جائے۔ تیسرے، بے دخلی اور بازآبادکاری کے عمل کو محض قانونی کارروائی نہیں بلکہ انسانی حقوق کے مسئلے کے طور پر دیکھا جائے۔ چوتھے، قبائلی برادریوں کو ترقی کے عمل میں شراکت دار بنایا جائے، صرف متاثرہ فریق نہیں۔ پانچویں، کان کنی کے منصوبوں کے سماجی اور ماحولیاتی اثرات کا آزادانہ اور غیر جانب دار جائزہ لیا جائے۔

آخر میں سوال صرف یہ نہیں کہ قبائلی برادریوں سے پانی، جنگلات اور زمین چھینی جا رہی ہے۔ اصل سوال یہ ہے کہ ان وسائل کے تحفظ کی اخلاقی، سماجی اور سیاسی ذمہ داری سب سے زیادہ انہی برادریوں پر کیوں ڈال دی گئی ہے؟ المیہ یہ ہے کہ جن جنگلات، دریاؤں اور پہاڑوں کے تحفظ کے لیے قبائلی معاشرہ دہائیوں سے جدوجہد کر رہا ہے، ان کے محفوظ رہنے کا سب سے زیادہ فائدہ شہری آبادی، صنعتوں اور وسیع تر معاشرے کو حاصل ہوتا ہے۔ صاف ہوا، آبی وسائل، حیاتیاتی تنوع اور ماحولیاتی توازن کسی ایک طبقے کی ملکیت نہیں بلکہ پورے ملک کا مشترکہ سرمایہ ہیں۔

☆☆☆☆

بشیر بدر: نئی غزل کا وہ چراغ جو بجھ کر بھی روشنی دیتا رہے گا

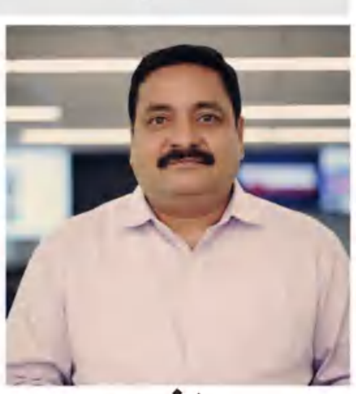

تابش امام
کاکو، جہان آباد

اردو ادب کی تاریخ میں بعض نام ایسے ہوتے ہیں جو محض شاعر یا ادیب نہیں رہتے بلکہ ایک عہد، ایک تہذیبی روایت اور ایک فکری رویّے کی علامت بن جاتے ہیں۔ ڈاکٹر بشیر بدر کا شمار بھی انہی نابغۂ روزگار شخصیات میں ہوتا ہے جنہوں نے اردو غزل کو نئی زبان، نیا آہنگ اور نئی مقبولیت عطا کی۔ ان کی رحلت کے ساتھ اردو شاعری کے اس روشن باب کا اختتام ہوا ہے جس نے نصف صدی سے زائد عرصے تک نہ صرف لاکھوں دلوں کو متاثر کیا بلکہ غزل کو نئی نسل کے قریب لانے میں اہم کردار ادا کیا۔ ڈاکٹر بشیر بدر، جن کا اصل نام سید محمد بشیر تھا، 15 فروری 1935ء کو اتر پردیش کے ضلع فیض آباد (موجودہ ایودھیا) کے ایک علمی و تہذیبی خانوادے میں پیدا ہوئے۔ ان کے والد سید محمد نظیر محکمۂ پولیس سے وابستہ تھے۔ بچپن ہی سے حالات نے ان کی شخصیت کو سخت آزمائشوں سے گزارنا شروع کر دیا تھا۔ ابتدائی تعلیم کانپور اور اٹاوہ میں حاصل کی، لیکن والد کے انتقال نے تعلیمی سفر کو اچانک منقطع کر دیا۔ خاندان کی کفالت کی ذمہ داری کم عمری ہی میں ان کے کندھوں پر آ گئی اور معاشی مشکلات کے باعث انہیں پولیس کی ملازمت اختیار کرنی پڑی۔ عام طور پر ایسے حالات کسی نوجوان کے خوابوں کو محدود کر دیتے ہیں، لیکن بشیر بدر کے معاملے میں یہ مشکلات ان کی شخصیت کے لیے ایک نئی تعمیر کا ذریعہ بن گئیں۔ زندگی کی سختیوں نے ان کے اندر موجود حساس شاعر کو مزید بیدار کیا۔ کم عمری میں ہی ان کی شاعرانہ صلاحیتیں نمایاں ہونے لگی تھیں۔ ساتویں جماعت میں ان کی ایک غزل معروف ادبی رسالے میں شائع ہوئی تو اہلِ ادب نے اس نوخیز شاعر کی صلاحیتوں کا اعتراف کیا۔ چند ہی برسوں میں ان کا نام ادبی حلقوں میں متعارف ہو گیا اور بیس برس کی عمر تک پہنچتے پہنچتے ان کی غزلیں ہندوستان اور پاکستان کے معتبر رسائل کی زینت بننے لگیں۔ بشیر بدر کی زندگی کا ایک اہم پہلو یہ بھی ہے کہ انہوں نے نامساعد حالات کو اپنی علمی ترقی کی راہ میں حائل نہیں ہونے دیا۔ ملازمت اور گھریلو ذمہ داریوں کے باوجود انہوں نے دوبارہ تعلیم کا سلسلہ شروع کیا اور مسلسل جدوجہد کے ذریعے علی گڑھ مسلم یونیورسٹی سے بی اے، ایم اے اور پھر پی ایچ ڈی کی ڈگری حاصل کی۔ ان کا تحقیقی مقالہ ''آزادی کے بعد اردو غزل کا تنقیدی مطالعہ'' تھا، جس کی نگرانی اردو تنقید کے ممتاز عالم پروفیسر آل احمد سرور نے کی۔ اس تحقیقی کاوش نے انہیں صرف ایک مقبول شاعر ہی نہیں بلکہ ایک سنجیدہ محقق اور نقاد کے طور پر بھی شناخت عطا کی۔ 1967ء میں انہوں نے پولیس کی ملازمت سے استعفیٰ دے دیا اور خود کو مکمل طور پر علمی و ادبی سرگرمیوں کے لیے وقف کر دیا۔ یونیورسٹی کے وظائف، تدریسی خدمات اور مشاعروں سے حاصل ہونے والی آمدنی ہی ان کے خاندان کا سہارا بنی۔ بعد ازاں وہ علی گڑھ مسلم یونیورسٹی اور پھر میرٹھ کالج سے وابستہ ہوئے، جہاں انہوں نے طویل عرصے تک اردو زبان و ادب کی تدریس اور ترویج کا فریضہ انجام دیا۔ بشیر بدر کی تخلیقی عظمت کا سب سے نمایاں پہلو ان کا اسلوب ہے۔ انہوں نے غزل کو ثقیل الفاظ، پیچیدہ استعاروں اور مشکل تراکیب کے حصار سے نکال کر عام آدمی کے احساسات کے قریب کر دیا۔ ان کے یہاں محبت بھی ہے، جدائی بھی، تنہائی بھی اور معاشرتی کرب بھی۔ ان کی غزلوں میں انسان دوستی، رشتوں کی نزاکت، وقت کی بے ثباتی اور زندگی کے نشیب و فراز نہایت سادہ مگر مؤثر انداز میں جلوہ گر ہوتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ان کا کلام صرف ادبی حلقوں تک محدود نہیں رہا بلکہ عوامی سطح پر بھی بے حد مقبول ہوا۔ ان کا یہ شعر آج بھی لاکھوں لوگوں کے دلوں کی آواز محسوس ہوتا ہے:

اجالے اپنی یادوں کے ہمارے ساتھ رہنے دو
نہ جانے کس گلی میں زندگی کی شام ہو جائے

اسی طرح:

دشمنی جم کر کرو لیکن یہ گنجائش رہے
جب کبھی ہم دوست ہو جائیں تو شرمندہ نہ ہوں

اور

لوگ ٹوٹ جاتے ہیں ایک گھر بنانے میں
تم ترس نہیں کھاتے بستیاں جلانے میں

یہ اشعار صرف حسنِ بیان کی مثال نہیں بلکہ انسانی تجربات، سماجی شعور اور اخلاقی قدروں کی ترجمانی بھی کرتے ہیں۔ ان میں ایک ایسا درد اور سچائی موجود ہے جو قاری اور سامع دونوں کے دل میں اتر جاتی ہے۔ بشیر بدر کی غیر معمولی مقبولیت کا راز ان کے موضوعات کے ساتھ ساتھ ان کے منفرد اندازِ اظہار میں بھی پوشیدہ تھا۔ انہوں نے غزل کو محض محبوب و عاشق کی داستان تک محدود نہیں رکھا بلکہ اسے عہدِ حاضر کے انسان کے مسائل، نفسیاتی الجھنوں اور

سماجی تغیرات کا آئینہ بنا دیا۔ ان کی زبان عام فہم تھی لیکن اس میں فکری گہرائی اور تہذیبی لطافت بھی موجود تھی۔ یہی وجہ ہے کہ ان کے اشعار خواص اور عوام دونوں میں یکساں طور پر مقبول ہوئے اور ان کے متعدد مصرعے روزمرہ گفتگو کا حصہ بن گئے۔ مشاعروں کی دنیا میں بھی بشیر بدر ایک منفرد مقام رکھتے تھے۔ ان کا اندازِ ترنم، برجستہ گفتگو اور سامعین سے فوری ربط قائم کرنے کی صلاحیت انہیں اپنے عہد کے ممتاز ترین مشاعرہ خواں شعرا میں شامل کرتی تھی۔ کسی بھی مشاعرے میں ان کی موجودگی کامیابی کی علامت سمجھی جاتی تھی۔ وہ نہ صرف اپنے کلام سے سامعین کو متاثر کرتے تھے بلکہ اپنی شائستگی اور خوش مزاجی سے بھی محفل کو یادگار بنا دیتے تھے۔ بشیر بدر کی زندگی مسلسل صدمات اور آزمائشوں سے عبارت رہی۔ 1984ء میں ان کی پہلی اہلیہ کا انتقال ہوا جبکہ وہ ایک مشاعرے کے سلسلے میں پاکستان میں موجود تھے۔ اس سانحے نے انہیں گہرے رنج میں مبتلا کر دیا، لیکن اس کے بعد پیش آنے والا واقعہ ان کی پوری زندگی پر اثر انداز ہوا۔ 1987ء کے میرٹھ فسادات میں ان کا گھر نذرِ آتش کر دیا گیا، ان کا قیمتی کتب خانہ جل کر خاک ہو گیا اور برسوں کی علمی و ادبی محنت راکھ کے ڈھیر میں تبدیل ہو گئی۔ یہ حادثہ ان کے لیے صرف مالی نقصان نہیں تھا بلکہ ایک تہذیبی اور جذباتی سانحہ بھی تھا۔ بعد ازاں وہ میرٹھ چھوڑ کر بھوپال منتقل ہو گئے، جہاں انہوں نے زندگی کا نیا سفر شروع کیا۔ بھوپال ہی میں ان کی دوسری شادی ڈاکٹر راحت سلطان سے ہوئی اور وہیں انہوں نے مستقل سکونت اختیار کی۔ اگرچہ عمر کے ساتھ جسمانی کمزوریاں بڑھتی گئیں، لیکن ان کی ادبی مقبولیت برقرار رہی۔ ملک اور بیرونِ ملک منعقد ہونے والے مشاعروں میں ان کی شرکت سامعین کے لیے خصوصی کشش کا باعث ہوتی تھی۔ ان کی آواز سننے اور ان کا کلام سننے کے لیے لوگ دور دور سے آتے تھے۔ یہ حقیقت بھی اہم ہے کہ بشیر بدر نے اردو زبان کی ترویج میں ایک غیر معمولی کردار ادا کیا۔ ایسے وقت میں جب اردو مختلف سماجی اور تعلیمی چیلنجوں سے نبرد آزما تھی، انہوں نے اپنی تخلیقات کے ذریعے نئی نسل کو اس زبان اور اس کی ادبی روایت سے جوڑے رکھا۔ ان کا کلام صرف اردو داں طبقے تک محدود نہیں رہا بلکہ مختلف زبانوں کے قارئین و سامعین تک بھی پہنچا۔ ان کی پذیرائی اس حقیقت کا ثبوت ہے کہ معیاری ادب زبان اور سرحدوں کی قید سے آزاد ہوتا ہے۔ ان کی خدمات کے اعتراف میں حکومت ہند نے 1999ء میں انہیں پدم شری سے نوازا۔ اسی سال ان کے شعری مجموعے ''آس'' پر انہیں ساہتیہ اکادمی ایوارڈ بھی ملا۔ یہ اعزازات اس بات کا اعتراف تھے کہ انہوں نے اردو غزل کو قومی سطح پر ایک نئی شناخت اور وقار عطا کیا۔ عمر کے آخری برسوں میں وہ ضعفِ حافظہ اور ڈیمینشیا کے مرض میں مبتلا ہو گئے تھے۔ رفتہ رفتہ یادداشت کمزور ہوتی گئی اور وہ ادبی محفلوں سے دور ہوتے چلے گئے۔ گویا وہ جسمانی طور پر ہمارے درمیان موجود تھے لیکن ادب کی فعال دنیا سے ایک عرصہ پہلے ہی الگ ہو چکے تھے۔ بالآخر 28 مئی 2026ء کو بھوپال میں ان کا انتقال ہو گیا اور اردو ادب ایک ایسے درخشاں نام سے محروم ہو گیا جس نے غزل کو جدید دور کے مزاج سے ہم آہنگ کیا۔ ڈاکٹر بشیر بدر کی رحلت محض ایک شاعر کی وفات نہیں بلکہ اردو غزل کے ایک تابناک دور کا اختتام ہے۔ انہوں نے اپنے فن کے ذریعے ثابت کیا کہ شعر و ادب صرف لفظوں کی آرائش کا نام نہیں بلکہ انسانی جذبات، تہذیبی قدروں اور سماجی شعور کے اظہار کا مؤثر وسیلہ بھی ہے۔ ان کی غزلوں میں محبت کی لطافت ہے، زمانے کی تلخ حقیقتیں ہیں، انسانی رشتوں کی حرارت ہے اور باہمی احترام و رواداری کا پیغام بھی۔ آج جب بشیر بدر ہمارے درمیان موجود نہیں تو ان کی کمی شدت سے محسوس کی جا رہی ہے۔ وہ ان معدودے چند شعرا میں شامل تھے جنہوں نے کلاسیکی غزل کی روح کو برقرار رکھتے ہوئے اسے جدید دور کے تقاضوں سے ہم آہنگ کیا۔ ان کے بعد بھی غزل کا سفر جاری رہے گا، لیکن سادگی، اثر انگیزی اور عوامی مقبولیت کا ایسا حسین امتزاج کم ہی دکھائی دے گا۔ بشیر بدر بظاہر ہم سے رخصت ہو چکے ہیں، مگر ان کی فکر، ان کی تخلیقات اور ان کا ادبی سرمایہ آج بھی زندہ ہے۔ ان کا کلام محبت، انسان دوستی، رواداری اور امید کا استعارہ ہے۔ یہی کسی بڑے فنکار کی اصل شناخت ہوتی ہے کہ وہ اپنے عہد سے آگے نکل کر آنے والی نسلوں کے دلوں میں بھی جگہ بنا لے۔ اردو غزل کے افق پر یہ ستارہ غروب ضرور ہوا ہے، لیکن اس کی روشنی مدتوں اہلِ ادب کی راہوں کو منور کرتی رہے گی۔ حقیقت یہ ہے کہ عظیم تخلیق کار جسمانی طور پر رخصت ہو جاتے ہیں، مگر اپنے فن اور اپنے لفظوں کے ذریعے ہمیشہ زندہ رہتے ہیں۔

رابطہ:9934933992

☆☆☆

مشرق وسطیٰ کے مسلمانوں کو جنگوں میں الجھا دیا گیا!

ریاض فردوسی

پہلی جنگ عظیم سے پہلے دنیا میں تین مسلم سلطنتیں قائم تھیں۔ ایران میں صفوی سلطنت، ترکی میں سلطنت عثمانیہ اور ہندوستان میں مغلیہ سلطنت، اور ان میں سے ہر ایک کا یکے بعد دیگرے زوال ہوا۔ صفوی سلطنت کا خاتمہ 1736ء میں ہوا، اور مغلیہ خاندان 1857ء میں سپاہی بغاوت کے بعد زوال پذیر ہوا، اور سلطنت عثمانیہ 1922ء میں زوال پذیر ہوئی۔ اس طرح دنیا پر حکومت کرنے کی سیاسی طاقت مسلمانوں کے ہاتھ سے چلی گئی۔ اس کے بعد دنیا پر حکمرانی کی طاقت پہلی جنگ عظیم کے دوران تین بڑی طاقتوں یعنی برطانیہ، فرانس اور روس کے پاس چلی گئی اور بعد ازاں دوسری جنگ عظیم میں امریکا چوتھی سپر پاور کے طور پر برطانیہ، فرانس اور روس کے ساتھ شامل ہوا۔ تب سے یہ چار طاقتیں چین کے ساتھ دنیا پر حکومت کر رہی ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ جس کے پاس طاقت ہوتی ہے فیصلے وہی کرتا ہے اور تصرف کا اختیار اسی کو حاصل ہوتا ہے۔ دو عظیم جنگوں کے بعد ان بڑی طاقتوں کو دنیا کے معاملات کا فیصلہ کرنے اور تصرف کا اختیار حاصل ہو گیا۔ مسلمان جو کل تک ایک فاتح قوم کی حیثیت سے دنیا میں جانی جاتی تھی اب وہ ایک مفتوح اور محکوم قوم بن کر رہ گئی لیکن مسلمانوں نے مجموعی طور پر اس حیثیت کو تسلیم کرنے سے انکار کر دیا۔ مسلمانوں کو تسلیم کر لینا چاہیے تھا کہ ان کے غلبہ کا دور ختم ہو گیا ہے اور اب ایک نئے دور کا اغاز ہوا جہاں دنیا کے پانچ ممالک تمام ملکوں پر غالب ہے۔ مسلمانوں نے تین براعظموں پر کم و بیش ایک ہزار سال تک حکومت کی اور یہ کوئی چھوٹا عرصہ نہیں تھا اس دوران ان کو جو کرنا تھا کر چکے، جو حاصل کرنا تھا حاصل کر چکے۔ اس نیا دور میں عالمی طاقتوں نے دنیا میں ایک نیا نظام اور ایک نیا world order قائم کیا۔ تاریخی شہادتیں موجود ہیں کہ سیاسی اقتدار کبھی بھی مستقل نہیں ہوتی، کبھی یہ ایک قوم کے پاس رہتی ہے پھر اس قوم سے کسی دوسری قوم کو منتقل ہو جاتی ہے اور یہ اقتدار کا انتقال خدائی فیصلے کے مطابق ہوتا ہے، خدا اقتدار دیکر کسی قوم کی آزمائش کرتا ہے اور یہ آزمائشیں چلتی رہتی ہیں۔ قرآن مجید سے معلوم ہوتا ہے کہ قوم نوح کے بعد قوم عاد نمودار ہوئی، قوم عاد کے بعد قوم ثمود وجود پزیر ہوئی، قوم ثمود کے بعد قوم مدین قایم مقام ہوئی، اسی طرح بنی اسرائیل فرعون کے زمانہ میں محکوم تھی لیکن پیغمبر داؤد علیہ السلام اور ان کے صاحبزادے سلیمان علیہ السلام کے زمانہ میں بنی اسرائیل کو دنیا میں غلبہ عطا کیا گیا اور پھر بعد میں دو ہزار سال تک مغلوب رہی۔ پہلی جنگ عظیم کے دوران برطانیہ نے بالفور اعلانیہ جاری کیا، جس کے ذریعے اس نے فلسطین میں یہودیوں کے لیے ایک وطن کے قیام کی تجویز پیش کی۔ بیسویں صدی میں بڑی طاقتوں کے لیے یہودیوں کی بحالی ایک بڑا مسئلہ تھا۔ یہودیوں کو دو ہزار سال تک ایک مظلوم قوم سمجھا جاتا رہا۔ لہٰذا قومی ریاست کے اصول کی بنیاد پر برطانیہ نے یہودیوں کو ان کے قدیم وطن فلسطین میں دوبارہ آباد کرنے کا فیصلہ کیا، جہاں اس وقت زیادہ تر فلسطینی مسلمان آباد تھے۔ برطانیہ کے اس فیصلے نے اس خطے میں یہودی مسلم کشمکش کو جنم دیا۔ یہ تجویز فلسطینی عربوں کے لیے کسی قیمت پر قابل قبول نہیں تھا، چنانچہ یہودیوں اور فلسطینی عربوں کے درمیان احتجاج، ہنگامے اور بغاوتیں شروع ہو گئیں۔ 1936ء سے 1939ء تک فلسطین میں برطانوی حکمرانی سے آزادی اور یہودیوں کی امیگریشن اور یہودیوں کو زمینوں کی فروخت کے خاتمے کے لیے عرب بغاوت جاری رہی۔ اتنا کچھ ہونے کے باوجود اقوام متحدہ (United Nations) نے فلسطین کے لیے تقسیم کا منصوبہ (Partition plan) 29 نومبر 1947ء کو جاری کیا۔ اس میں الگ الگ یہودی اور عرب ریاستوں کے قیام کا ذکر کیا گیا اور اعلان کیا گیا کہ 15 مئی 1948ء کو برطانوی مینڈیٹ (British Mandate) ختم ہو جائے گا اور اسرائیل ایک آزاد اور خودمختار ریاست ہوگا۔ اقوام متحدہ کا یہ فیصلہ اس وقت کی عالمی طاقتوں کا فیصلہ تھا، عرب ممالک نے اقوام متحدہ کے اس فیصلے کو تسلیم کرنے سے انکار کیا۔ اقوام متحدہ کے فیصلے کو تسلیم کرنے سے انکار کرنا دراصل دو عظیم جنگوں کی فاتح قوموں کی طاقت کو قبول کرنے سے انکار کرنا اور فاتح اقوام کے فیصلہ کو چیلنج کرنے کے مانند تھا۔ اسرائیل کی ریاست کے قیام کی وجہ سے چار مرتبہ عرب اسرائیل جنگیں ہوئی اور ہر مرتبہ اسرائیل نے عربوں کو شکست دیں، اپنی سرحدوں کو وسیع کیا جسکے باعث فلسطین کی سرحد بتدریج چھوٹا ہوتا گیا۔ اس کے بعد مشرق وسطیٰ میں کشیدگی بڑھتی رہی۔ یہودی مسلم دشمنی اور نفرت کا آغاز ہوا اور یہ دشمنی اور نفرت بڑھتی گئ۔ یو این او مسلم دنیا کے لیے ایک غیر منصفانہ ادارہ بن کر رہ گیا۔ شروع میں فلسطین کا مسئلہ ایک مقامی مسئلہ تھا۔ یہود اور فلسطین کے مابین کا مسئلہ تھا لیکن وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ یہ پوری مسلم دنیا کا مسئلہ بن گیا۔ اسرائیل فلسطین تنازعہ ایک خطہ ارض کا مسئلہ تھا لیکن یہ ایک مذہبی مسئلہ بھی بن گیا، اسرائیل کو تسلیم کرنے کی بات کرنا مسلمانوں کے کمزور ایمان یا عدم ایمان کی علامت سمجھا جانے لگا۔ تاہم اسرائیل کے ساتھ جنگ چھیڑنے اور اسرائیل کو تسلیم نہ کرنے کے نتائج آج ہمارے سامنے ہیں۔ اگر عرب دنیا نہ چاہتے ہوئے بھی اقوام متحدہ کے فیصلے اور اسرائیل کے وجود کو تسلیم کر لیتی تو آج جو کچھ ہم دیکھ رہے ہیں وہ نہ دیکھ پاتے۔ فلسطین ایک الگ اور خودمختار ریاست کے طور پر اسرائیل کے شانہ بشانہ موجود ہوتا، جس کا ہم اب مطالبہ کر رہے ہیں، لیکن مسلم دنیا ابھی بھی اسرائیل کو تسلیم نہ کرنے کے اپنے پرانے فیصلے پر قائم ہے جبکہ دوسری طرف سپر پاورز بھی فلسطین کے مسئلہ کے حل کو لیکر سنجیدہ نہیں ہے، حالانکہ پچھلے دو سالوں میں اسرائیل لاکھوں فلسطینی مسلمانوں کو شہید کر چکا ہے اور ان کے ملک کو تباہ و برباد کر دیا ہے۔ آج بھی مسئلہ وہیں ہے، جہاں پہلے تھا۔ اس موقع سے صلح حدیبیہ کا واقعہ یاد آ رہا ہے، جنگ بدر جنگ احد اور جنگ احزاب کے بعد صحابہ کرام اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی جماعت ایک فاتح قوم بن چکی تھی اور قریش مکہ ایک مفتوح قوم ہو چکی تھی لیکن باوجود اس کے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے صلح حدیبیہ کے موقع پر دس سال کے لیے التواء جنگ اور قریش کے دیگر شرائط پر دستخط کر دیے تھے۔ اس موقع پر اگر قریش کے ساتھ جنگ بھی ہوتی تو قریش کی شکست یقینی تھی لیکن مکہ میں کچھ ایسے مسلمان تھے جن کی جانوں کی حفاظت کے لیے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے صلح حدیبیہ پر دستخط کیے اگر جنگ ہوتی تو اسے بات کا اندیشہ تھا کہ کہیں صحابہ کرام کے ہاتھوں ہی مکہ کے مسلمان شہید نہ ہو جایں۔ اس واقعہ سے یہ سبق ملا کہ ایک یقینی جیت کے امکان کے باوجود مسلمانوں کے جان و مال کی حفاظت کو جنگ پر ترجیح دی جانی چاہیے اور جب مسئلہ قومی ہو جائے تو قوم کی جان و مال کی حفاظت کو سامنے رکھ کر کوئی فیصلہ کیا جانا چاہیے۔ دو عظیم جنگوں کے بعد مسلمان مفتوح ہو چکے تھے اور اسرائیل کے خلاف اقدام کر کے اس کے نتیجے بھی دیکھ چکے تھے۔ ہمیں یہ بات یاد رکھنی چاہیے کہ اسرائیل کو فلسطین میں عالمی طاقتوں نے بٹھایا تھا اس لیے اسرائیل کے خلاف جنگ دراصل عالمی طاقتوں کے خلاف تھی، اس لیے اسرائیل کو عالمی طاقتوں کی پشت پناہی حاصل تھی۔ اس حقیقت کو سمجھنے کے بعد مصر اور اردن نے اسرائیل فلسطین تنازعہ سے خود کو الگ کر لیا۔ دوسری جنگ عظیم کے دوران جاپان مشرق بعید میں ایک مضبوط ملک تھا اور اس نے بہت سے جزیرے فتح کر لیے تھے لیکن جاپان کے دو شہروں پر امریکا نے ایٹم بم برسائے تو جاپان کو امریکا کی طاقت کا اندازہ ہو گیا۔ بدلہ لینے کے بجائے جاپان نے اپنی توانائی اور وقت اپنی قوم کی تعمیر نو میں صرف کیا۔ آج جاپان ایک ترقی یافتہ ملک ہے۔ اسرائیل کے خلاف چار بار شکست کھانے کے بعد مسلم ممالک کا اسرائیل کے خلاف جنگ جاری رہی۔ 1979ء کے ایران کے انقلاب کے بعد ایران نے اسرائیل اور امریکہ کے خلاف دشمنی کا اعلان کیا۔ انقلاب کے پہلے شاہ کے دور میں ایران کا اسرائیل سے کوئی تنازعہ نہیں تھا۔ ایران اور امریکہ کا تعلقات دوستانہ تھا، لیکن انقلاب کے بعد ایران نے حزب اللہ اور حماس کے ذریعے اسرائیل کے خلاف پراکسی وار (بلاواسطہ جنگ) چھیڑ دی اور ایک بار پھر مشرق وسطیٰ کا خطہ جنگی علاقہ بن گیا۔ پہلی جنگ عظیم میں برطانیہ کے ہاتھوں شکست کھانے کے بعد ترکی 29 اکتوبر 1923ء کو جمہوریہ ترکی بنا اور 3 مارچ 1924ء کو خلافت کا خاتمہ کر دیا، جنگ کے بعد ترکی اسرائیل فلسطین تنازعہ سے دور رہا اور سپر پاورز کے ساتھ محاذ آرائی سے گریز کیا۔ عالمی طاقتوں کے ہاتھوں سلطنت عثمانیہ کی تقسیم کا بدلہ لینے کے بجائے ترکی کمال اتاترک کی قیادت میں قوم کی تعمیر نو میں مصروف ہو گیا۔ مشرق وسطیٰ کے بعد برصغیر پاک و ہند کشیدگی اور تناؤ کا مرکز بنا اور اسے پاکستان نے خود بنایا۔ ہندوستان اور پاکستان دونوں 1947ء میں آزاد ہوئے لیکن اپنی قوم کو مضبوط کرنے اور ملک کی تعمیر کرنے کے بجائے پاکستان نے کشمیر میں انتہا پسندی کو ہوا دی اور کشمیر کو ہندوستان سے الگ کرنے کے لیے ہندوستان کے ساتھ جنگیں لڑیں جس میں اسے کوئی کامیابی حاصل نہیں ہوئی۔ پاکستان نے ہمارے ملک میں دہشت گردی کے بہت سے واقعات کو انجام دیا، جن میں پاکستان کی لشکر طیبہ کی طرف سے کیا گیا 26/11 ممبئی حملہ کوئی نہیں بھلا سکتا، اور اپنے مجاہدین کو غزوۂ ہند کے لیے اکسایا۔ پاکستان کی ان گھٹیا حرکتوں کی وجہ سے ہندوستانی مسلمانوں کو بہت نقصان اٹھانا پڑتا ہے، بہت کچھ سننا پڑتا ہے۔ خلاصتہ یہ ہے کہ مسلمانوں کے غلبہ کا دور ختم ہو چکا ہے۔ ہماری جگہ سپر پاورز نے لے لی ہے۔ ہم دوسروں کو اپنی شرائط پر عمل کرنے پر مجبور کرنے کی پوزیشن میں نہیں ہیں۔ ہماری فلاح جنگ سے بچنے میں ہے۔ اس سے پہلے کہ ہم دشمن قوموں کے خلاف اقدام کریں، ہمیں ان کے خلاف اقدام کے نتائج کا اندازہ لگا لینا چاہیے۔ اگر سپر پاورز کے خلاف فتح یقینی ہے، یا فتح کا غالب امکان ہے، تو ہمیں ان کے ظلم، و عدوان کے خلاف جنگ کرنا چاہیے، لیکن اگر فتح کا امکان نہیں ہے، تو بہتر ہے کہ صلح کر لیں۔ جب ہم کمزور ہیں تو ہمیں اپنی حفاظت کرنی ہے، ہمیں مہلت طلب کرنا ہے، ہمیں امن کا وقفہ لینا ہے اور ہمیں تعمیر کرنا ہے۔ امریکہ 3 ستمبر 1783ء کو برطانیہ سے آزادی حاصل کی۔ آزادی کے بعد امریکہ ایک سو سال سے زائد عرصے تک بین الاقوامی سیاست سے دور رہا۔ یورپی طاقتیں آپس میں جنگ لڑ رہی تھیں، لیکن امریکہ کسی متحارب قوم کا نہ دوست تھا نہ دشمن۔ یورپ کی جنگوں سے خود کو الگ رکھ کر امریکہ خود کو تعمیر کرتا رہا اور اسے تمام پہلوؤں سے مضبوط کرتا رہا۔ پھر دو عظیم جنگوں کے دوران امریکہ ایک مضبوط اور طاقتور ملک کے طور پر ابھرا، اور اپنی اہلیت اور قابلیت کے بل بوتے ایک سپر پاور ملک بن گیا۔

رابطہ:9968012976

☆☆☆

گائے کے نام پر نفرت کی سیاست بے نقاب!

محمد فرقان
(ڈائریکٹر مرکز تحفظ اسلام ہند)

ہندوستان میں گائے کا مسئلہ اب محض ایک مذہبی علامت یا جانور کا مسئلہ نہیں رہا بلکہ یہ گزشتہ کئی دہائیوں سے سیاست، سماج، معیشت اور فرقہ وارانہ تعلقات کے درمیان ایک نہایت حساس اور پیچیدہ تنازع کی شکل اختیار کر چکا ہے۔ آزادی کے بعد مختلف ریاستوں میں گاؤ کشی کے تعلق سے الگ الگ قوانین بنائے گئے، مگر وقت گزرنے کے ساتھ یہ مسئلہ قانونی دائرے سے نکل کر سیاسی جذبات انگیزی، مذہبی اشتعال اور ووٹ بینک کی سیاست کا سب سے مؤثر ہتھیار بنتا چلا گیا۔ آج صورت حال یہ ہے کہ گائے کے نام پر نہ صرف معاشرے میں خوف، بے اعتمادی اور نفرت کی فضا پیدا ہوئی بلکہ بے شمار بے گناہ افراد بالخصوص مسلمان ہجومی تشدد یعنی ماب لنچنگ کا شکار بھی ہوئے۔ کئی لوگوں کو صرف شبہ کی بنیاد پر قتل کر دیا گیا، بعض کو گائے لے جانے کے الزام میں مارا گیا، کچھ کو بیف رکھنے کے شبہ میں ہجوم کے حوالے کر دیا گیا۔ یہ واقعات نہ صرف ہندوستان کے آئین اور قانون کی توہین ہیں بلکہ ملک کی مشترکہ تہذیب اور سماجی ہم آہنگی پر بھی ایک گہرا سوالیہ نشان ہیں۔ ایسے ماحول میں جمعیۃ علماء ہند کے صدر مولانا ارشد مدنی کی جانب سے گائے کو قومی جانور قرار دینے کا مطالبہ دراصل ایک سنجیدہ، حقیقت پسندانہ اور دوراندیش تجویز کے طور پر سامنے آتا ہے۔ مولانا مدنی کا یہ موقف صرف ایک مذہبی یا سیاسی بیان نہیں بلکہ اس مسئلے کے مستقل حل کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ انہوں نے یہ واضح پیغام دیا ہے کہ اگر حکومت واقعی گائے سے وابستہ ہندو مذہبی جذبات کے تحفظ میں سنجیدہ ہے تو پھر اسے محض انتخابی نعرہ بنانے کے بجائے قومی سطح پر واضح قانونی حیثیت دینی چاہیے تاکہ گائے کے نام پر نفرت، تشدد اور سیاست کا بازار ہمیشہ کے لیے بند ہو سکے۔ حال ہی میں مغربی بنگال کی نومنتخب بی جے پی حکومت نے بقرعید سے قبل WEST BENGAL ANIMAL SLAUGHTER CONTROL ACT, 1950 دوبارہ نافذ کیا۔ اس سلسلے میں حکومت اور میڈیا کے ایک بڑے طبقے نے اس طرح تاثر دینے کی کوشش کی جیسے ریاست میں گائے کے ذبیحہ پر مکمل پابندی عائد کر دی گئی ہو، جبکہ اگر قانون کی دفعات کا غیر جانبدارانہ مطالعہ کیا جائے تو حقیقت اس کے برعکس نظر آتی ہے۔ اس قانون میں واضح طور پر کہا گیا ہے کہ اگر جانور چودہ سال سے زیادہ عمر کا ہو جائے اور وہ کام کرنے یا نسل بڑھانے کے قابل نہ رہے، یا بڑھاپے، چوٹ، جسمانی نقص یا کسی لاعلاج بیماری کی وجہ سے مستقل طور پر ناکارہ ہو جائے تو اس کے ذبیحہ کی اجازت دی جا سکتی ہے۔ یعنی قانون خود اس بات کو تسلیم کرتا ہے کہ مخصوص حالات میں گائے کے ذبیحہ کی گنجائش موجود ہے۔ درحقیقت یہی وہ بنیادی سوال ہے جو موجودہ سیاست اور نعروں کے پیچھے موجود دوہرے معیار کو بے نقاب کرتا ہے۔ ایک طرف عوامی جلسوں، انتخابی ریلیوں اور ٹی وی مباحثوں میں گائے کے نام پر جذبات بھڑکائے جاتے ہیں، ہندو سماج کو یہ احساس دلایا جاتا ہے کہ گویا ان کے مذہب کو خطرہ لاحق ہے، جبکہ دوسری طرف انہی حکومتوں کے قوانین میں ایسی شقیں موجود ہیں جو مخصوص حالات میں ذبیحہ کی اجازت دیتی ہیں۔ اگر مقصد واقعی ہندوؤں کے مذہبی جذبات کا تحفظ ہوتا تو پورے ملک میں گائے کے ذبیحہ کے تعلق سے ایک واضح اور یکساں قانون نافذ کیا جاتا، مگر ایسا نہیں کیا گیا۔ یہی وجہ ہے کہ مولانا ارشد مدنی کا مطالبہ دراصل اس سیاسی منافقت کو چیلنج کرتا دکھائی دیتا ہے۔ مولانا مدنی کے بیان کی سب سے بڑی اہمیت یہ ہے کہ اس سے گائے کے نام پر ہندو سماج کو بھڑکانے اور مسلمانوں کے خلاف نفرت پیدا کرنے کی سیاست کمزور ہوتی نظر آ رہی ہے۔ برسوں سے گائے کو ایک سیاسی ہتھیار کے طور پر استعمال کیا جاتا رہا تاکہ سماج میں تقسیم پیدا ہو اور انتخابات میں فائدہ حاصل کیا جا سکے۔ جب بھی سیاسی ماحول کمزور پڑتا ہے تو گائے، مذہب اور جذباتی نعروں کو دوبارہ سامنے لایا جاتا ہے۔ مگر مولانا مدنی نے نہایت حکمت کے ساتھ یہ سوال کھڑا کر دیا کہ اگر گائے واقعی ہندو سماج کیلئے اتنی اہم اور قابل احترام ہے تو پھر حکومت اسے قومی جانور کیوں نہیں قرار دیتی؟ اس سوال نے پوری بحث کا رخ بدل دیا ہے۔ اب سوال مسلمانوں پر نہیں بلکہ حکومت کی نیت اور پالیسی پر اٹھ رہا ہے، جنہوں نے اسی گائے کے نام پر ہندوؤں سے ووٹ حاصل کیا ہے۔ یہ حقیقت بھی قابل غور ہے کہ موجودہ حکومت کو اقتدار میں آئے ایک دہائی سے زیادہ عرصہ ہو چکا ہے۔ اگر واقعی گائے کے تحفظ کا مسئلہ ان کی اولین ترجیح ہوتا تو اب تک اسے قومی جانور قرار دیا جا چکا ہوتا۔ ہندوستان میں قومی جانور، قومی پرندہ اور قومی پھول جیسے اعزازات پہلے سے موجود ہیں، پھر گائے کو اس فہرست میں شامل کرنے میں آخر رکاوٹ کیا ہے؟ اس سوال کا جواب یہی معلوم ہوتا ہے کہ گائے کو مستقل قانونی تحفظ دینے کے بجائے اسے ایک سیاسی موضوع بنا کر رکھنا زیادہ فائدہ مند سمجھا جاتا ہے تاکہ وقتاً فوقتاً اس کے نام پر سماجی تقسیم پیدا کی جا سکے۔ سپریم کورٹ بھی مختلف مقدمات میں یہ واضح کر چکی ہے کہ گاؤ کشی سے متعلق قوانین ریاستی حکومتوں کے دائرۂ اختیار میں آتے ہیں۔ اس کا نتیجہ یہ ہے کہ ایک ریاست میں جو عمل جرم سمجھا جاتا ہے، دوسری ریاست میں وہی عمل قانونی دائرے میں آ جاتا ہے۔ یہی قانونی تضاد عوام میں بے چینی اور کنفیوژن پیدا کرتا ہے۔ مولانا مدنی اسی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ اگر ملک میں یکساں سول قانون کی بات کی جاتی ہے تو پھر گائے کے مسئلے پر بھی واضح اور غیر مبہم پالیسی ہونی چاہیے۔ اس مسئلے کا ایک اہم معاشی پہلو بھی ہے جسے جان بوجھ کر نظرانداز کر دیا جاتا ہے۔ مغربی بنگال اور دیگر ریاستوں کے دیہی علاقوں میں ایک بڑی تعداد ایسے ہندو خاندانوں کی ہے جو بقرعید کے موقع پر گایوں کی خرید و فروخت سے اپنی سالانہ آمدنی کا بڑا حصہ حاصل کرتے ہیں۔ یہ لوگ بینکوں سے قرض لے کر جانور خریدتے، انہیں پالتے اور پھر عیدالاضحیٰ کے موقع پر قربانی کیلئے مسلمانوں کو فروخت کرتے ہیں۔ اس کاروبار سے حاصل ہونے والی رقم ان کے بچوں کی تعلیم، گھر کے اخراجات اور بیٹیوں کی شادی جیسے اہم معاملات میں استعمال ہوتی ہے۔ مگر جب سیاسی ماحول اچانک تبدیل کیا جاتا ہے، میڈیا میں خوف پیدا کیا جاتا ہے اور گائے کے کاروبار کو مشکوک بنا دیا جاتا ہے تو سب سے زیادہ نقصان انہی غریب اور متوسط طبقے کے لوگوں کو اٹھانا پڑتا ہے۔ مولانا ارشد مدنی کے بیان کے بعد ملک کے مختلف حصوں سے اس سلسلے میں نئی آوازیں اٹھنا شروع ہو گئیں۔ ایک طرف بڑی تعداد میں مسلمانوں نے از خود گائے کی قربانی سے احتیاط اور پرہیز اختیار کرنا شروع کر دیا تاکہ فرقہ وارانہ کشیدگی اور نفرت کے ماحول کو مزید ہوا نہ ملے، تو دوسری طرف اس کے معاشی اثرات بھی نمایاں ہونے لگے۔ کئی ریاستوں خصوصاً دیہی علاقوں میں غریب ہندو کسان اور مویشی پالنے والے شدید پریشانی کا شکار نظر آئے۔ جانوروں کی منڈیوں میں گائیں کھڑی رہ گئیں، خریدار کم ہو گئے اور وہ کسان جو سال بھر گائیں پال کر بقرعید کے موقع پر انہیں فروخت کر کے اپنے قرض ادا کرتے تھے، آج بے بسی کے عالم میں دکھائی دے رہے ہیں۔ کئی مقامات پر کسانوں نے کھل کر کہا کہ اگر یہی صورت حال رہی تو ان کا روزگار تباہ ہو جائے گا اور ان کے خاندان معاشی بحران کا شکار ہو جائیں گے۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ اب خود ہندو سماج کے مختلف طبقات اس مسئلے پر سوال اٹھا رہے ہیں اور متعدد ہندو مذہبی و سماجی رہنماؤں نے بھی مولانا ارشد مدنی کے موقف کی تائید کی ہے کہ اگر واقعی گائے کے احترام کا معاملہ ہے تو حکومت کو واضح اور دوٹوک پالیسی اختیار کرنی چاہیے۔ مگر حکومت اب تک خاموش نظر آ رہی ہے، جس سے یہ تاثر مزید مضبوط ہوتا جا رہا ہے کہ مسئلہ گائے کے احترام کا کم اور اس کے نام پر نفرت اور سیاسی فائدہ حاصل کرنے کا زیادہ ہے۔ یہ بھی ایک تلخ حقیقت ہے کہ گائے کے نام پر سیاست کرنے والے حلقے کبھی ان آوارہ گایوں کی بات نہیں کرتے جو سڑکوں پر بھوک اور بیماری کا شکار ہیں۔ کسان اپنی فصلیں بچانے کے لیے پریشان ہیں، گاؤ شالاؤں کی حالت کئی جگہ انتہائی خراب ہے، مگر ان مسائل پر سنجیدہ توجہ نہیں دی جاتی۔ اگر واقعی گائے سے محبت ہوتی تو اس کے تحفظ، خوراک، علاج اور دیکھ بھال کے لیے قومی سطح پر مضبوط نظام بنایا جاتا، نہ کہ صرف انتخابی جلسوں میں جذباتی نعرے لگائے جاتے۔ مولانا ارشد مدنی کا موقف دراصل ہندوستان کی مشترکہ تہذیب، مذہبی رواداری اور آئینی فکر کی عکاسی کرتا ہے۔ انہوں نے نہ تصادم کی زبان استعمال کی، نہ اشتعال انگیزی کی، بلکہ ایک ایسا حل پیش کیا جو فرقہ وارانہ کشیدگی کو کم کر سکتا ہے۔ ان کے اس بیان نے یہ بھی واضح کر دیا کہ مسلمان اس مسئلے کو تصادم کے بجائے مکالمہ، قانون اور باہمی احترام کے ذریعے حل کرنا چاہتے ہیں۔ آج اصل سوال مسلمانوں، قربانی یا گاؤ کشی کا نہیں بلکہ حکومت کی نیت اور پالیسی کا ہے۔ اگر گائے واقعی عقیدت اور احترام کا موضوع ہے تو پھر حکومت کو چاہیے کہ وہ سیاسی نعروں اور جذباتی تقاریر سے آگے بڑھ کر اسے فوری طور پر قومی جانور قرار دے اور پورے ملک میں اس کے تحفظ کے لیے ایک واضح، منصفانہ اور یکساں قانون نافذ کرے، تاکہ گائے کے نام پر جاری نفرت، ہجومی تشدد، ماب لنچنگ اور فرقہ وارانہ سیاست کا ہمیشہ کے لیے خاتمہ ہو سکے۔ لیکن اگر ایسا نہیں کیا جاتا تو پھر یہ ماننے کے سوا کوئی چارہ باقی نہیں رہتا کہ گائے کا نام محض سیاسی فائدے، انتخابی کامیابی، ووٹ بینک کی سیاست اور سماج میں نفرت پھیلانے کے لیے استعمال کیا جاتا رہا ہے۔ مولانا ارشد مدنی نے اپنے ایک مطالبے سے اس پوری سیاست کو آئینہ دکھا دیا ہے۔ انہوں نے اس حساس مسئلے کو تصادم، اشتعال اور نفرت کے بجائے قانون، انصاف، قومی یکجہتی اور باہمی احترام کے تناظر میں دیکھنے کی دعوت دی ہے۔ ان کے موقف نے اس بحث کا رخ بدل دیا ہے اور اب سوال مسلمانوں پر نہیں بلکہ حکومت کی نیت، پالیسی اور دوہرے معیار پر اٹھ رہا ہے۔ آج ہندوستان کو ایسے بیانات اور اقدامات کی ضرورت ہے جو نفرت نہیں بلکہ اعتماد پیدا کریں، تقسیم نہیں بلکہ اتحاد کو فروغ دیں۔ گائے کے نام پر جاری سیاسی اشتعال انگیزی اور سماجی نفرت نے ملک کی جمہوری روح، مشترکہ تہذیب اور سماجی ہم آہنگی کو شدید نقصان پہنچایا ہے۔ اب وقت آ گیا ہے کہ اس مسئلے کو جذباتی نعروں اور سیاسی مفادات سے اوپر اٹھ کر انصاف، آئین اور قومی مفاد کے تناظر میں حل کیا جائے۔ فیصلہ اب حکومت کو کرنا ہے کہ آیا وہ واقعی گائے کو احترام کے تحفظ میں سنجیدہ ہے یا پھر اسے ہمیشہ کی طرح نفرت اور ووٹوں کی سیاست کا ذریعہ بنائے رکھنا چاہتی ہے۔ ہندوستان کے عوام بھی اس سوال کا جواب جاننا چاہتے ہیں اور تاریخ بھی اسی جواب کی منتظر ہے، کیونکہ اگر آج بھی اس حساس مسئلے کو سیاسی مفادات کی بھینٹ چڑھایا گیا تو آنے والی نسلیں اور تاریخ کبھی معاف نہیں کرے گی۔

رابطہ:8495087865
mdfurqan7865@gmail.com

ملک کو اب ایک تعلیم یافتہ وزیرِ اعظم کی ضرورت: کیجریوال

نئی دہلی، 30 مئی (یواین آئی) عام آدمی پارٹی نے قومی اہلیت و داخلہ امتحان (نیٹ) پیپر لیک پر روک لگانے کے لیے اٹھائے جانے والے غیر موثر اقدامات کے لئے مرکزی حکومت کو نشانہ بناتے ہوئے کہا کہ یقینی طور پر اب ملک کو ایک تعلیم یافتہ وزیر اعظم کی ضرورت ہے۔

پارٹی کے قومی کنوینر اروند کیجریوال نے پرچہ لیک اور اسے روکنے کے لیے کیے جانے والے غیر موثر اقدامات کے لئے مرکزی حکومت پر تنقید کرتے ہوئے کہا کہ یقینی طور پر اب ملک کو ایک تعلیم یافتہ وزیر اعظم کی ضرورت ہے۔ موجودہ مرکزی حکومت نیٹ پیپر لیک کی اصل وجوہات تک پہنچنے کے بجائے ان بڑھوں جیسی باتیں کر رہی ہے۔ حکومت کا کہنا ہے کہ نیٹ میں پیپر لیک روکنے کے لئے فضائیہ کے طیارے استعمال کیے جائیں گے۔ کیا اس سے پیپر لیک رکے گا؟ انہوں نے کہا کہ حقیقت تو یہ ہے کہ پیپر لیک روکنے کی حکومت کی نیت ہی نہیں ہے۔ آج ملک کا تعلیمی نظام مکمل طور پر مافیا کے شکنجے میں آ چکا ہے اور اگر اس نظام کو درست کرنا ہے تو سب کو مل کر کچھ کرنا ہوگا۔

مسٹر کیجریوال نے ہفتہ کے روز ایک ویڈیو پیغام میں کہا کہ وہ خود آئی آئی ٹی سے انجینئر ہیں اور تعلیم کی اہمیت کو اچھی طرح سمجھتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ جب تک ہر بچے کو معیاری تعلیم نہیں ملے گی، ملک ترقی نہیں کر سکتا۔ جمعہ کو ہمارے ملک کی حکومت نے اعلان کیا ہے کہ اب نیٹ کے پیپر کو لیک ہونے سے بچانے کے لئے ایئر فورس کے جہاز اور ایئر فورس کے بلٹ پروف ٹرکوں سے اسے ٹرانسپورٹ کریں گے۔ کیا یہ مزاق بنا رکھا ہے۔ کیا ہمیں بے وقوف سمجھا جا رہا ہے۔ مسٹر کیجریوال نے کہا کہ پوری دنیا میں اتنے بڑے بڑے پیپر ہوتے ہیں، لیکن کیا کہیں سنا ہے کہ ایئر فورس سے انہیں ٹرانسپورٹ کیا جاتا ہے۔ کیا کہیں اس قسم کی نوٹنکی سنی ہے۔ اس حکومت کو صرف اور صرف نوٹنکی کرنی آتی ہے۔ یہ دیکھنے کے لئے کہ ہم نے کتنا بڑا اقدم اٹھالیا ہے۔ پیپر لیک ہونے سے بچانے کے لئے ہم یہ سب کر رہے ہیں۔ نظام کو درست کرنے کا حکومت کا کوئی ارادہ نہیں ہے۔ اگر کوئی اچھی نیت والی حکومت ہوتی، تو وہ دیکھتی کی لیک کہاں سے ہو رہا ہے اور پلگ کرتی۔

سی یو ای ٹی (یو جی) 2026: تکنیکی خرابی کے باعث بعض مراکز پر امتحان میں تاخیر

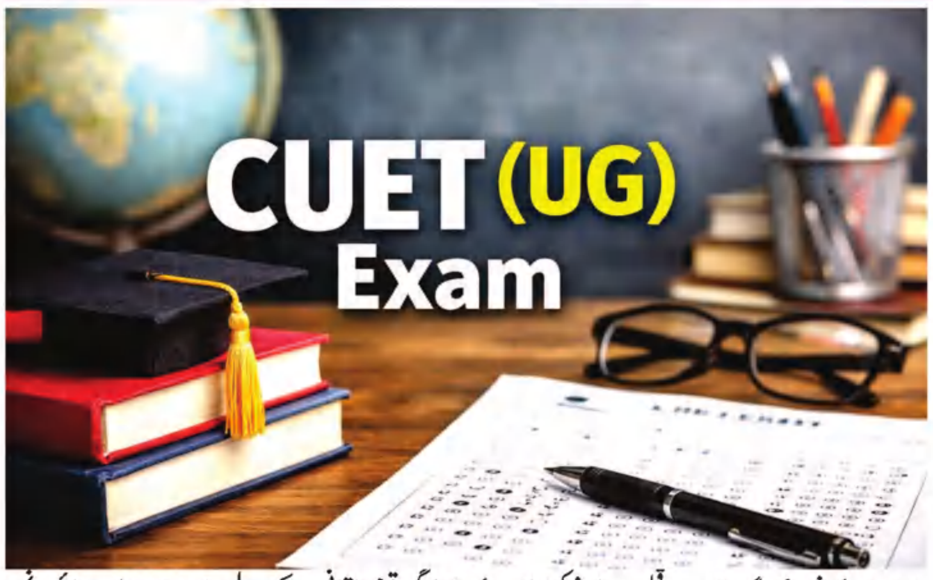

نئی دہلی، 30 مئی (یواین آئی) نیشنل ٹیسٹنگ ایجنسی (این ٹی اے) نے کہا ہے کہ کامن یونیورسٹی انٹرنس ٹیسٹ (سی یو ای ٹی-یو جی) 2026 کے دوران آج بعض امتحانی مراکز پر تکنیکی خرابی کے باعث امتحان کے آغاز میں تاخیر ہوئی۔ این ٹی اے کے مطابق امتحان کے انعقاد سے وابستہ کمپنی ٹی سی ایس نے اپنی سطح پر آئی تکنیکی خرابی کی اطلاع دی تھی۔ این ٹی اے نے آج سوشل میڈیا پر جاری بیان میں کہا کہ مسئلے کو حل کر لیا گیا ہے اور اس بات کو یقینی بنایا جا رہا ہے کہ کسی بھی امیدوار کو نقصان نہ پہنچے۔ اسی لیے متاثرہ مراکز پر امیدواروں کو سوالات حل کرنے کے لیے مکمل مقررہ وقت فراہم کیا جا رہا ہے۔ انہوں نے دوپہر کے سیشن کے لیے نظرِ ثانی شدہ شیڈول بھی جاری کیا ہے۔ نئے پروگرام کے مطابق امیدواروں کی رپورٹنگ اور داخلے کا عمل دوپہر 2:30 بجے سے شروع ہوگا، جبکہ امتحان اب شام 4:00 بجے شروع ہوگا۔ اس سے قبل امتحان کا وقت شام 3:00 بجے مقرر تھا۔ این ٹی اے نے واضح کیا کہ صبح کے سیشن کے امیدواروں کو بھی امتحان کی مکمل وقت فراہم کیا گیا ہے اور انہیں مقررہ وقت مکمل ہونے کے بعد ہی امتحانی مرکز سے باہر جانے کی اجازت دی جائے گی۔ قومی امتحانی ایجنسی نے طلبہ اور والدین کو پیش آنے والی دشواری پر افسوس کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ امتحان کی شفافیت اور امیدواروں کے مفادات کا تحفظ اس کی اولین ترجیح ہے۔ این ٹی اے نے کہا کہ کسی بھی مدد یا معلومات کے لیے امیدوار ہیلپ لائن نمبر 91-11-40759000 پر رابطہ کر سکتے ہیں یا cuet-ug@nta.ac.in پر ای میل بھیج سکتے ہیں۔ سی یو ای ٹی (یو جی) سے متعلق تازہ ترین معلومات سرکاری ویب سائٹ پر دستیاب ہیں۔

دورنتو ایکسپریس میں غذائی تحفظ اور صفائی کے سنگین خلاف ورزی پر آئی آر سی ٹی سی کو نوٹس

نئی دہلی، 30 مئی (یواین آئی) انڈین فوڈ سیفٹی اینڈ اسٹینڈرڈز اتھارٹی (ایف ایس ایس اے آئی) نے سوشل میڈیا پر وائرل ویڈیو کا سخت نوٹس لیتے ہوئے لوک مانیہ تلک ٹرمینس (ایل ٹی ٹی) سے ارنا کولم دورنتو ایکسپریس (ٹرین نمبر 12223) میں آن بورڈ کیٹرنگ خدمات کے دوران صفائی اور غذائی تحفظ کے معیارات کی سنگین خلاف ورزی کے معاملے میں انڈین ریلوے کیٹرنگ اینڈ ٹورزم کارپوریشن (آئی آر سی ٹی سی) کو نوٹس جاری کیا ہے۔

وائرل ویڈیو میں صفائی کے تمام لازمی اصولوں کی کھلی خلاف ورزی دیکھی گئی۔ ویڈیو میں ٹرین کے اندر آن بورڈ کیٹرنگ خدمات کے لیے تعینات کیٹرنگ عملے یا کنٹریکٹ ملازمین کو ٹرین کے بیت الخلا میں کھانے کے برتن دھوتے ہوئے دکھایا گیا ہے۔ اتھارٹی کے مطابق یہ عمل انتہائی تشویشناک ہے اور غذائی تحفظ کے اصولوں کی سنگین خلاف ورزی ہے۔ اس قسم کی غفلت نہ صرف عوامی صحت کے لیے شدید خطرہ بن سکتی ہے بلکہ ریلوے کیٹرنگ خدمات پر صارفین کے اعتماد کو بھی بری طرح متاثر کر سکتی ہے۔ ایف ایس ایس اے آئی نے اس نوٹس کے ذریعے آئی آر سی ٹی سی سے ویڈیو میں دکھائے گئے واقعے کے بارے میں فوری حقائق پر مبنی وضاحت اور تبصرہ طلب کیا ہے۔ ساتھ ہی یہ بھی پوچھا گیا ہے کہ آیا مذکورہ ٹرین میں کیٹرنگ خدمات کسی ٹھیکیدار یا لائسنس یافتہ ادارے کے ذریعے چلائی جا رہی تھیں؟ اگر ہاں، تو متعلقہ ایف ایس ایس اے آئی لائسنس نمبر سمیت مکمل تفصیلات فراہم کی جائیں۔ اتھارٹی نے اس معاملے میں فوری اصلاحی اقدامات اور خلاف ورزی کے ذمہ دار ٹھیکیدار یا ملازمین کے خلاف کی گئی کارروائی کی تفصیل بھی طلب کی ہے۔ ایف ایس ایس اے آئی نے یہ وضاحت بھی مانگی ہے کہ آیا کیٹرنگ خدمات میں شامل فوڈ ہینڈلرز یا ملازمین نے 'فوڈ سیفٹی ٹریننگ اینڈ سرٹیفکیشن' کی تربیت حاصل کی ہے، اور اگر کی ہے تو اس کی نوعیت، درجہ بندی اور مدتِ معیاد سمیت مکمل معلومات فراہم کی جائیں۔

ایف ایس ایس اے آئی اس پورے معاملے پر گہری نظر رکھے ہوئے ہے۔ اتھارٹی نے خبردار کیا ہے کہ عوامی صحت کو خطرات سے بچانے کے لیے ریلوے کی تمام کیٹرنگ خدمات میں شیڈول 4- کے قواعد پر سختی سے عمل ضروری ہے۔ ان قانونی ہدایات پر عمل نہ کرنے یا کسی بھی قسم کی لاپروائی کی صورت میں فوڈ سیفٹی اینڈ اسٹینڈرڈز ایکٹ کے تحت سخت قانونی اور ضابطہ جاتی کارروائی کی جائے گی۔

میرٹھ کینٹونمنٹ بورڈ کا رکن تین لاکھ روپے رشوت لیتے ہوئے رنگے ہاتھوں گرفتار

نئی دہلی، 30 مئی (یواین آئی) مرکزی بیورو برائے تحقیقات (سی بی آئی) نے رشوت خوری کے ایک معاملے میں اتر پردیش کے میرٹھ کینٹونمنٹ بورڈ کے ایک نامزد (نامینیٹڈ) رکن کو گرفتار کیا ہے۔ سی بی آئی نے ہفتے کے روز ایک پریس ریلیز جاری کرتے ہوئے بتایا کہ 29 مئی کو ملزم کے خلاف مقدمہ درج کیا گیا تھا اور اسی دن اس کی گرفتاری بھی عمل میں لائی گئی۔ میرٹھ کینٹونمنٹ بورڈ کے رکن پر الزام ہے کہ اس نے شکایت کنندہ کی والدہ کے نام پر چلنے والی ایک نجی (پرائیویٹ) فرم کے ٹینڈر کو بغیر کسی رکاوٹ کے جاری رکھنے کے عوض 3,00,000 روپے کی رشوت مانگی تھی۔ یہ ٹینڈر اتر پردیش کے میرٹھ کینٹ میں واقع گاندھی باغ کی پارکنگ، کینٹین اور انٹری فیس (داخلی فیس) سے متعلق تھا، جسے شکایت کنندہ خود سنبھال رہا تھا۔ معاملے کی شکایت موصول ہونے کے بعد، سی بی آئی نے 29 مئی کو جال بچھایا اور ملزم رکن کو شکایت کنندہ سے 3,00,000 روپے کی رشوت لیتے ہوئے رنگے ہاتھوں دبوچ لیا۔ معاملے کی تفتیش جاری ہے۔

کیرالہ میں 24 کلوگرام سے زائد منشیات کے ساتھ پانچ افراد گرفتار

نئی دہلی، 30 مئی (یواین آئی) ڈائریکٹوریٹ آف ریونیو انٹیلی جنس (ڈی آر آئی) نے کیرالہ میں چلائے جا رہے منشیات کی اسمگلنگ کے آپریشن چکرویوہ کے تحت ایک بڑی کارروائی میں 24 کلوگرام سے زیادہ منشیات ضبط کی ہے اور پانچ لوگوں کو گرفتار کیا ہے۔

وزارتِ خزانہ کی جانب سے ہفتے کے روز بتایا گیا کہ ڈی آر آئی کی کوچین یونٹ نے کوچی، ملاپورم اور تروانںت پورم میں مربوط کارروائیاں کرتے ہوئے میتھا کوالون، میتھامفیٹامین اور حشیش آئل جیسی ممنوعہ منشیات برآمد کیں۔ یہ منشیات غیر قانونی تقسیم اور اسمگلنگ کے مقصد سے بھیجی جا رہی تھیں۔ ڈی آر آئی نے تمام پانچ ملزمان کو این ڈی پی ایس ایکٹ، 1985 کے تحت گرفتار کیا ہے۔ ایجنسی کے مطابق یہ کارروائی بین الاقوامی اور ملکی سطح پر سرگرم منظم منشیات اسمگلنگ کے نیٹ ورک کو توڑنے کی سمت ایک اہم قدم ہے۔ اعداد و شمار کے مطابق، گزشتہ مالی سال میں ڈی آر آئی کی کوچین زونل یونٹ نے کیرالہ میں تقریباً 70.76 کروڑ روپے مالیت کی منشیات ضبط کی تھیں اور مختلف این ڈی پی ایس مقدمات میں 21 افراد کو گرفتار کیا تھا۔

ہندستانی معیشت کا منظرنامہ مضبوط، لیکن محتاط رہنے کی ضرورت: وزارتِ خزانہ

نئی دہلی، 30 مئی (یواین آئی) وزارت خزانہ نے جمعرات کو مختلف اشاریوں کے حوالے سے ہندستانی معیشت کے منظرنامے کو مضبوط قرار دیا، تاہم مغربی ایشیا کے بحران کے پیشِ نظر محتاط رہنے کی ضرورت پر بھی زور دیا ہے۔ وزارتِ خزانہ کی جانب سے ہفتہ کو جاری کی گئی ماہانہ رپورٹ کے مطابق خدمات کے شعبے کی برآمدات مضبوط ہیں، ملک کے پاس زرمبادلہ کے ذخائر وافر مقدار میں موجود ہیں اور مالیاتی منڈیوں میں استحکام برقرار ہے، جو ایک مضبوط بنیاد فراہم کرتا ہے۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے: "مستقبل قریب میں ملک کا (معاشی) منظرنامہ مضبوط ہے، لیکن احتیاط اور چوکسی ضروری ہے۔" عالمی حالات میں بڑھتے ہوئے چیلنجز کا ذکر کرتے ہوئے وزارت نے کہا کہ خام تیل کی قیمتیں بلند سطح پر برقرار ہیں، مالیاتی حالات منفی ہو رہے ہیں اور دنیا کی بڑی معیشتوں میں ترقی کی رفتار سست پڑ رہی ہے۔ یہ تمام عوامل ہندستانی معیشت کے لئے ناموافق ہیں۔

دفاعی اصلاحات، افواج کے باہمی تال میل اور آپریشن سندور کے لیے جنرل انیل چوہان کو یاد رکھا جائے گا

نئی دہلی، 30 مئی (یواین آئی) دفاعی شعبے میں اصلاحات، تینوں افواج کے درمیان تال میل اور انضمام کو فروغ دینے اور آپریشن سندور کی کامیاب قیادت میں اہم کردار ادا کرنے والے چیف آف ڈیفنس اسٹاف (سی ڈی ایس) جنرل انیل چوہان کی مدتِ ملازمت ہفتہ کو ختم ہو گئی۔ چیف آف ڈیفنس اسٹاف کے طور پر اپنی خدمات سمیت جنرل چوہان نے چار دہائیوں سے زائد عرصے تک ملک کی خدمت انجام دی۔ 31 مئی 2021 کو لیفٹیننٹ جنرل کے عہدے سے ریٹائرمنٹ کے بعد حکومت نے ایک بار پھر ان کی خدمات حاصل کرتے ہوئے انہیں ملک کا دوسرا چیف آف ڈیفنس اسٹاف مقرر کیا تھا۔ اس کے بعد جنرل انیل چوہان نے 30 ستمبر 2022 کو اپنے عہدے کا چارج سنبھالا۔ عہدہ چھوڑنے سے قبل جنرل چوہان نے قومی جنگی یادگار پر جا کر شہید فوجیوں کو خراجِ عقیدت پیش کیا۔ انہیں تینوں افواج کی جانب سے رسمی 'گارڈ آف آنر' بھی دیا گیا۔ اس کے ساتھ ہی ان کا شاندار فوجی کیریئر اختتام پذیر ہوا، جس کا آغاز 1981 میں ہندوستانی فوج میں کمیشن حاصل کرنے سے ہوا تھا۔ اپنے فوجی سفر کو یاد کرتے ہوئے جنرل چوہان نے اس موقع کو جذباتی اور اطمینان بخش قرار دیا۔ انہوں نے کہا کہ "تینوں افواج کی جانب سے گارڈ آف آنر کے ساتھ ریٹائر ہونا میرے لیے باعثِ فخر ہے۔ میں اس پر تینوں افواج اور ہیڈکوارٹر انٹیگریٹڈ ڈیفنس اسٹاف کا شکر گزار ہوں۔ گارڈ آف آنر کے اختتام کے ساتھ میں وردی میں اپنے ساتھیوں کو الوداع کہتا ہوں۔ میں نے ابھی جنگی یادگار پر آخری بار وردی میں پھول چڑھائے ہیں، یہ ان لوگوں کو خراجِ عقیدت ہے جنہوں نے فرض کی ادائیگی میں اپنی جان قربان کی۔ "فوجی زندگی سے شہری زندگی میں منتقلی پر انہوں نے کہا کہ "خراجِ عقیدت کے بعد دوستوں، رشتہ داروں اور خیر خواہوں نے میرا استقبال کیا، جو فوجی زندگی سے شہری زندگی میں میرے سفر کی علامت ہے۔ میرا دورِ ملازمت بہت اطمینان بخش اور بہترین رہا۔ "جنرل چوہان کو آنجہانی جنرل بپن راوت کے بعد چیف آف ڈیفنس اسٹاف مقرر کیا گیا تھا۔ ان کی تقرری اس لحاظ سے بھی اہم سمجھی جاتی ہے کہ وہ پہلے ریٹائرڈ تھری اسٹار افسر تھے جنہیں تینوں افواج کے اعلیٰ ترین عہدے کی ذمہ داری سونپی گئی۔ چیف آف ڈیفنس اسٹاف اور محکمۂ فوجی امور کے سکریٹری کی حیثیت سے انہیں بری، بحری اور فضائی افواج کے درمیان زیادہ ہم آہنگی اور انضمام کے حکومتی وژن کو آگے بڑھانے کی ذمہ داری دی گئی تھی۔

اپنے دورِ ملازمت کے دوران جنرل چوہان فوجی تبدیلیوں کے اہم معماروں میں شمار کیے گئے۔ انہوں نے طویل عرصے سے زیرِ غور 'انٹیگریٹڈ تھیٹر کمانڈ' کے منصوبے کو آگے بڑھایا، جس کا مقصد ایسی مشترکہ آپریشنل کمان بنانا تھا جو مستقبل کے تنازعات میں تینوں افواج کو زیادہ مؤثر ہم آہنگی کے ساتھ کام کرنے کے قابل بنا سکے۔ ان کی قیادت میں مجوزہ شمالی، مغربی اور بحری تھیٹر کمانڈز کا خاکہ عملی نفاذ کے قریب پہنچ گیا۔ اس کے علاوہ انہوں نے مشترکہ لاجسٹکس، مشترکہ خریداری کے نظام اور نیٹ ورک پر مبنی جنگی صلاحیتوں کے فروغ کی حمایت کی۔ انہوں نے مصنوعی ذہانت، سائبر جنگی نظام، خلائی وسائل، خودکار نظاموں اور ڈرون جیسی ابھرتی ہوئی ٹیکنالوجی کے استعمال کی مسلسل وکالت کی۔ جون 1981 میں 11 گورکھا رائفلز میں کمیشن حاصل کرنے کے بعد جنرل چوہان نے مختلف آپریشنل اور کمان عہدوں پر خدمات انجام دیں۔ انہوں نے 19 انفنٹری ڈویژن کی کمان سنبھالی، شمال مشرق میں اسٹریٹجک اہمیت رکھنے والی تھری کور کی قیادت کی اور بعد ازاں مشرقی کمان کے جنرل آفیسر کمانڈنگ اِن چیف کے طور پر چین اور میانمار کی سرحدوں پر ہندوستان کی آپریشنل تیاریوں کو مضبوط کیا۔ نمایاں خدمات کے اعتراف میں انہیں پرم وششٹ سیوا میڈل، اتم یدھ سیوا میڈل، اتی وششٹ سیوا میڈل، سینا میڈل اور وششٹ سیوا میڈل جیسے اعلیٰ اعزازات سے نوازا گیا۔ ان کے دور کی نمایاں آپریشنل کامیابی 'آپریشن سندور' رہی، جس نے ہندوستان کی مشترکہ فوجی صلاحیتوں کو اجاگر کیا۔ اس آپریشن میں بری، بحری اور فضائی افواج کے درمیان بہتر تال میل دیکھنے کو ملا اور انٹیگریٹڈ انٹیلی جنس، نگرانی اور کمان کے نظام کی مؤثریت نمایاں ہوئی۔ دفاعی ماہرین کے مطابق، آپریشن سندور فوجی انضمام اور مشترکہ آپریشنل نظریے کی عملی مثال تھا، جسے جنرل چوہان مسلسل فروغ دیتے رہے۔ اس آپریشن نے حقیقی وقت میں معلومات کے تبادلے، کثیر جہتی کارروائیوں اور مشترکہ فوجی منصوبہ بندی کی اہمیت کو مزید مضبوط کیا، جو اب ہندوستان کے بدلتے ہوئے دفاعی نظریے کا اہم حصہ بن چکے ہیں۔ گزشتہ برس ستمبر میں حکومت نے جنرل چوہان کی مدتِ ملازمت میں 30 مئی 2026 تک توسیع کی تھی تاکہ دفاعی اصلاحات اور فوجی انضمام کے منصوبوں میں تسلسل برقرار رہے۔ عہدہ چھوڑتے ہوئے جنرل چوہان ایک ایسی میراث چھوڑ کر جا رہے ہیں جو کسی ایک فوجی آپریشن سے کہیں زیادہ وسیع ہے۔ ان کے دور کو ملک کے اعلیٰ دفاعی انتظامی ڈھانچے میں اصلاحات، تینوں افواج کے درمیان تعاون کو مضبوط بنانے اور مستقبل کے لیے تیار، ٹیکنالوجی سے لیس فوجی نظام کی بنیاد رکھنے کے حوالے سے یاد رکھا جائے گا۔ حکومت نے ان کی جگہ ایک بار پھر ریٹائرڈ تھری اسٹار افسر لیفٹیننٹ جنرل این ایس راجا سبرامنی کو چیف آف ڈیفنس اسٹاف کی ذمہ داری سونپی ہے۔

آئی سی سی نے ڈاکٹر روس رواز کو نیا انڈیپینڈنٹ ڈائریکٹر مقرر کیا

دبئی، 30 مئی (یو این آئی): انٹرنیشنل کرکٹ کونسل (آئی سی سی) نے ڈاکٹر روس رواز کو تین سال کے لیے انڈیپینڈنٹ (آزاد) ڈائریکٹر مقرر کیا ہے، جس میں مزید تین سال کی توسیع کی جا سکتی ہے۔

ڈاکٹر رواز اس وقت 'اینگلین واٹر' اور 'یو کے کمپنیز ہاؤس' کی چیئرپرسن کے طور پر کام کر رہی ہیں۔ اپنے پورے کریئر کے دوران، ڈاکٹر رواز ایک فعال اور متحرک بورڈ ممبر رہی ہیں، انہوں نے سرکاری، تجارتی اور کمیونٹی کے شعبوں میں سائٹ وزٹ اور متعلقہ فریقین سے بات چیت کی ہے۔ گورننس، کارپوریٹ اسٹریٹجی اور آپریشنل اثرات کی ان کی گہری سمجھ، تنوع (ڈائیورسٹی) اور شمولیت کے تئیں ان کے عزم سے پوری ہوتی ہے، جس سے وہ آئی سی سی بورڈ کا ایک مضبوط حصہ بن گئی ہیں۔

آئی سی سی کے چیئرمین جے شاہ نے اس تقرری کا خیر مقدم کرتے ہوئے کہا کہ ڈاکٹر رواز کا بین الاقوامی قیادت کا تجربہ اور گورننس کی مہارت کونسل کے کام آئے گی۔ انہوں نے کہا، "جیسے جیسے کرکٹ دنیا بھر میں اپنی پہچان بنا رہا ہے اور میدان پر اور میدان کے باہر نئے مواقع تلاش کر رہا ہے، ان کی اسٹریٹجک سمجھ، آزاد نظریہ اور مضبوط گورننس کے لیے عزم بہت قیمتی ثابت ہوگا۔"

اپنے کارپوریٹ کردار کے علاوہ، ڈاکٹر رواز کمیونٹی اور تعلیمی کاموں میں بھی سرگرمی سے شامل رہی ہیں۔ انہوں نے نوجوان خواتین کو اسٹیم (ایس ٹی ای ایم) ایجوکیشن کے لیے فروغ دینے والے پروگراموں کی حمایت کی ہے، ساتھ ہی کئی فلاحی اور مقامی کمیونٹی پروجیکٹس میں بھی اپنا تعاون دیا ہے۔

اپنی تقرری پر ردعمل ظاہر کرتے ہوئے، ڈاکٹر رواز نے کہا کہ کھیل کے اس سنسنی خیز دور میں آئی سی سی بورڈ میں شامل ہونا ان کے لیے اعزاز کی بات ہے۔ انہوں نے کہا، "میں آئی سی سی چیئرمین، ساتھی بورڈ ممبران اور وسیع تر کرکٹ فیملی کے ساتھ مل کر کھیل کی مسلسل ترقی میں مدد کرنے کے لیے پرجوش ہوں۔ مضبوط گورننس، طویل مدتی سوچ اور فیصلے کرنے کا سب کو ساتھ لے کر چلنے والا طریقہ یہ یقینی بنانے کے لیے ضروری ہوگا کہ کرکٹ آگے بڑھتا رہے اور دنیا بھر میں آنے والی نسلوں کے لیے مواقع پیدا کرتا رہے۔

کھیت بچاؤ ابھیان یکم جون سے 30 جون تک ملک بھر میں چلے گا: چوہان

نئی دہلی، 30 مئی (یواین آئی) کھادوں کے متوازن استعمال، مٹی کی جانچ، نامیاتی کھاد کو فروغ دینے کے مقصد سے مرکزی وزارت زراعت کا 'کھیت بچاؤ ابھیان' یکم جون سے 30 جون تک ملک بھر میں چلے گا۔ مہم کا مقصد یہ ہے کہ کھیت بچیں، لاگت قابو میں رہے، مٹی بہتر ہو، کسان بیدار بنے اور گاؤں کی سطح پر زرعی ہندوستان کی نئی ثقافت پروان چڑھے۔ ایک سرکاری ریلیز میں ہفتہ کو یہ معلومات دی گئی۔ اس میں بتایا گیا ہے کہ مرکزی وزیر برائے زراعت و کسان فلاح اور دیہی ترقی شیوراج سنگھ چوہان نے "کھیت بچاؤ ابھیان" کو کھیت، کسان اور گاؤں کو جوڑنے والی ایک وسیع قومی مہم بنانے کا پیغام دیا ہے۔ اس مہم کی تیاری کے سلسلے میں مسٹر چوہان نے یہاں ایک اعلیٰ سطح کی میٹنگ کی صدارت کی اور مہم کی توجہ کھاد کے متوازن اور سمجھداری سے استعمال، موسم کے چیلنجوں کے پیش نظر کسانوں کو بروقت مشورے، پنچایت کی سطح پر سرگرم شرکت اور اسکیموں کے فوائد کو براہ راست گاؤں تک پہنچانے پر رکھنے کی بات کہی۔ مسٹر چوہان نے کہا کہ جون کے پورے مہینے چلنے والے 'کھیت بچاؤ ابھیان' کو موثر اور نتیجہ خیز بنانے کے لیے اس کی توجہ کھیت بچانے، لاگت کو متوازن کرنے اور کسانوں کو صحیح وقت پر صحیح رہنمائی فراہم کرنے پر ہونی چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ یہ مہم اوپر سے نیچے تک نہیں، بلکہ پنچایت سے لے کر ریاست اور مرکز تک مشترکہ شراکت داری کے ماڈل پر چلے گی۔ انہوں نے سب سے زیادہ زور اس بات پر دیا کہ کیمیائی کھادوں کے غیر متوازن استعمال کو کم کرنا مہم کا بنیادی مقصد ہوگا۔ کسانوں کو مٹی کی جانچ، متوازن اور صحیح مقدار میں کھاد اور دیگر زرعی مداخل کے استعمال کے بارے میں بیدار کرنے، ہری کھاد، نامیاتی اور حیاتیاتی مصنوعات کے استعمال کو بڑھانے اور مربوط غذائی اجزاء کے انتظام کے بارے میں بتانے کا ہدف رکھا گیا ہے۔ وزیر زراعت نے کہا کہ آنے والے وقت کے حوالے سے جو موسمی خدشات ظاہر کیے جا رہے ہیں، ان کے پیش نظر کسانوں کو عملی مشورے دیے جائیں گے کہ وہ کیا کریں اور کیا نہ کریں، کون سی فصل اگائیں، کہاں فصلوں میں تنوع اپنائیں اور کم پانی یا خطرے کی صورتحال میں کون سے متبادل بہتر رہیں گے۔ مہم کا مقصد صرف پیغام دینا نہیں ہے، بلکہ کھیت کی سطح پر کسان کو مخصوص صورتحال کے مطابق مشورہ دینا ہے۔ میٹنگ میں یہ بھی کہا گیا کہ پنچایت کی سطح پر اس مہم کو مضبوط بنیاد فراہم کی جائے گی۔ پنچایت کی سطح پر مشینوں کی تقسیم، اسکیموں کے فوائد اور جہاں ممکن ہو وہاں سرکاری پروگراموں کا براہ راست فائدہ بھی اسی مہم کے تحت جوڑا جائے گا۔

تاریخ میں آج کا دن

نئی دہلی، 30 مئی (یواین آئی) ہندوستانی اور عالمی تاریخ میں 31 مئی کے اہم واقعات درج ذیل ہیں:

1577 - مغل شہنشاہ جہانگیر کی بیوی نور جہاں (مہرالنسا) کی پیدائش ہوئی۔

1725 - ہندستان کی مالوا سلطنت کی مراٹھا ہولکر مہارانی اہلیا بائی ہولکر کی پیدائش ہوئی۔

1727 - فرانس، برطانیہ اور ہالینڈ نے پیرس معاہدے پر دستخط کیے۔

1759 - امریکہ کے شمال مشرقی صوبے پنسلوانیا میں تھیٹر کے تمام پروگراموں پر پابندی لگائی گئی۔

1774 - ہندستان میں پہلا ڈاک سروس آفس کھولا گیا۔

1843 - مراٹھی تھیٹر میں انقلاب لانے والے مشہور ڈرامہ نگار انا صاحب کرلوسکر کی پیدائش ہوئی۔

1878 - امریکی کانگریس نے ڈالر کے سرکولیشن کو گھٹایا۔

1878 - جرمنی کے لڑاکا جہاز ایس ایم ایس گروسر کرفرسٹ کے ڈوبنے سے 284 افراد ہلاک ہوئے۔

1889 - امریکہ کے پنسلوانیا میں واقع جنسٹان میں شدید سیلاب سے تقریبا 2209 افراد ہلاک ہوئے۔

1900 - لارڈ رابرٹس کی قیادت میں برطانوی فوجیوں نے جوھانسبرگ پر قبضہ کیا۔

1902 - آسٹریلیائی کرکٹ ٹیم ایزبیسٹن کے میدان پر انگلینڈ کے خلاف 36 رن پر آؤٹ ہوگئی۔ یہ آسٹریلیا کا سب سے کم اسکور تھا۔

1907 - امریکہ کے نیویارک شہر میں پہلی بار ٹیکسی سروس شروع کی گئی۔

1921 - انڈین نیشنل کانگریس کے پرچم کو منظور کیا گیا۔

1921 - جدید گجراتی شاعر، افسانہ اور نقاد سریش ہری پرساد جوشی کی پیدائش ہوئی۔

1929 - مکی ماؤس کا پہلا بولتا ہوا کارٹون 'کارنیوال کڈ' ریلیز ہوا۔

1935 - پاکستان کے کوئٹہ شہر میں زبردست زلزلے سے 50 ہزار سے زائد افراد ہلاک ہوئے۔

1957 - مشہور امریکی ڈرامہ نگار آرتھر ملر کو گناہ گار تحقیر پایا گیا۔

1959 - بدھ مذہبی رہنما دلائی لامہ کو تبت سے جلاوطنی کے بعد ہندستان میں پناہ دی گئی۔

1961 - جنوبی افریقہ جمہوریہ بنا۔

1964 - ممبئی (اس وقت بمبئی) میں الیکٹرک ٹرام آخری بار چلی۔

1974 - سابق سوویت یونین (یو ایس ایس آر) نے نیوکلیائی تجربہ کیا۔

1977 - ہندستانی فوج کی ایک ٹیم نے پہلی بار دنیا کے تیسری بلند ترین پہاڑ کچن چنگا کو سر کیا۔

1979 - زمبابوے نے آزادی کا اعلان کیا۔

1984 - امریکہ نے نیوادا تجربہ گاہ پر نیوکلیائی تجربہ کیا۔

1984 - ویسٹ انڈیز کے بلے باز ویوین رچرڈس نے انگلینڈ کے خلاف ایک روزہ میچ میں صرف 170 گیندوں پر 189 رن بنا کر ریکارڈ قائم کیا۔

1985 - گواٹے مالا نے اپنا نیا آئین بنایا۔

1994 - جنوبی افریقہ ناوابستہ تحریک کی 109 واں رکن ملک بنا۔

1996 - بن یامین نتن یاھو اسرائیل کے وزیر اعظم بنے۔

1996 - جے ایچ پٹیل نے کرناٹک کے وزیر اعلی کے عہدہ کا حلف لیا۔

1999 - کرشن پرساد بھٹرائی نے نیپال کے وزیر اعظم کے طور پر حلف برداری کی۔

2003 - مشہور موسیقار انل بسواس کا انتقال ہوا۔

2008 - دنیا کے سب سے تیز دوڑنے والے اسین بولٹ نے 100 میٹر دوڑ 9.72 سیکنڈ میں مکمل کر عالمی رکارڈ بنایا۔

2009 - معروف انگریزی اور ملیالم مصنفہ کملا داس کا انتقال ہو گیا۔

ٹرمپ دور میں آئیس نے 5 لاکھ افراد گرفتار کیے: وائٹ ہاؤس کی ویب سائٹ کا دعویٰ

واشنگٹن، 30 مئی (یو این آئی) وائٹ ہاؤس کی جانب سے متعارف کرائی گئی متنازع ویب سائٹ Aliens.gov نے دعویٰ کیا ہے کہ امریکی امیگریشن اینڈ کسٹمز انفورسمنٹ (آئی سی ای) نے ملک بھر کے تقریباً 12 ہزار شہروں اور قصبوں میں تقریباً 5 لاکھ افراد کو گرفتار کیا ہے۔ ویب سائٹ کے اپنے اعداد وشمار نے اس وقت نئی بحث چھیڑ دی جب یہ انکشاف سامنے آیا کہ گرفتار شدگان میں 700 سے زائد امریکی شہری بھی شامل ہیں۔ وائٹ ہاؤس نے 'وہ ہمارے درمیان چلتے پھرتے ہیں' کے عنوان سے ایک ویڈیو جاری کرنے کے بعد Aliens.gov ویب سائٹ لانچ کی، ابتداء میں سوشل میڈیا صارفین نے گمان کیا کہ شاید یہ یو ایف او یا خلائی مخلوق سے متعلق کوئی اعلان ہوگا، تاہم بعد میں واضح ہوا کہ ویب سائٹ دراصل ٹرمپ انتظامیہ کی امیگریشن پالیسیوں اور غیر قانونی تارکینِ وطن کے خلاف کارروائیوں کو اجاگر کرنے کے لیے بنائی گئی ہے ۔ ویب سائٹ کے مطابق امیگریشن اینڈ کسٹمز انفورسمنٹ نے ملک بھر میں لاکھوں افراد کو گرفتار کیا، لیکن ڈیٹا کا جائزہ لینے پر معلوم ہوا کہ کم از کم 715 مقامات پر گرفتار افراد میں امریکی شہری بھی شامل تھے، جبکہ 83 مقامات پر درج تمام گرفتار شدگان امریکی شہری تھے ، اس انکشاف کے بعد ناقدین نے ویب سائٹ کے اعداد وشمار اور طریقہ کار پر سوالات اٹھانا شروع کر دیے ہیں۔ ویب سائٹ میں مختلف شہروں کے ساتھ گرفتار شدگان کے مبینہ جرائم بھی درج کیے گئے ہیں، ہزاروں مقامات پر امیگریشن کی خلاف ورزی بنیادی الزام کے طور پر درج ہے جبکہ متعدد مقامات پر عوامی امن میں خلل جیسی خلاف ورزیاں بھی شامل کی گئی ہیں، تاہم پانچویں حصے سے زائد مقامات پر کسی قسم کے فوجداری الزامات کا اندراج ہی موجود نہیں۔ مزید حیران کن امر یہ ہے کہ امریکی علاقے پورٹو ریکو کو بعض مقامات پر الگ دائرۂ اختیار کے طور پر پیش کیا گیا ہے اور ایک جگہ اسے ان غیر ملکی علاقوں کی فہرست میں بھی شامل کر دیا گیا ہے جہاں سے گرفتار شدگان تعلق رکھتے تھے، حالانکہ پورٹو ریکو کے باشندے امریکی شہری ہوتے ہیں۔ بعد ازاں وائٹ ہاؤس نے وضاحت جاری کرتے ہوئے کہا کہ ویب سائٹ کا ڈیٹا محکمۂ ہوم لینڈ سیکیورٹی سے حاصل کیا گیا تھا اور ابتدائی مرحلے میں اس میں چند ایسے مقدمات بھی شامل ہو گئے تھے جو امیگریشن سے متعلق نہیں تھے ، وضاحت کے بعد ویب سائٹ کے ڈیٹا میں تبدیلی کی گئی اور گرفتاریوں کی تعداد میں 2 لاکھ 70 ہزار سے زائد کی کمی واقع ہوئی۔ دوسری جانب انسانی حقوق کے کارکنوں اور امیگریشن پالیسی پر نظر رکھنے والی تنظیموں نے دعویٰ کیا ہے کہ ٹرمپ انتظامیہ کی جانب سے صرف خطرناک مجرموں کے خلاف کارروائی کا مؤقف سرکاری اعداد وشمار سے مکمل طور پر ثابت نہیں ہوتا، مختلف تحقیقی رپورٹس کے مطابق حالیہ عرصے میں ایسے افراد کی گرفتاریوں میں بھی نمایاں اضافہ ہوا ہے جن کے خلاف کوئی فوجداری سزا موجود نہیں تھی، جبکہ 170 سے زائد امریکی شہری بھی امیگریشن حکام کی کارروائیوں کی زد میں آ چکے ہیں۔ تحقیقی جریدے وائرڈ نے اپنی رپورٹ میں دعویٰ کیا ہے کہ ویب سائٹ پر موجود انکاؤنٹر کاؤنٹر (Encounter Counter) بھی حقیقی اعداد وشمار کی عکاسی نہیں کرتا بلکہ یہ ایک مصنوعی شمارندہ (یعنی کاؤنٹر یا گننے والا) ہے جسے ویب سائٹ کے کوڈ کے ذریعے بڑھایا جاتا ہے ۔ رپورٹ کے مطابق اس میں دکھائی جانے والی تعداد سرکاری گرفتاریوں کے اعداد وشمار سے کئی گنا زیادہ ہے۔ ناقدین کے مطابق Aliens.gov امیگریشن کے مسئلے کو سیاسی رنگ دینے اور تارکینِ وطن کو غیر انسانی انداز میں پیش کرنے کی ایک کوشش ہے، جبکہ حامی حلقوں کا کہنا ہے کہ یہ ویب سائٹ امریکی عوام کو امیگریشن نفاذ کی کارروائیوں سے آگاہ کرنے کے لیے بنائی گئی ہے ، تاہم اس میں موجود تضادات اور متنازع اعداد وشمار نے اس کی ساکھ پر کئی سوالات کھڑے کردیے ہیں۔

اپسٹین فائلز: پام بونڈی کا ٹرمپ کے کردار سے متعلق سوالات کے جواب دینے سے انکار

واشنگٹن، 30 مئی (یو این آئی) سابق امریکی اٹارنی جنرل پام بونڈی نے کانگریس کے ارکان کی جانب سے صدر ٹرمپ کے اپسٹین فائلز کی اشاعت میں کردار سے متعلق سوالات کے جواب دینے سے انکار کر دیا۔ امریکی ایوانِ نمائندگان کی نگرانی کمیٹی کے سامنے تقریباً 4 گھنٹے طویل بند کمرہ اجلاس میں بونڈی نے محکمۂ انصاف کی جانب سے جیفری اپسٹین کیس کی فائلز جاری کرنے کے عمل کا دفاع کیا، تاہم صدر ٹرمپ کے ممکنہ کردار یا معلومات سے متعلق سوالات پر خاموش رہیں۔ اپنے ابتدائی بیان میں پام بونڈی نے کہا کہ اپسٹین فائلز کی اشاعت صدر ٹرمپ اور ان کی انتظامیہ کی ہدایت پر شفافیت اور انصاف کو یقینی بنانے کے لیے کی گئی۔ اپسٹین فائلز: 35 لاکھ صفحات پر مشتمل دستاویزات نیویارک میں نمائش کیلئے پیش ڈیموکریٹ رکنِ کانگریس ڈیومن نے اجلاس کے دوران صحافیوں سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ یہ پورا عمل ایک ڈھونگ ہے، وہ کسی سوال کا جواب نہیں دے رہیں۔ اسی طرح ورجینیا سے تعلق رکھنے والے رکنِ کانگریس جیمز واک انشو نے دعویٰ کیا ہے کہ جب میں نے پوچھا کہ آیا ٹرمپ کو اپسٹین کے جرائم کا پہلے سے علم تھا، تو بونڈی نے جواب دیا مجھے ان کے علم کی حد کے بارے میں یقین نہیں۔ اپسٹین کے مبینہ متاثرین میں شامل کئی خواتین بھی کانگریس کے باہر موجود تھیں، انہوں نے بونڈی اور قانون سازوں سے مطالبہ کیا کہ کیس کی تمام فائلز مکمل طور پر عوام کے سامنے لائی جائیں اور متاثرین کے حقوق کا تحفظ یقینی بنایا جائے۔ متاثرہ خاتون ڈینیئل بینسکی نے کہا کہ میں امید کرتی ہوں کہ وہ سیاست سے بالاتر ہو کر ہماری انسانیت کو بھی دیکھیں گی اور متاثرین کے لیے ہمدردی کا مظاہرہ کریں گی۔ پام بونڈی نے پہلے اپسٹین فائلز کی مکمل اشاعت کے اشارے دیے تھے ، تاہم بعد میں اس مؤقف سے پیچھے ہٹ گئی تھیں، جس کے بعد کانگریس نے فائلز کی اشاعت کو قانونی شکل دینے کے لیے قانون منظور کیا۔ اپسٹین فائلز کا اجرا، امریکی محکمۂ انصاف کے واچ ڈاگ کا تحقیقات کا اعلان اب ڈیموکریٹ ارکان کا الزام ہے کہ بونڈی اور محکمۂ انصاف اہم سوالات سے گریز کر رہے ہیں، جبکہ ریپبلکن قیادت کا کہنا ہے کہ فائلز کی اشاعت کے عمل میں قانون کی مکمل پابندی کی گئی ہے ۔ کمیٹی کے چیئرمین جیمز کومر نے کہا ہے کہ اگر پام بونڈی نے کانگریس کے سامنے غلط بیانی کی تو ان کے خلاف قانونی کارروائی ہو سکتی ہے، انٹرویو کا تحریری ریکارڈ بعد میں عوام کے لیے جاری کیا جائے گا۔ واضح رہے کہ جیفری اپسٹین پر کم عمر لڑکیوں کی جنسی اسمگلنگ اور استحصال کے سنگین الزامات تھے ، وہ 2019ء میں نیویارک کی جیل میں مقدمے کا سامنا کرنے سے قبل مردہ پائے گئے تھے ، سرکاری طور پر ان کی موت خودکشی قرار دی گئی تھی۔ صدر ٹرمپ ماضی میں اپسٹین کے ساتھ سماجی تقریبات میں نظر آتے رہے تھے، تاہم ٹرمپ کا مؤقف ہے کہ میں نے 2000ء کی دہائی کے آغاز میں ہی اپسٹین سے تعلقات ختم کر لیے تھے۔

☆☆

برطانیہ میں ریکارڈ توڑ گرمی میں پانی کیلیے قطاریں لگ گئیں

لندن، 30 مئی (یو این آئی) برطانیہ میں گرمی کے ستائے شہریوں کو پانی کی فراہمی میں کمی سے دہری پریشانی کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ خبر رساں ایجنسی رائٹرز کے مطابق ریکارڈ توڑ گرمی اور خشک موسم میں انگلینڈ کے کچھ حصے پانی کے بحران کا شکار ہیں۔ اس ہفتے ریکارڈ توڑ گرمی کی لہر کے دوران جنوب مشرقی انگلینڈ میں ہزاروں گھرانوں کو پانی دستیاب نہ ہو سکا یا کم پریشر کا سامنا کرنا پڑا، کیونکہ برطانیہ کے پرانے انفراسٹرکچر میں انتظامات کی کمی کی وجہ سے پانی کی ترسیل متاثر ہوئی ہے ۔ اس خلل سے 20,000 سے زیادہ افراد متاثر ہوئے ہیں بشمول ساحلی قصبے وائٹ سٹیبل میں تقریباً 8,000 افراد سپلائی سے محروم ہیں۔ ساؤتھ ایسٹ واٹر کے مینیجر میتھیو ڈین نے کہا کہ لوگ جمعہ کو ایمرجنسی پانی کی فراہمی کو محفوظ بنانے کے لیے قطار میں کھڑے تھے ۔ ماحولیاتی ایجنسی کے مطابق، برطانیہ، یورپ کے بیشتر حصوں کی طرح گزشتہ ہفتے ہیٹ ویو کی زد میں آیا ہے، جس سے پانی کی طلب میں اضافہ ہوا ہے ، جب کہ مارچ اور اپریل میں اوسط سے کم بارش کی سطح نے کچھ آبی ذخائر کو متاثر کیا ہے ۔ پرائیویٹائزڈ واٹر کمپنیوں کی جانب سے نیٹ ورکس میں سرمایہ کاری کی کمی پر حالیہ برسوں میں تناؤ پیدا ہوا ہے اور وائٹ سٹیبل میں، اسکول کی چھٹی کے ساتھ، سال کے مصروف ترین ہفتوں میں سے ایک کے دوران بہت سے کاروبار بند ہونے پر مجبور ہوئے۔

ایران معاہدے پر ڈونلڈ ٹرمپ کا حتمی فیصلہ مؤخر: امریکی اخبار کا دعویٰ

واشنگٹن، 30 مئی (یو این آئی) امریکی اخبار نے دعویٰ کیا ہے کہ ایران معاہدے پر ڈونلڈ ٹرمپ نے حتمی فیصلہ مؤخر کردیا ہے اور سچویشن روم میں اہم اجلاس بے نتیجہ ختم ہوگیا۔ امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کی زیرِ صدارت وائٹ ہاؤس کے انتہائی حساس "سچویشن روم "میں ہونے والا اہم ترین اجلاس کسی حتمی فیصلے کے بغیر ختم ہوگیا۔ امریکی میڈیا نے بتایا کہ دو گھنٹے تک جاری رہنے والے اس ہائی لیول اجلاس میں ایران کے ساتھ جنگ بندی کے معاہدے میں توسیع پر غور کیا گیا، تاہم صدر ٹرمپ اس حوالے سے کوئی فیصلہ کرنے میں ناکام رہے۔ وائٹ ہاؤس نے اجلاس کی اندرونی تفصیلات جاری نہیں کیں تاہم امریکی اخبار 'نیویارک ٹائمز ' نے اجلاس کے بے نتیجہ ختم ہونے کی تصدیق کی ہے۔ اجلاس کے فوراً بعد وائٹ ہاؤس کے ایک اعلیٰ عہدیدار نے میڈیا کو بریفنگ دیتے ہوئے واضح کیا کہ صدر ٹرمپ صرف اسی صورت میں معاہدے کو قبول کریں گے جو مکمل طور پر امریکی مفادات کے حق میں ہو اور ان کی مقرر کردہ 'سرخ لکیروں ' پر پورا اترتا ہو۔ انہوں نے دوٹوک الفاظ میں دہرایا "ایران کو کسی بھی صورت میں جوہری ہتھیار حاصل کرنے کی اجازت نہیں دی جائے گی۔" دوسری جانب تہران کی طرف سے بھی اس صورتحال پر ردِعمل سامنے آیا ہے، ایک سینئر ایرانی ذرائع نے عالمی خبر رساں ادارے 'روئٹرز ' کو بتایا کہ معاہدہ اس وقت اپنی تکمیل کے بالکل قریب ہے، تاہم اسے ابھی تک دونوں جانب سے حتمی منظوری حاصل نہیں ہو سکی۔ ذرائع کے مطابق فریقین کے درمیان پسِ پردہ مذاکرات کا سلسلہ اب بھی جاری ہے اور دونوں ممالک کے سفارت کار اہم ترین معاملات پر اتفاقِ رائے پیدا کرنے کی سرتوڑ کوششیں کر رہے ہیں۔

امریکہ کے ساتھ ابھی حتمی معاہدے تک نہیں پہنچے: اسماعیل بقائی

تہران، 30 مئی (یو این آئی) ایرانی وزارتِ خارجہ کے ترجمان اسماعیل بقائی کا کہنا ہے کہ امریکہ کے ساتھ ابھی حتمی معاہدے تک نہیں پہنچے، ہم ایرانی عوام کے مفادات اور حقوق کی بنیاد پر فیصلے کرتے ہیں۔ تفصیلات کے مطابق ایرانی وزارتِ خارجہ کے ترجمان اسماعیل بقائی نے امریکہ کے ساتھ جاری حالیہ سفارتی رابطوں پر پوزیشن واضح کرتے ہوئے کہا ہے کہ تہران اور واشنگٹن کے درمیان پیغامات کا تبادلہ جاری ہے، تاہم دونوں ممالک ابھی تک کسی حتمی معاہدے پر نہیں پہنچے ۔ تہران میں پریس بریفنگ کے دوران ترجمان کا کہنا تھا کہ ایران کسی بھی دباؤ میں آئے بغیر صرف اپنے عوام کے حقوق اور قومی مفادات کو سامنے رکھ کر ہی کوئی فیصلہ کرے گا۔ امریکی اور مغربی حکام کے حالیہ بیانات اور شرائط پر سخت ردِعمل ظاہر کرتے ہوئے اسماعیل بقائی نے کہا کہ مغرب کو ایران کے حوالے سے اپنا رویہ بدلنا ہوگا۔ انہوں نے سخت لہجے میں واضح کیا "ہم نے 47 سال پہلے ہی 'حکم کی زبان ' کو الوداع کہہ دیا تھا۔ اب مغربی فریقین میں سے کوئی بھی ایران کے بارے میں بات کرتے وقت ہم پر اپنی مرضی مسلط کرنے یا حکم چلانے کی زبان استعمال نہیں کر سکتا۔ "امریکی بحری اقدامات پر کڑی تنقید کرتے ہوئے ترجمان نے کہا کہ امریکی حکام جسے سمندری محاصرہ کہتے ہیں، وہ شروع سے ہی ایک مکمل غیر قانونی اقدام تھا۔ انہوں نے کہا کہ امریکہ کی جانب سے کی جانے والی یہ ناکہ بندی دراصل جنگ بندی کی کھلی خلاف ورزی اور بین الاقوامی سمندری حدود میں جہاز رانی کی آزادی کو روکنے کی ایک مجرمانہ کوشش تھی۔ اسماعیل بقائی نے آبنائے ہرمز کی صورتحال پر بات کرتے ہوئے کہا کہ امریکہ کو اس جیسے غیر قانونی اقدامات سے باز رہنا چاہیے تھا۔ انہوں نے مزید کہا "اگر امریکہ نے اب یہ ناکہ بندی ختم کی ہے، تو اس کا سیدھا مطلب یہ ہے کہ اس نے اپنے ہی ایک غیر قانونی کام کو روکا ہے، اب ہمیں عملی طور پر یہ دیکھنا ہوگا کہ کیا امریکی انتظامیہ اپنی باتوں پر عمل بھی کرتی ہے یا یہ سب محض میڈیا پر کیے جانے والے دعوے ہیں۔

ٹرمپ کا آبنائے ہرمز کی ناکہ بندی ختم کرنے کا اعلان

واشنگٹن، 30 مئی (یو این آئی) امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے آبنائے ہرمز کی ناکہ بندی ختم کرنے کا اعلان کر دیا۔ سوشل ٹروتھ پر جاری بیان میں صدر ٹرمپ نے کہا کہ آبنائے ہرمز کی ناکہ بندی ختم کر دی گئی ہے اور آبنائے ہرمز کو فوری طور پر کھولنا ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ ایران سے متعلق حتمی فیصلہ کرنے سے پہلے سچویشن روم جا رہا ہوں اب ایران کو لازمی اس بات پر متفق ہونا ہوگا کہ ان کے پاس کبھی بھی جوہری ہتھیار یا بم نہیں ہوگا۔ ٹرمپ نے کہا کہ آبنائے ہرمز کو بحری ٹریفک کیلئے بغیر کسی ٹول یا روک ٹوک فوری طور پر کھولا جائے اور پانی میں اگر کوئی مائنز ہیں تو انہیں ختم کیا جائے گا، ہم نے اپنے بہترین انڈر واٹر مائن سویپرز کے ذریعے متعدد مائنز کو ہٹا دیا ہے اب ایران باقی بچ جانے والی مائنز کو فوری ہٹانے کا کام مکمل کرے گا جو اب زیادہ نہیں ہوں گے ۔ "حیرت انگیز اور بے مثال بحری ناکہ بندی کو اب اٹھایا جا رہا ہے آبنائے ہرمز میں پھنسے جہاز" گھر واپسی " کا عمل شروع کر سکتے ہیں "امریکی صدر نے بتایا کہ 11 ماہ قبل ہمارے بی ٹو بمبار حملے کے بعد سے نیوکلیئر ڈسٹ زیرِ زمین دبی ہوئی ہے ایران کی نیوکلیئر ڈسٹ کو اب امریکا زمین سے نکالے گا یہ کام ایران اور بین الاقوامی توانائی ایجنسی کے تعاون اور ہم آہنگی سے کیا جائے گا، ایران کی نیوکلیئر ڈسٹ کو زیرِ زمین سے نکال کر تباہ کر دیا جائے گا۔

گرین کارڈ رولز پر یوٹرن: زیادہ تر تارکین وطن کو امریکہ نہیں چھوڑنا پڑے گا

واشنگٹن، 30 مئی (یو این آئی) امریکہ کے محکمۂ داخلی سلامتی نے واضح کیا ہے کہ گرین کارڈ کے حصول کے لیے درخواست دینے والے بیشتر تارکینِ وطن کو درخواستوں کی جانچ کے دوران امریکہ چھوڑنے کی ضرورت نہیں ہوگی۔ بین الاقوامی میڈیا رپورٹس کے مطابق حال ہی میں امریکی شہریت و امیگریشن سروسز کے ایک اعلان سے یہ تاثر پیدا ہوا تھا کہ درخواست گزاروں کو عام طور پر اپنے آبائی ممالک واپس جا کر انتظار کرنا ہوگا جس پر تارکینِ وطن اور امیگریشن حلقوں میں تشویش پیدا ہو گئی تھی۔ محکمۂ داخلی سلامتی کے مطابق یہ کوئی نئی پالیسی نہیں بلکہ امیگریشن افسران کو پہلے سے حاصل اختیار کی یاد دہانی ہے جس کے تحت ہر کیس کا فیصلہ انفرادی بنیاد پر کیا جاتا ہے۔ ٹرمپ انتظامیہ نے گرین کارڈ حاصل کرنے کا عمل مزید سخت کر دیا امریکی حکام کا کہنا ہے کہ ویزا مدت سے زیادہ قیام یا دیگر امیگریشن مسائل بعض درخواست گزاروں کے فیصلوں پر اثر انداز ہو سکتے ہیں تاہم بیشتر افراد کو امریکہ میں رہتے ہوئے ہی اپنے گرین کارڈ کی درخواستوں کے نتائج کا انتظار کرنے کی اجازت ہوگی۔ امریکی محکمے نے یہ بھی کہا ہے کہ مستقل رہائش کے خواہش مند افراد کی بڑی اکثریت کے لیے موجودہ طریقۂ کار میں کوئی بڑی تبدیلی نہیں کی گئی ہے۔

جاپانی آبادی میں تاریخی کمی تعداد 12 کروڑ 30 لاکھ سے بھی کم ہوگئی

ٹوکیو، 30 مئی (یو این آئی) جاپان کی آبادی میں تاریخی کمی ریکارڈ کی گئی ہے، جس کے باعث جاپان کی آبادی 12 کروڑ 30 لاکھ سے بھی کم ہو گئی ہے۔ غیر ملکی میڈیا کے مطابق جاپان کی آبادی میں مسلسل پانچویں سال گراوٹ کا رجحان ہے، 5 سال کے دوران جاپان میں 30 لاکھ سے زائد افراد گھٹ گئے ۔ جاپان کی وزارت داخلہ کی ابتدائی مردم شماری رپورٹ کے مطابق جاپان کی آبادی کم ہو کر 12 کروڑ 30 لاکھ 49 ہزار 524 رہ گئی ہے جو اکتوبر 2020 کی مردم شماری کے مقابلے میں 30 لاکھ سے زیادہ یعنی تقریباً 2.5 فیصد کمی کو ظاہر کرتی ہے۔ مردم شماری رپورٹ میں مزید کہا گیا ہے کہ یہ مسلسل پانچواں سال ہے کہ جاپان کی آبادی میں کمی ریکارڈ کی گئی ہے۔

غزہ پر اسرائیل کے طویل المدتی منصوبے

غزہ، 30 مئی (یو این آئی) اسرائیل کی جانب سے غزہ میں مزید علاقوں پر کنٹرول حاصل کرنے کے اعلانات نے ایک بار پھر یہ سوال پیدا کر دیا ہے کہ آیا اسرائیل کا مقصد صرف سیکیورٹی کارروائیاں ہیں یا وہ غزہ پر مستقل قبضے کی طرف بڑھ رہا ہے۔ رپورٹس کے مطابق اکتوبر 2025ء میں امریکی صدر ٹرمپ کے مجوزہ 20 نکاتی امن منصوبے کے تحت اسرائیلی افواج کو غزہ کے 58 فیصد حصے پر عارضی کنٹرول رکھتے ہوئے مرحلہ وار انخلاء کرنا تھا، تاہم اب تک ایسا نہیں ہوا۔ اس کے برعکس حالیہ مہینوں میں اسرائیل نے نا صرف غزہ میں اپنی فوجی موجودگی مضبوط کی بلکہ مزید تقریباً 11 فیصد علاقے پر بھی کنٹرول حاصل کر لیا۔ اسرائیلی وزیرِ اعظم کا اپنی فوج کو غزہ کے 70 فیصد علاقے پر قبضہ کرنے کا حکم سیٹلائٹ ڈیٹا کے مطابق اسرائیل کی جانب سے غزہ میں متعدد فوجی چوکیاں، زمینی رکاوٹیں اور نئی انفرااسٹرکچر تنصیبات بھی قائم کی گئی ہیں۔ اسرائیلی وزیرِ اعظم نیتن یاہو نے ایک کانفرنس سے خطاب میں کہا کہ اسرائیل اس وقت غزہ کے تقریباً 60 فیصد علاقے پر کنٹرول رکھتا ہے اور اس تناسب کو مزید بڑھانے کا ارادہ رکھتا ہے۔ ان کے بیان نے یہ خدشات بڑھا دیے ہیں کہ اسرائیل غزہ میں مستقل جغرافیائی تبدیلیاں لانا چاہتا ہے، جسے بین الاقوامی ماہرین ممکنہ الحاق (Annexation) قرار دے رہے ہیں۔

بین الاقوامی قانون کیا کہتا ہے ؟

بین الاقوامی انسانی حقوق کے ماہرین کے مطابق کسی علاقے پر طاقت کے ذریعے مستقل قبضہ یا الحاق بین الاقوامی قانون کی خلاف ورزی سمجھا جاتا ہے۔ قانونی ماہرین کا کہنا ہے کہ اگر اسرائیل پورے غزہ پر مستقل اور مؤثر کنٹرول قائم کرنے کی کوشش کرتا ہے تو اسے غیر قانونی الحاق تصور کیا جا سکتا ہے ، جو اقوامِ متحدہ کے بنیادی اصولوں سے متصادم ہے۔

غزہ کی آبادی کا مستقبل کیا ہو گا؟

اقوامِ متحدہ اور متعدد امدادی ادارے پہلے ہی خبردار کر چکے ہیں کہ محدود ہوتے علاقے اور مسلسل تباہی کے باعث غزہ کے لاکھوں باشندوں کے لیے زندگی مزید مشکل ہوتی جا رہی ہے۔ دوسری جانب اسرائیلی وزیرِ دفاع نے حالیہ بیان میں غزہ سے رضاکارانہ ہجرت (Voluntary Emigration) کا ذکر کیا ہے ، جسے ناقدین فلسطینی آبادی کی جبری بے دخلی یا نسلی صفائی کے مترادف قرار دیتے ہیں۔

عالمی توجہ کا رخ بدل گیا؟

اسرائیلی فوج نے ابتک غزہ کے 77 فیصد حصے پر قبضہ کر لیا تجزیہ کاروں کے مطابق غزہ کی صورتِ حال پر عالمی توجہ اب پہلے جیسی نہیں رہی، کیونکہ حالیہ عرصے میں مشرقِ وسطیٰ کے دیگر تنازعات نے بین الاقوامی توجہ اپنی جانب مبذول کرالی ہے۔ اسی وجہ سے غزہ میں اسرائیلی کارروائیوں اور زمینی توسیع کے حوالے سے عالمی ردِعمل نسبتاً محدود دکھائی دیتا ہے ، جبکہ انسانی حقوق کی تنظیمیں مسلسل خبردار کر رہی ہیں کہ غزہ میں انسانی بحران مزید سنگین ہو سکتا ہے ۔ اسرائیل کی جانب سے مسلسل زمینی توسیع، فوجی تنصیبات کے قیام اور آبادی کی منتقلی سے متعلق بیانات کے بعد سب سے بڑا سوال یہی ہے کہ آیا غزہ مستقبل میں ایک خودمختار فلسطینی علاقے کی حیثیت برقرار رکھ پائے گا یا خطے کا جغرافیہ مستقل طور پر تبدیل ہونے جا رہا ہے۔

ترک صدر نے فتح استنبول کی 573 ویں سالگرہ مناتے ہوئے سلطان محمد دوئم کو یاد کیا

انقرہ، 30 مئی (یو این آئی) ترک صدر رجب طیب اردوان نے استنبول کی فتح کی 573 ویں سالگرہ منائی اور اس واقعے کو نہ صرف ایک تاریخی فوجی فتح بلکہ شہر کے لیے امن، سلامتی اور تجدید لانے والا سنگِ میل قرار دیا۔ جمعہ کو حکمران جماعت (اے کے) کی استنبول صوبائی شاخ کی جانب سے خالیچ کانگرس سنٹر میں منعقدہ "استنبول کی فتح سے دلوں کی فتح تک " پروگرام میں خطاب کرتے ہوئے ، اردوان نے 1453 کی اس فتح میں جدوجہد کرنے والوں کو خراجِ عقیدت پیش کیا، جن کی قیادت سلطان محمد دوئم نے کی، جنہیں فاتح سلطان محمد کے نام سے جانا جاتا ہے۔ اردوان نے کہا کہ "میں اس بامعنی دن پر، میں 573 سال پہلے استنبول کی فتح میں حصہ لینے والے اپنے تمام بزرگوں کو رحم و مغفرت کے ساتھ یاد کرتا ہوں جو شہر کو فتح کرتے وقت شہید ہوئے یا غازی بنے۔" "میں اس شاندار کمانڈر کو بھی احترام کے ساتھ یاد کرتا ہوں جس نے 21 سال کی عمر میں استنبول فتح کیا۔ فتح کی 573 ویں سالگرہ مبارک اور بابرکت ہو۔ "اردوان نے کہا کہ یہ فتح " محض ایک عظیم فتح "یا ایک ایسا واقعہ نہیں تھی جو "ایک دور کا آغاز یا خاتمہ " کرتی ہو، بلکہ "دنیا کے سب سے قابلِ قدر شہروں میں سے ایک میں اندھیروں کو روشنی میں بدل دینا " تھی۔ ان کا کہنا تھا کہ اس نے دیرپا امن و امان قائم کیا، مختلف پس منظر اور عقائد کے لوگوں کے لیے رواداری کو فروغ دیا، اور ایک ایسے شہر کو دوبارہ زندگی بخشی جو زوال کا شکار تھا۔ مرحوم مورخ خلیل انالجک کا حوالہ دیتے ہوئے ، اردوان نے کہا کہ سلطان محمد دوئم نے فتح حاصل کرنے کے لیے انتھک محنت کی اور بعد ازاں قسطنطنیہ کو بنیادوں اور عوامی اداروں کے ذریعے ایک عظیم ترکیہ-اسلامی شہر کے طور پر دوبارہ تعمیر کیا۔ اردوان نے قسطنطنیہ کی فتح کے ساتھ اکثر منسوب ایک نبوی روایت کا بھی حوالہ دیا:" قسطنطنیہ یقیناً فتح ہوگا۔ وہ کتنا شاندار کمانڈر ہوگا جو اسے فتح کرے گا اور وہ کتنا شاندار لشکر ہوگا۔ "انہوں نے فتح کو 1071 میں معصکرت (منزیکرٹ) کی جنگ سے شروع ہونے والی فتوحات کی زنجیر کا سب سے روشن حلقہ قرار دیا اور کہا کہ یہ دکھاتا ہے کہ ترک قوم اپنے نظریات کے تعاقب میں کیا کچھ حاصل کر سکتی ہے ۔ اُس مشہور واقعے کا حوالہ دیتے ہوئے جس میں عثمانی بحری جہازوں کو خشکی کے راستے گولڈن ہارن تک پہنچایا گیا، اردوان نے کہا کہ یہ کارنامہ سلطان محمد کے عزم اور فتح پر ایمان کی عکاسی کرتا ہے ۔ انہوں نے کہا کہ استنبول 1453 سے قوم کا 'آنکھ کا تارا 'رہا ہے اور اُن لوگوں کی تنقید کی جن کے خیال میں وہ اب بھی فتح کی میراث کی مخالفت کرتے ہیں۔ ان کا کہنا تھا کہ استنبول کی حیثیت بدلنے کے مطالبات یا شہر کی تاریخی شناخت پر تنقید فتح اور اس کی میراث کے ساتھ ایک حل طلب تنازعے کی عکاسی کرتی ہے ۔ صدر نے کہا کہ ترکیہ فاتح سلطان محمد کی وراثت کے طور پر استنبول کا تحفظ جاری رکھے گا اور آئندہ کامیابیوں کے لیے فتح سے الہام لے گا۔ انہوں نے سلطان محمد کے شہر پر قبضے کے مشہور عزم کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ "اگر ہمارا ایمان پختہ ہو، محنت کریں اور مشکلات کے سامنے ثابت قدم رہیں تو کوئی ایسا کام نہیں جسے ہم انجام نہ دے سکیں اور کوئی ایسا مقصد نہیں جسے ہم حاصل نہ کر سکیں۔"

اسرائیل نے لبنان سے انخلاء کے مطالبے کو پینٹاگون میں مسترد کر دیا

واشنگٹن، 30 مئی (یو این آئی) پینٹاگون نے اسرائیل اور لبنان کی فوجی وفود کے لیے مذاکرات کی میزبانی کی، جس دوران اسرائیل نے لبنانی وفود کی جانب سے مطالبے کے باوجود جنوبی لبنان سے انخلاء کرنے سے انکار کر دیا ہے۔ اسرائیلی میڈیا رپورٹ کے مطابق اسرائیل نے امریکی ثالثی میں ہونے والی بات چیت کے دوران جنوبی لبنان سے اسرائیلی حملہ آور افواج کے انخلاء کے لبنانی مطالبے کو مسترد کر دیا ہے۔ اسرائیلی عوامی نشریاتی ادارے کان نے اسرائیلی حکام کے حوالے سے جمعے کو کہا کہ لبنان نے یہ معاملہ امریکی سرپرستی میں دونوں ممالک کے عسکری نمائندوں کے درمیان ہونے والی بات چیت کے دوران اٹھایا۔ رپورٹ کے مطابق اسرائیل نے ثالثوں کو آگاہ کیا کہ وہ انخلاء نہیں کرے گا۔ کان نے کہا کہ بات چیت میں ایک وسیع تر جنگ بندی کے امکان پر بھی غور کیا گیا، جس میں حزب اللہ کے ہتھیاروں پر بات چیت شامل تھی۔ اس نشریاتی ادارے نے لبنانی میڈیا رپورٹوں کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ اسرائیلی اور لبنانی عسکری وفود براہِ راست بات چیت نہیں کر رہے ، بلکہ تمام پیغامات امریکی ثالث کے ذریعے پہنچائے جا رہے ہیں۔ رپورٹس کے مطابق لبنان نے اُن شرائط کی وضاحت طلب کی جو اسرائیل نے اپنی فوجی مداخلت کو جائز قرار دینے کے لیے استعمال کیں، جن میں 'فوری خطرہ 'اور 'خطرات کے جواب 'شامل ہیں، اور رپورٹس میں مزید کہا گیا کہ اسرائیل، اسرائیلی اور لبنانی افواج کے درمیان براہِ راست رابطے کا ایک طریقہ کار چاہتا ہے، اس کے ساتھ ساتھ حزب اللہ پر اسلحہ کی پابندی بھی ۔ لبنان تاہم کسی بھی براہِ راست تعاون کو رد کرتا ہے اور زور دیتا ہے کہ اولین ترجیح اسرائیلی حملے اور مداخلت ختم کروانا اور امریکی ثالثی کے ذریعے طے پانے والے انتظامات کی پابندی کو یقینی بنانا ہے ۔ کان نے یہ بھی رپورٹ کیا کہ مذاکرات کے دوران اسرائیلی فوجی نمائندوں نے دریائے لیطانی کے شمال میں حزب اللہ کے ڈرونز اور عسکری تنصیبات پر خصوصی توجہ دی۔ امریکہ نے 'مثمر 'مذاکرات کو سراہا ایک امریکی اہلکار نے اجلاس کو مثمر قرار دیا، اور کہا کہ یہ آنے والی سفارتی مذاکراتی گفتگو کی تکمیل کرے گا۔ پینٹاگون کے نائب سربراہ ایلبر تیج کولبی نے ایکس پر کہا کہ میں نے آج پینٹاگون میں اسرائیل اور لبنان کے عسکری وفود کی میزبانی کی ہے ، یہ سیکورٹی ٹریک اُن دونوں ممالک کے درمیان جاری امن مذاکرات کی حمایت کرتا ہے ۔ انہوں نے کہا کہ ہم نے فوجی سے فوجی مؤثر مذاکرات کیے جو اگلے ہفتے محکمہ خارجہ کے زیرِ قیادت سیاسی ٹریک کے لیے معلومات فراہم کریں گے ۔ پینٹاگون نے ایک بیان میں کہا کہ وہ 'غیر ریاستی مسلح عناصر سے پاک 'لبنان کی خودمختاری اور علاقائی سالمیت کی حمایت کرتا ہے ۔ اسرائیل نے 17 اپریل کو نافذ ہونے والی جنگ بندی کے باوجود، اور 17 مئی سے شروع ہونے والی 45 روزہ توسیع کے بعد بھی، جنوبی لبنان اور دیگر مقامات پر اپنی مداخلت اور حملے جاری رکھے ہیں، جو امریکہ کے ذریعے درمیان ثالثی مذاکرات کے بعد طے پائی تھیں۔ لبنانی وزارتِ صحت کے مطابق 2 مارچ سے اسرائیلی حملوں میں ملک بھر میں 3,355 افراد ہلاک ہو چکے ہیں۔ مذاکرات جاری رہنے کے باوجود وزارت صحت نے اطلاع دی ہے کہ جمعہ کو اسرائیل نے جنوبی لبنان کے شہر صور کے تین علاقوں پر بمباری کی، جس میں 11 افراد ہلاک ہوئے جن میں ایک امدادی کارکن اور ایک شامی شہری شامل ہیں۔ وزارت نے کہا کہ ایک امدادی کارکن سمیت آٹھ افراد زخمی ہوئے ، وزارت نے ان حملوں کو 'حقوقِ انسانی کی کھلم کھلا خلاف ورزی ' قرار دیا۔

سوچھ ایپ فضلہ کی نگرانی کو مضبوط بنائے گی: اگنی مترا

آسنسول: 30ر مئی، (عوامی نیوز سروس): مغربی بنگال حکومت نے ریاست کے صفائی کے نظام کو مزید موثر بنانے کے لیے ایک اہم اقدام کا اعلان کیا ہے۔ ریاستی میونسپل ایڈمنسٹریشن اور شہری ترقی کے وزیر اگنی مترا پال نے کہا کہ "سوچھ" نامی ایک نئی موبائل ایپلیکیشن 30 مئی سے شروع کی جائے گی، جس کے ذریعے شہری کوڑا کرکٹ اور گندگی کی شکایت براہ راست میونسپل اداروں کو بھیج سکیں گےحکومت کا مقصد شہروں اور شہری علاقوں میں صفائی کے نظام کو ٹیکنالوجی کے ذریعے زیادہ جوابدہ اور فعال بنانا ہے۔ وزیر اگنی مترا پال نے کہا کہ شہری اب اپنے موبائل فون سے سڑکوں، بازاروں یا عوامی مقامات پر گندگی کی تصویریں لے سکیں گے اور متعلقہ میونسپلٹی کو بھیج سکیں گے۔ شکایت موصول ہونے پر، متعلقہ محکمہ کارروائی کرے گا اور مسئلے کے حل کے لیے کارروائی شروع کرے گا انہوں نے کہا کہ حکومت چاہتی ہے کہ عام لوگ صفائی مہم میں حصہ لیں اور اپنے اردگرد کو صاف ستھرا رکھیں۔ اسے برقرار رکھنے میں فعال کردار ادا کریں منعقد تقریب میں وزیر نے کہا کہ سڑک پر کوڑا کرکٹ پھینکنے والوں کے خلاف کارروائی کی جائے گی۔ شہروں کو صاف ستھرا رکھنا محض منصوبہ بندی سے ممکن نہیں۔ سماجی ذمہ داری اور آگاہی بھی ضروری ہے انہوں نے کہا کہ اکثر دیکھا گیا ہے کہ لوگ بڑے مالز، دفاتر یا پرائیویٹ احاطے میں صفائی کا خیال رکھتے ہیں لیکن عوامی مقامات پر کوڑا کرکٹ لاپرواہی سے پھینک دیتے ہیں اس رجحان کو بدلنا وقت کی اہم ضرورت ہے۔ وزیر نے واضح کیا کہ ریاستی حکومت آئندہ ستمبر سے عوامی مقامات پر کوڑا کرکٹ پھینکنے والوں کے خلاف سخت کارروائی کرنے کی تیاری کر رہی ہےسڑکوں، فٹ پاتھوں، بازاروں یا دیگر عوامی مقامات پر پلاسٹک، چپس کے پیکٹ، بوتلیں، ناریل کے گولے یا دیگر قسم کا کچرا پھینکنے والوں پر جرمانے عائد کیے جائیں گے اس مقصد کے لیے بلدیاتی اداروں کو ضروری رہنما خطوط فراہم کیے جا رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ریاستی حکومت کا بنیادی ہدف مغربی بنگال کو صاف ستھرا، خوبصورت اور ماحول دوست بنانا ہے۔ میونسپل ایڈمنسٹریشن ڈیپارٹمنٹ جدید ٹیکنالوجی اور ڈیجیٹل سسٹم کے ذریعے صفائی کی نگرانی کو مضبوط بنائے گا۔ "سوچھ" ایپ شکایات کی نگرانی کرے گی، حل کی صورتحال کو یقینی بنائے گی اور متعلقہ محکمے کی جوابدہی کو یقینی بنائے گی۔ وزیر نے یہ بھی کہا کہ ریاست کے کچھ میونسپل اداروں میں انتظامی چیلنجوں کے باوجود، عام لوگوں کو فراہم کی جانے والی خدمات متاثر نہیں ہوں گی۔ صفائی، نکاسی آب، ویسٹ مینجمنٹ اور صحت عامہ سے متعلق کام معمول کے مطابق جاری رہیں گے۔ میونسپل ایڈمنسٹریشن ڈیپارٹمنٹ کے حکام کے مطابق، نئی ایپ میونسپلٹیوں کو صفائی کے کاموں کو تیز کرتے ہوئے، حقیقی وقت میں شکایات وصول کرنے کی اجازت دے گی۔ مزید برآں، GPS لوکیشن اور شکایت سے باخبر رہنے جیسی خصوصیات کو مستقبل میں ایپ میں شامل کیا جاسکتا ہے۔

کام میں غفلت، بدعنوانی یا غلطیاں ناقابل برداشت: ڈاکٹر پودار

آسنسول: 30رمئی، (عوامی نیوز سروس): کلٹی کے ایم ایل اے ڈاکٹر اجے کمار پودار نے آسنسول میونسپل کارپوریشن کے کلٹی بورو آفس میں عہدیداروں اور ملازمین کے ساتھ میٹنگ کی۔ مغربی بنگال میں اقتدار کی تبدیلی کے بعد لیڈران اپنے اپنے علاقوں کے سرکاری دفاتر کا دورہ کر کے محکمہ کے کام کے نظام کا معائنہ کر رہے ہیں اور عوامی مسائل کا فوری حل تلاش کر رہے ہیں اسی سلسلے میں کلٹی اسمبلی حلقہ کے ایم ایل اے ڈاکٹر پودار آسنسول میونسپل کارپوریشن کے کلٹی بورو آفس پہنچےاس موقع پر کلٹی بورو آفس کے افسران، انجینئر اور دیگر ملازمین موجود تھے۔ ملاقات میں علاقے کی عوامی خدمات اور ترقیاتی کاموں پر تبادلہ خیال کیا گیااس معاملے پر تفصیلی گفتگو ہوئی۔ ایم ایل اے نے بورو آفس کے افسران اور ملازمین کو مبارکباد دی۔ اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ ریاست کے حالات اب بدل چکے ہیں عوام کی ذہنیت میں بڑی تبدیلی آئی ہے۔ اب ایک خوف سے پاک بنگال ابھر رہا ہے، جہاں عام لوگ اور سرکاری ملازمین بغیر کسی خوف کے اپنے فرائض سرانجام دے سکتے ہیں انہوں نے کہا کہ کارپوریشن کا بنیادی مقصد عوام کو بہتر، شفاف اور بروقت خدمات فراہم کرنا ہونا چاہیے کسی بھی محکمے میں غفلت، بدعنوانی یا کام میں کوتاہی برداشت نہیں کی جائے گی۔ عوامی مسائل کو ترجیحی بنیادوں پر حل کیا جائیبرسات کے موسم کو مدنظر رکھتے ہوئے ایم ایل اے نے خاص طور پر نالوں اور اونچے نالوں کے نظام کو مضبوط کرتے ہوئے صفائی پر زور دینے کو کہا انہوں نے کہا کہ بارش شروع ہونے سے قبل تمام نالوں کی اچھی طرح صفائی کو یقینی بنایا جائے تاکہ لوگوں کو پانی بھرنے کا سامنا نہ کرنا پڑے اور گندا پانی گھروں میں داخل نہ ہو علاقے میں پانی کی فراہمی کو معمول پر رکھنے اور ہر علاقے میں پینے کے پانی کی سروس بروقت فراہم کرنے کی بھی ہدایات دی گئیں ایم ایل اے نے عہدیداروں سے واضح طور پر کہا کہ عوام کو بہتر خدمات فراہم کرنا انتظامیہ کی سب سے بڑی ذمہ داری ہے اور اس میں کسی قسم کی کوتاہی نہیں ہونی چاہیےاس موقع پر کونسلر لالن مہرا کے علاوہ بی جے پی کے دیگر معزز کارکنان ان کے ساتھ موجود تھے۔

درگا پور بیراج: 5 جون تا 9 جون مسلسل پانچ راتوں تک بند

آسنسول: 30رمئی، (عوامی نیوز سروس): دامودر وادی خطہ کے ایک اہم آبی انفراسٹرکچر مرکز درگاپور بیراج پر وسیع پیمانے پر مرمت اور جدیدکاری کا کام شروع ہونے والا ہے انتظامیہ کی طرف سے جاری کردہ معلومات کے مطابق درگاپور بیراج روڈ 5 جون سے 9 جون 2026 تک مسلسل پانچ راتوں کے لیے مکمل طور پر بند رہے گا، اس دوران رات 11 بجے سے صبح 4 بجے تک کسی بھی گاڑی کو چلنے کی اجازت نہیں ہوگی۔ انتظامی عہدیداروں نے بتایا کہ یہ خصوصی مرمتی مہم مانسون سے قبل بیراج کی حفاظت اور پانی کو ذخیرہ کرنے کی صلاحیت کو مضبوط بنانے کے مقصد سے چلائی جارہی ہے۔ محکمہ آبپاشی اور تکنیکی ماہرین کی نگرانی میں کئی اہم کام بیک وقت مکمل کیے جائیں گے حکام کے مطابق اس دوران بیراج پر نئے سپل وے گیٹ لگائے جائیں گے پرانے اور تباہ شدہ گیٹوں کو بھی تبدیل کیا جائے گااس دوران پل کے مختلف حصوں کی پینٹنگ اور دوبارہ پینٹنگ، دھاتی ڈھانچے کی مرمت اور معاون مکینیکل آلات کی دیکھ بھال بھی مکمل کی جائے گی۔ محکمہ آبپاشی کے انجینئروں نے بتایا کہ کام کے دوران جدید ترین بھاری مشینری، کرینیں اور تکنیکی آلات استعمال کیے جائیں گے۔ بھاری لوہے کے دروازے نصب کرنے اور ڈھانچے کی مرمت کے لیے بڑے پیمانے پر تکنیکی کوشش کی ضرورت ہوگی مرمتی کام کی وجہ سے ٹریفک پر پابندی ہوگی اس لیے سیکورٹی کو مدنظر رکھتے ہوئے رات کو ٹریفک پر مکمل پابندی عائد کرنے کا فیصلہ کیا گیاضلعی انتظامیہ کا کہنا ہے کہ مشینری کی نقل و حرکت اور بھاری تعمیراتی سرگرمیوں کی وجہ سے اس مقام پر چلنے والی گاڑیاں خطرناک ہوسکتی ہیں۔ یہ قدم حادثات کو روکنے اور کارکنوں اور عوام کے تحفظ کو یقینی بنانے کے لیے ضروری سمجھا گیا ہے۔ محکمہ ٹریفک نے لوگوں کو متبادل راستے استعمال کرنے کا مشورہ دیا ہے۔ انتظامیہ کے مطابق رات کے وقت سفر کرنے والے لوگ قومی شاہراہ 14 اور نیشنل ہائی وے 19 بانکوڑہ-رانی گنج کے راستے استعمال کر سکتے ہیں۔ مزید برآں، انڈال-اکھڑا روٹ کو متبادل روٹ کے طور پر نامزد کیا گیا ہیکارگو گاڑیوں اور لمبی دوری کی نقل وحمل کے ڈرائیوروں کو خاص طور پر مشورہ دیا گیا ہے کہ وہ اپنے سفر کی پہلے سے منصوبہ بندی کریں انتظامیہ نے عوام سے اپیل کی ہے کہ وہ رات کے غیر ضروری سفر سے گریز کریں اور ٹریفک پولیس کی جاری کردہ ہدایات پر عمل کریں۔ ایمرجنسی گاڑیوں سے کہا گیا ہے کہ وہ کنٹرول روم کو پیشگی اطلاع دیں تاکہ ضروری رابطہ قائم کیا جاسکے درگاپور ٹریفک کنٹرول روم نے مدد اور معلومات کے لیے خصوصی ہیلپ لائن نمبر بھی جاری کیے ہیں حکام کے مطابق، بیراج کے راستے پر ٹریفک دن کے وقت معمول کے مطابق چلے گی، پابندیاں صرف رات کے وقت مقررہ اوقات میں ہوں گی۔ تکنیکی ماہرین کا خیال ہے کہ اس مرمتی کام کی تکمیل کے بعد درگاپور بیراج کی ساختی طاقت اور پانی کے کنٹرول کی صلاحیت میں نمایاں بہتری آئے گی۔ یہ منصوبہ مون سون کے موسم میں پانی کے انتظام کو مزید محفوظ اور موثر بنانے میں اہم کردار ادا کرے گا۔

☆☆☆

پاناگڑھ: تیز رفتار ٹرک کی ڈمپر سے ٹکر کے بعد آتشزدگی سے ڈرائیور فوت

آسنسول: 30رمئی، (عوامی نیوز سروس): مغربی بردوان ضلع کے کنکسا تھانہ علاقے میں دھوارو کے قریب پاناگڑھ علم بازار روڈ پر تیز رفتار ٹرک اور ڈمپر کے درمیان تصادم کے بعد دونوں گاڑیوں میں آگ لگ گئی۔ ڈمپر ڈرائیور کیبن میں پھنس کر جھلس کر جاں بحق ہو گیا۔ اطلاع ملنے پر پاناگڑھ پولیس اور فائر فائٹرز ایک انجن کے ساتھ جائے وقوعہ پر پہنچے اور آگ پر قابو پانے کی کوششیں شروع کر دیں تاہم آگ پر قابو پانے سے پہلے ہی ڈمپر ڈرائیور موقع پر ہی دم توڑ گیا۔ تاہم ٹرک ڈرائیور فرار ہونے میں کامیاب ہو گیاحادثے کے باعث سڑک پر ٹریفک تقریباً ایک گھنٹے تک درہم برہم رہی۔ بعد ازاں فائر فائٹرز نے آگ پر قابو پالیا اور تباہ شدہ گاڑیوں کو سڑک سے ہٹا کر معمول کی ٹریفک بحال کی متوفی ڈمپر ڈرائیور کی شناخت نہیں ہوسکی تھی۔ پولیس اس کی شناخت کے لیے کام کر رہی ہے۔ پولیس نے اس کی لاش کو برآمد کیا اور اسے صبح پوسٹ مارٹم کے لیے درگاپور سب ڈیویژنل اسپتال بھیج دیا اور معاملے کی تحقیقات شروع کر دی ہے۔

ای سی ایل گھروں میں تجاوزات کے خلاف کارروائی

آسنسول: 30رمئی، (عوامی نیوز سروس): کوئلہ چوری اور غیر قانونی سرگرمیوں کے خلاف ای سی ایل کے چیئرمین-کم-مینجنگ ڈائریکٹر (سی ایم ڈی) ستیش چندر جھا کی سخت ہدایات کے بعد، انتظامیہ پوری طرح سے تیار نظر آتی ہیاس سلسلے میں، ای سی ایل کینڈا ایریا کے اندر نیو کینڈا کولیری کے حصے مشرقی کینڈا میں واقع ای سی ایل رہائش گاہوں پر ایک جامع معائنہ اور سروے مہم چلائی گئی۔ کارروائی کے دوران ای سی ایل حکام نے چھان بین کی کہ کتنے کوارٹرز پر حقیقی ای سی ایل اہلکاروں نے قبضہ کر رکھا ہے اور کتنے پر غیر قانونی قبضہ ہےیہ کارروائی ای سی ایل سیکورٹی ٹیم اور سی آئی ایس ایف کی موجودگی میں کی گئی۔ بتایا گیا کہ بار بار شکایات موصول ہو رہی تھیں کہ کچھ لوگ ای سی ایل ہاؤسنگ پر غیر قانونی قبضہ کر رہے ہیں اور انہیں بھاری رقم میں فروخت کر رہے ہیں اس دوران ای سی ایل کے بہت سے حقیقی ملازمین رہائش سے محروم ہیں جبکہ ای سی ایل ملازمین کے علاوہ دیگر لوگ کوارٹرز پر قابض ہیں۔ حکام کے مطابق سروے کے دوران مکینوں کی مکمل تفصیلات اکٹھی کی جا رہی ہیں۔ سروے مکمل ہونے کے بعد واضح ہو جائے گا کہ کتنے کوارٹرز پر ناجائز قبضہ ہے۔ ای سی ایل حکام کا کہنا ہے کہ جانچ کی یہ مہم ایک ہفتے تک جاری رہے گی جس کے بعد تفصیلی رپورٹ اعلیٰ انتظامیہ کو پیش کی جائے گی کولیری ایریا میں بجلی کے غیر قانونی کنکشن رکھنے والوں کے خلاف بھی جلد کارروائی کی جائے گی۔

بارہ بونی: ایم ایل اے کی کیلیجورا اسپتال کا معائنہ

آسنسول: 30ر مئی، (عوامی نیوز سروس): بارہ بونی کلیجورہ دیہی ہسپتال میں صحت کی خدمات کا جائزہ لیتے ہوئے اہم انتظامی سرگرمی دیکھی گئی۔ بارہ بونی کے ایم ایل اے ارجیت رائے نے اسپتال کا دورہ کیا اور طبی سہولیات، مریضوں کی خدمات اور اسپتال کے مجموعی نظام کا تفصیلی معائنہ کیا۔ ان کے دورے کو دیہی صحت کے نظام کو مضبوط بنانے کی جانب ایک اہم قدم قرار دیا جا رہا ہے۔ ایم ایل اے کے ساتھ بلاک میڈیکل آفیسر (بی ایم او ایچ)، بارہ بونی بلاک ڈیولپمنٹ آفیسر (بی ڈی او)، اور بارہ بونی پولس اسٹیشن کے انچارج دیپند و مکھرجی کے ساتھ کئی دیگر صحت اور انتظامی افسران بھی تھے۔ اسپتال پہنچنے پر ایم ایل اے کا عہدیداروں اور صحت کارکنوں نے استقبال کیا۔ اس کے بعد انہوں نے انتظامات کا جائزہ لینے کے لیے ہسپتال کے کیمپس کے اندر مختلف شعبوں کا معائنہ کیا دورے کے دوران ایم ایل اے ارجیت رائے نے اسپتال کے وارڈوں، ادویات کی تقسیم کے مرکز، ایمرجنسی روم اور مریض کے انتظار گاہ کا معائنہ کیا۔ انہوں نے داخل مریضوں اور ان کے لواحقین سے صحت کی خدمات کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کے لیے بھی بات کی۔ بہت سے مریضوں نے ہسپتال میں ڈاکٹروں کی دستیابی اور علاج کی سہولیات کے بارے میں اپنی رائے کا اظہار کیا سہولیات کی بہتری اور بہتری کے لیے ہدایات دی گئیں ایم ایل اے نے متعلقہ عہدیداروں کو ہدایت دی کہ وہ مریضوں کے مسائل کو سنجیدگی سے لیں اور فوری حل کو یقینی بنائیں۔ معائنہ کے بعد ہسپتال کیمپس میں ایک اہم میٹنگ ہوئی۔ میٹنگ میں دیہی علاقوں میں صحت کی خدمات کو مزید موثر، تیز رفتار اور قابل رسائی بنانے کی ضرورت پر تفصیلی تبادلہ خیال کیا گیا۔ ایم ایل اے ارجیت رائے نے کہا کہ عام لوگوں کو بہتر صحت کی دیکھ بھال فراہم کرنا ان کی ترجیحات میں شامل ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ دیہی علاقوں میں رہنے والے غریبوں اور ضرورت مندوں کے لیے بروقت علاج کی فراہمی بہت ضروری ہے۔ اس مقصد کے حصول کے لیے انتظامیہ اور محکمہ صحت مل کر کام کر رہے ہیں انہوں نے عہدیداروں کو ہدایت دی کہ وہ اس بات کو یقینی بنائیں کہ اسپتال آنے والے کسی بھی مریض کو علاج کے لیے غیر ضروری پریشانی کا سامنا نہ کرنا پڑے۔ دریں اثنا، بارہ بونی پولیس اسٹیشن کے افسر دیپند و مکھرجی نے اسپتال کیمپس میں حفاظتی انتظامات کے سلسلے میں ضروری تعاون کا یقین دلایا۔ ہسپتال کے ہیلتھ ورکرز نے بھی ایم ایل اے کے دورے کو مثبت بتایا ان کا کہنا تھا کہ عوامی نمائندوں اور انتظامی اہلکاروں کی طرف سے باقاعدگی سے معائنہ کرنے سے، ہسپتال کے مسائل کو جلد حل کرنے میں مدد ملتی ہے مقامی باشندوں نے بھی امید ظاہر کی کہ اس دورے سے ہسپتال کی خدمات میں مزید بہتری آئے گی۔

درگاپور: اناپورنا یوجنا مہم شروع، پہلے دن فارم تقسیم

آسنسول: 30رمئی، (عوامی نیوز سروس): اناپورنا یوجنا کے لیے درخواست کا عمل درگاپور میں شروع ہوا۔ اس بات کو یقینی بنانے کے لیے کہ اسکیم کے فوائد زیادہ سے زیادہ ضرورت مند خاندانوں تک پہنچیں، شہر کے مرکز میں آسنسول-درگاپور ڈیولپمنٹ اتھارٹی (ADDA) کے دفتر کے سامنے ایک خصوصی کیمپ لگایا گیا۔ لوگوں کی ایک بڑی تعداد پہنچی، درخواست فارم حاصل کیے، اور جمع کرانے کے عمل کے بارے میں معلومات حاصل کیں۔ درگاپور ویسٹ اسمبلی حلقہ کے ایم ایل اے لکشمن گھوروئی بھی موجود تھے۔

انہوں نے کہا کہ ریاستی حکومت کی طرف سے اعلان کردہ اس اسکیم کا بنیادی مقصد معاشی طور پر کمزور اور ضرورت مند خاندانوں کو غذائی تحفظ سے جوڑنا ہے، تاکہ کوئی بھی اہل شخص سرکاری امداد سے محروم نہ رہے ایم ایل اے نے کہا کہ آنے والے دنوں میں درگاپور کے مختلف علاقوں اور وارڈوں میں اسی طرح کے کیمپ لگائے جائیں گے منعقدہ کیمپ میں خواتین، بزرگ شہریوں اور محنت کش طبقے کے لوگوں کی بڑی تعداد نے شرکت کی۔ کیمپ کے عملے نے درخواست کے عمل اور ضروری دستاویزات کے ذریعے لوگوں کی رہنمائی کی

اہلیت سے متعلق معلومات فراہم کی گئیں۔ بہت سے لوگوں نے موقع پر ہی درخواست فارم بھرے اور جمع کرائے انتظامیہ نے لوگوں کی سہولت کے لیے علیحدہ امدادی کاؤنٹر قائم کیے تھے، جس سے ہجوم کے باوجود عمل کی ہموار روانی کو یقینی بنایا گیا۔ ایم ایل اے لکشمن گھوروئی نے کہا کہ وزیر اعلیٰ اور متعلقہ محکمہ کے اعلان کے بعد پورے درگاپور میں اس اسکیم کو مہم کے طور پر لاگو کیا جا رہا ہیانہوں نے کہا کہ حکومت نے اس عمل کو مکمل کرنے کے لیے 90 دن کی مدت مقرر کی ہے، تاکہ ہر اہل شہری کو درخواست دینے کا کافی موقع ملے۔

انہوں نے کہا کہ شہر کے پانچوں بورو میں کام شروع کر دیا گیا ہے تاکہ لوگوں کو کسی قسم کی پریشانی کا سامنا نہ کرنا پڑے۔ انہوں نے مزید کہا کہ انتظامیہ سے درگاپور کے تمام 43 وارڈوں میں کیمپ لگانے کی درخواست کی گئی ہے۔ تاکہ شہریوں کو اپنے اپنے علاقے میں سہولیات مل سکیں۔ درخواست کا عمل وارڈ دفاتر اور برو دفاتر کے ذریعے بھی کیا جائے گاانہوں نے کہا کہ حکومت کی ترجیح یہ ہے کہ غریب اور نادار خاندانوں کو اسکیموں کے فوائد آسان اور شفاف طریقے سے ملیں۔ مقامی لوگوں نے بھی اس اسکیم کے بارے میں جوش وخروش کا اظہار کیا بہت سے شہریوں نے کہا کہ اگر درخواست کا عمل اتنا ہی آسان اور منظم رہا تو زیادہ اہل لوگ اسکیم میں شامل ہوسکیں گے۔ خواتین نے خاص طور پر حکومت کے اس اقدام کی تعریف کرتے ہوئے کہا کہ اس طرح کے کیمپوں سے معلومات اور سہولت دونوں ملتی ہیں۔ انتظامی ذرائع کے مطابق آنے والے دنوں میں مختلف علاقوں میں آگاہی مہم بھی چلائی جائے گی تاکہ زیادہ سے زیادہ لوگ اس اسکیم کے بارے میں جان سکیں اس کے لیے بلدیاتی اداروں اور سماجی تنظیموں سے بھی مدد لی جائے گی شروع ہونے والی اس مہم کو سماجی بہبود کی اسکیموں کو درگاپور کے لوگوں تک رسائی میں لانے کی سمت میں ایک اہم قدم سمجھا جا رہا ہے۔

سی پی ٹریفک کی غیر قانونی پارکنگ کے خلاف انسپکشن مہم شروع

آسنسول: 30ر مئی، (عوامی نیوز سروس): آسنسول-درگاپور صنعتی علاقے میں غیر قانونی پارکنگ اور غیر مجاز وصولیوں کے خلاف انتظامی کریک ڈاؤن میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے آسنسول-درگاپور پولیس کمشنریٹ کے ڈی سی پی (ٹریفک) پی وی جی ستیش نے کلٹی پولیس اسٹیشن کے نعمت پور چوکی کے تحت لچھی پور علاقے کا دورہ کیا اور مختلف پارکنگ لاٹوں کا معائنہ کیا۔ کلٹی ٹریفک گارڈ اور نعمت پور سب ٹریفک گارڈ کے کئی افسران ڈی سی پی کے ساتھ موجود تھے پولیس افسران کی ٹیم نے علاقے کے مختلف پارکنگ لاٹس، سڑک کے کنارے کھڑی گاڑیوں اور ممکنہ غیر قانونی پارکنگ زونز کا بغور معائنہ کیا۔ معائنہ کے دوران، افسران نے اس بات کو یقینی بنانے کی کوشش کی کہ کہیں بھی غیر مجاز پارکنگ آپریشن یا غیر قانونی وصولی نہیں ہو رہی ہے۔ پولس حکام نے بتایا کہ حالیہ دنوں میں شہر کے مختلف علاقوں سے غیر قانونی پارکنگ اور بھتہ وصولی کی شکایات مسلسل موصول ہو رہی ہیں۔

جس کے بعد انتظامیہ نے سخت موقف اپناتے ہوئے مرحلہ وار معائنہ مہم شروع کر دی ہےجی ٹی روڈ کے علاقے میں کارروائی کے بعد اب کلٹی اور لچھی پور کے علاقوں کو خصوصی نگرانی میں رکھا گیا ہیمعائنہ کے دوران کئی مقامات پر دستاویزات کی جانچ پڑتال کی گئی۔ حکام نے پارکنگ آپریٹرز سے کہا کہ وہ درست پرمٹ، میونسپل منظوری اور متعلقہ دستاویزات جمع کرائیں۔ جہاں دستاویزات میں کوتاہی یا بے ضابطگیاں پائی گئیں، متعلقہ لوگوں کو وارننگ دی گئی اور ضروری کارروائی شروع کر دی گئی ڈی سی پی پی وی جی ستیش نے عہدیداروں کو ہدایت دی کہ وہ کسی بھی حالت میں غیر قانونی پارکنگ آپریشن کی حوصلہ افزائی نہ کریں۔ انہوں نے کہا کہ سڑک کے کنارے بے قابو پارکنگ سے نہ صرف ٹریفک متاثر ہوتی ہے بلکہ حادثات کا خطرہ بھی بڑھ جاتا ہیانتظامیہ عوام کی سہولت اور حفاظت کو مدنظر رکھتے ہوئے انتہائی سنجیدگی کے ساتھ کارروائی کر رہی ہیمعائنہ کے دوران افسران نے یہ بھی دیکھا کہ بھاری گاڑیوں کی غیر قانونی پارکنگ کی وجہ سے کچھ مقامات پر ٹریفک متاثر ہو رہا ہیانہیں ہدایت کی گئی کہ وہ ایسے مقامات کی نشاندہی کریں اور متعلقہ محکموں کو رپورٹ بھیجیں ذرائع کے مطابق آنے والے دنوں میں مزید وسیع مہم شروع کی جائے گی جس میں غیر قانونی پارکنگ کے ساتھ ساتھ سڑکوں پر تجاوزات کے خلاف بھی کارروائی کی جائے گی۔

☆☆

کالونی علاقے میں ریلوے کی ناکہ بندی سے ٹریفک کے نقل وحرکت میں خلل پر غصہ

آسنسول: 30رمئی، (عوامی نیوز سروس): مقامی لوگوں نے ٹریفک کالونی کے قریب ریلوے لائن کی باڑ لگانے پر بڑے غصے کا اظہار کیا شہریوں کا الزام ہے کہ ریلوے انتظامیہ کی جانب سے مکمل ناکہ بندی سے معمولات زندگی درہم برہم ہوکر رہ گئے ہیں۔ برسوں سے زیر استعمال سڑک کی بندش نے مکینوں کو روزمرہ کے ضروری کاموں کے لیے طویل فاصلہ طے کرنے پر مجبور کر دیا ہیمقامی لوگوں کے مطابق بازاروں، ہسپتالوں، اسکولوں، دفاتر اور دیگر اہم مقامات تک جانے کے لیے استعمال ہونے والا راستہ اب اس حد تک بند ہو چکا ہے کہ پیدل چلنا بھی مشکل ہو گیا ہے لوگوں کا کہنا ہے کہ جب کہ پہلے ضروری مقامات تک پہنچنے میں چند منٹ لگتے تھے، اب انہیں یہی فاصلہ طے کرنے کے لیے کئی کلومیٹر کا سفر کرنا پڑتا ہیصبح اور شام کے اوقات میں صورتحال خاص طور پر سنگین ہیکام کرنے والے افراد کو وقت پر اپنے کام کی جگہوں پر پہنچنے میں دشواری کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے جبکہ اسکول کے بچوں اور والدین کو بھی خاصی تکلیف کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ مقامی خواتین کا کہنا تھا کہ چھوٹے بچوں کے ساتھ لمبا فاصلہ طے کرنا بہت مشکل ہو گیا ہیعلاقے کے بزرگ شہریوں اور مریضوں کی حالت زار پر بھی تشویش بڑھ گئی ہے۔ آس پاس کے لوگ کہتے ہیں۔ اسپتال اور طبی سہولیات دستیاب ہیں، لیکن سڑکوں کی بندش کی وجہ سے ہنگامی حالات میں بروقت علاج حاصل کرنا مشکل ہوسکتا ہے بہت سے لوگوں کو خدشہ ہے کہ اگر کسی شدید بیمار مریض کو فوری طور پر ہسپتال لے جانے کی ضرورت ہو تو رکاوٹ ایک بڑا مسئلہ بن سکتی ہے۔ مقامی کاروبار بھی متاثر ہو رہے ہیں مارکیٹ تک پہنچنے میں دشواری کی وجہ سے صارفین کی تعداد کم ہونا شروع ہو گئی ہے۔ چھوٹے دکانداروں کا کہنا ہے کہ اگر یہ صورتحال جاری رہی تو ان کے کاروبار بری طرح متاثر ہوں گےمکینوں نے ریلوے انتظامیہ اور ضلعی انتظامیہ سے مطالبہ کیا ہے کہ سیکورٹی کو برقرار رکھتے ہوئے عام لوگوں کی سہولت کو بھی مدنظر رکھا جائے۔ وہ کہتے ہیں جبکہ ریلوے املاک کی حفاظت ضروری ہے، لیکن ایسا حل تلاش کیا جانا چاہیے جس سے عام لوگوں کو تکلیف نہ ہو۔ لوگوں نے متبادل راستے کھولنے یا کنٹرولڈ ٹریفک کے قیام کا مطالبہ کیا ہے۔ علاقہ مکینوں نے خبردار کیا ہے کہ اگر جلد کوئی حل نہ نکالا گیا تو وہ بڑے پیمانے پر احتجاج پر مجبور ہوں گے۔ کئی سماجی تنظیموں نے بھی اس معاملے پر انتظامیہ سے مداخلت کا مطالبہ کیا ہیہ مسئلہ پورے علاقے میں موضوع بحث رہا۔ لوگوں کا کہنا تھا کہ ترقی اور تحفظ کے نام پر عام شہریوں کی بنیادی سہولتوں کو نظرانداز نہ کیا جائے رہائشی اب انتظامی کارروائی اور مستقل حل کے منتظر ہیں تاکہ روزمرہ کی زندگی معمول پر آسکے۔

کیا ہاٹن روڈ پر تجاوزات ہٹانے کی مہم یکم جون کے بعد کارروائی یا آسنسول میونسپل کارپوریشن پھر پیچھے ہٹ جائے گی؟

آسنسول: 30رمئی، (عوامی نیوز سروس): کیا یکم جون کے بعد ہاٹن روڈ سے اسماعیل موڑ تک کا حصہ تجاوزات سے پاک ہو جائے گا؟ کیا آسنسول میونسپل کارپوریشن کارروائی کرے گی یا پیچھے ہٹ جائے گی؟ بحث زوروں پر ہیآسنسول کے دل سمجھے جانے والے ہاٹن روڈ سے اسماعیل موڑ تک سڑک کے کنارے صاف کرنے کی مہم کو پہلی بار روک دیا گیا ہے 13 مئی کو، تیسری بار غیر قانونی تعمیرات کو گرانے کے لیے مائیک پر اعلانات کیے گئے، جس میں تجاوزات کو ہٹانے کے لیے کہا گیا۔ 16 مئی کو، مہم اچانک ملتوی کر دی گئی ذرائع کے مطابق کارپوریشن کے ایک سینئر افسر نے بتایا کہ دکانداروں نے انتظامیہ کو خط لکھ کر بقرعید کی وجہ سے 15 دن کی توسیع کی درخواست کی درخواست منظور کر لی گئی اور 15 دن کی توسیع دی گئی۔ رہائشیوں کو 31 مئی تک تمام غیر قانونی تعمیرات کو ہٹانا ہوگا 15 دن کی مہلت ختم ہونے کے بعد کارپوریشن علاقے کی تحقیقات کرے گی جس کی بنیاد پر مزید کارروائی کی جائے گی۔ بی جے پی لیڈروں نے لگاتار الزام لگایا ہے کہ ترنمول کانگریس حکومت کی ووٹ بینک کی حمایت حاصل کرنے کی کوششوں کے دوران یہاں کارروائی نہیں کی گئی۔ اب بی جے پی حکومت کے اقتدار میں آنے کے بعد یوپی ماڈل کی پیروی کرنا ثقافتی ہوتا جا رہا ہے۔ 16 مئی کو ہاٹن روڈ سے اسماعیل موڑ تک تجاوزات کو ختم کرنے کی مہم شروع کی گئی تھی لیکن تیسری بار ناکام رہی سڑک کنارے غیر قانونی تعمیرات کے باعث ٹریفک جام رہتی ہے۔ بتایا جاتا ہے کہ کارروائی 10 فروری 2023 سے شروع ہوئی درجنوں غیر قانونی تعمیرات توڑ دی گئیں 10 فروری 2023 کو شہر میں جوبلی موڑ سے ایچ ایل جی موڑ اور ڈی ایم آفس تک درجنوں غیر قانونی تعمیرات کو منہدم کر دیا گیا۔ اس اقدام سے ہنگامہ برپا ہو گیا۔ 28 اپریل کو، گرجا موڑ سے چیلی ڈانگا تک مہم شروع ہوئی، سڑک کے دونوں اطراف کو صاف کیا۔ مہم کے دوران بجلی کا شارٹ سرکٹ ہوا جس کے نتیجے میں ایک زخمی جاں بحق ہو گیا۔ اطلاع کے مطابق 29 دسمبر 2023 کو بی این آر موڑ سے بھگت سنگھ موڑ اور سین ریلے روڈ تک تجاوزات سے پاک مہم کا دوسرا مرحلہ چلایا گیا۔ اس دوران مکینوں نے ہاٹن روڈ کو صاف کرنے کا مطالبہ کرتے ہوئے کہا کہ وہ خود آگے بڑھیں گے اور ایسا کرنے پر مجبور نہیں کیا جائے گا پھر یہ مہم بی این آر سے گرجا موڑ تک جاری رہی، اور سڑک کے کنارے تجاوزات سے پاک کر دیا گیا۔ 8 دسمبر 2023 کو میئر نے اپنی پوری ٹیم کے ساتھ ہاٹن روڈ سے اسماعیل موڑ تک سڑک کا معائنہ کیا اور 14 دسمبر کو سڑک کنارے غیر قانونی تعمیرات کو گرانے کا حکم جاری کیا گیا۔ 12 دسمبر 2023 کو چیئرمین امرناتھ چٹرجی اور ڈپٹی میئر ابھجیت گھٹک نے علاقے کا دورہ کیا اور تجاوزات کرنے والوں سے سڑک خالی کرنے کی اپیل کی۔ 14 تاریخ کو ڈرائیو روک دی گئی۔ لوک سبھا انتخابات قریب آتے ہی معاملہ التوا میں پڑ گیا۔ 7 جنوری 2023 کو آسنسول شہر کو تجاوزات سے پاک بنانے کا فیصلہ کرنے کے لیے ایک اعلیٰ سطحی میٹنگ ہوئی مہم جوبلی موڑ سے چرچ موڑ تک چلی لیکن ہاٹن روڈ پر انتظامیہ بے بس، نکاسی کا کام ناکام ہو گیا آسنسول شہر کو قبضے سے آزاد کرنے کا فیصلہ 7 جنوری 2023 کو لیا گیا تھا۔ 7 جنوری 2023 کو ضلع میں ایک اعلیٰ سطحی اجلاس منعقد ہوا۔ ریاست کے وزیر قانون ملے گھٹک، آسنسول کے میئر بیدھان اپادھیائے، چیئرمین امرناتھ چٹرجی، ضلع مجسٹریٹ ایس ارون پرساد، پولس کمشنر سدھیر کمار نیلکنٹھم، تمام محکموں کے افسران اور عوامی نمائندے موجود تھے۔ اس میٹنگ میں آسنسول شہر کو تجاوزات سے پاک کرنے کا فیصلہ کیا گیا اور ایک مکمل حکمت عملی تیار کی گئی۔ متعلقہ حکام کو ذمہ داری سونپی گئی۔ 22 مئی 2025 کو ہاٹن روڈ کے علاقے کو تجاوزات سے پاک کرنے کا ایک اور حکم جاری کیا گیا۔ 20 مئی کو میئر نے ایک بار پھر علاقہ مکینوں سے ہاتھ جوڑ کر تجاوزات ہٹانے کی اپیل کی، 22 مئی کو غیر قانونی تعمیرات کو گرانے کی دھمکی دی۔ 22 مئی کی صبح 10 بجے سے تین جے سی بی مشینیں، درجنوں کارکن اور میونسپل اہلکار کارروائی کے لیے تیار رہے لیکن کارروائی کا کوئی حکم نہیں آیا اور اس بار بھی مہم ناکام ہوگئی۔ 16 مئی 2026 کو دوبارہ تجاوزات کی منظوری کا اعلان کیا گیا اور نوٹس جاری کیا گیا۔ اچانک، مہم 15 دن کے لیے ملتوی کر دی گئی، اور سب یکم جون کا انتظار کر رہے ہیں۔ کیا لوگ خود غیر قانونی تعمیرات کو ہٹا دیں گے، یا میونسپل کارپوریشن کو کوئی اور حکم جاری کرنا پڑے گا؟ کہا جا رہا ہے کہ اگر غیر قانونی تعمیرات کو نہ ہٹایا گیا تو بارش کے موسم میں اس علاقے کو دوبارہ کافی مشکلات کا سامنا کرنا پڑے گا۔ جمعہ کی بارش نے علاقے کی صورتحال کو ہی نمایاں کیا۔

سنر کے بعد جوکووچ بھی فرنچ اوپن سے باہر

پیرس، 30 مئی (یو این آئی) سربیا کے اسٹار ٹینس کھلاڑی نوواک جوکووچ جمعہ کو فرنچ اوپن سے باہر ہونے والے ایک اور بڑے نام بن گئے۔ انہیں برازیل کے 19 سالہ نوجوان ژواو فونسیکا نے تیسرے راؤنڈ میں سنسنی خیز مقابلے کے بعد شکست دے دی۔ فونسیکا نے دو سیٹوں کے نقصان کے باوجود شاندار واپسی کرتے ہوئے 24 مرتبہ کے گرینڈ سلیم چیمپئن جوکووچ کو کورٹ فلپ شاترییے پر چار گھنٹے 53 منٹ تک جاری رہنے والے مقابلے میں 6-4، 6-4، 3-6، 5-7، 5-7 سے شکست دی۔ اس کامیابی کے ساتھ فونسیکا گرینڈ سلیم مقابلے میں جوکووچ کو شکست دینے والے پہلے ٹین ایجر بن گئے، جبکہ وہ پہلی بار کسی گرینڈ سلیم ٹورنامنٹ کے پری کوارٹر فائنل میں بھی پہنچ گئے۔

میچ کے بعد فونسیکا نے کہا، "میں صرف گیند کو زیادہ سے زیادہ طاقت سے مارنے کی کوشش کر رہا تھا۔ جوکووچ غلطیاں نہیں کرتے اور ہمیں اب بھی لگتا ہے کہ وہ 20 سال کے نوجوان ہیں۔"

ریکارڈ 25 ویں گرینڈ سلیم سنگلز خطاب کی تلاش میں موجود جوکووچ نے شکست کے باوجود اپنے نوجوان حریف کی تعریف کرتے ہوئے کہا، "اس فتح کا اصل حق دار ژواو ہے۔ اہم مواقع پر وہ مجھ سے بہتر کھلاڑی ثابت ہوئے۔"

جوکووچ کی رخصتی سے ایک دن قبل عالمی نمبر ایک یانک سینر کو ارجنٹینا کے خوان مانوئل سرونڈولو کے ہاتھوں دوسرے راؤنڈ میں حیران کن شکست کا سامنا کرنا پڑا تھا۔

دفاعی چیمپئن کارلوس الکاراز پہلے ہی کلائی کی انجری کے باعث ٹورنامنٹ سے دستبردار ہو چکے ہیں۔ الکاراز، سینر اور جوکووچ کے باہر ہونے کے بعد مردوں کے ڈرا کی صورتحال یکسر بدل گئی ہے اور اب یہ طے ہوگیا ہے کہ رولان گیروس کو اس سال نیا مرد گرینڈ سلیم چیمپئن ملے گا۔ دوسری سیڈ الیگزینڈر زویریو نے فرانس کے کوینٹن ہالیس کو 6-4، 6-3، 5-7، 6-2 سے شکست دے کر چوتھے راؤنڈ میں جگہ بنالی اور اپنے خطاب کی امیدیں برقرار رکھیں۔ گزشتہ سال کے رنر اپ زویریو اب ٹائٹل کے مضبوط دعویداروں میں شمار کیے جا رہے ہیں۔ دو مرتبہ کے فرنچ اوپن رنر اپ کاسپر روڈ نے امریکی ٹامی پال کو پانچ سیٹوں میں شکست دے کر اگلے مرحلے میں رسائی حاصل کی۔ چیک جمہوریہ کے نوجوان یاکوب مینشک نے آٹھویں سیڈ الیکس ڈی مینور کو شکست دی، جبکہ نیدرلینڈز کے بیسپر ڈی یونگ نے 13 ویں سیڈ کیرن خچانوف کو ٹورنامنٹ سے باہر کر دیا۔ آندرے روبلیوف بھی سیدھے سیٹوں میں کامیابی حاصل کر کے اگلے مرحلے میں پہنچ گئے۔

خواتین کے سنگلز مقابلوں میں چین کی وانگ ژیو نے یوکرین کی یولیا ستارودوبتسیوا کو 6-3، 5-7 سے شکست دے کر چوتھے راؤنڈ میں جگہ بنالی۔ وہ رواں سال آخری 16 مرحلے میں پہنچنے والی پہلی چینی کھلاڑی بن گئی ہیں۔

24 سالہ وانگ نے پیرس میں اب تک ایک بھی سیٹ نہیں ہارا اور اپنے کیریئر کا بہترین گرینڈ سلیم نتیجہ حاصل کیا ہے۔ وانگ کا اگلا مقابلہ رومانیہ کی سورانا سرستیا سے ہوگا، جنہوں نے ارجنٹینا کی سولانا سیرا کو 6-0، 6-0 سے شکست دی۔ چار مرتبہ کی فرنچ اوپن چیمپئن ایگا سویاتیک نے اپنی ہم وطن میگڈا لینیٹ کو 6-4، 6-4 سے شکست دے کر پری کوارٹر فائنل میں جگہ بنائی، جہاں ان کا سامنا یوکرین کی مارتا کوستیوک سے ہوگا۔ آٹھویں سیڈ میرا اندریوا، ساتویں سیڈ ایلینا سویتولینا اور سوئٹزرلینڈ کی جل ٹیچمان بھی آخری 16 کھلاڑیوں میں پہنچنے میں کامیاب رہیں۔

سوریاونشی کو جلد ہی ہندوستانی ٹیم سے بلاوا آئے گا: سنگاکارا

نیو چنڈی گڑھ، 30 مئی (یو این آئی) راجستھان رائلز (آر آر) کے ہیڈ کوچ کمار سنگاکارا کا ماننا ہے کہ ویبھو سوریاونشی اب بین الاقوامی کرکٹ کھیلنے کے لیے پوری طرح تیار ہیں۔ آئی پی ایل 2026 میں اس نوجوان بلے باز کی کارکردگی کو قریب سے دیکھنے کے بعد سنگاکارا کو لگتا ہے کہ جلد ہی انہیں ہندوستانی ٹیم میں شامل کر لیا جائے گا۔ سوریاونشی نے آئی پی ایل 2026 میں 16 اننگز میں 776 رن بنائے۔ اس دوران ان کا اسٹرائیک ریٹ 237.30 رہا اور ان میں سے 684 رن صرف چوکوں اور چھکوں کی مدد سے آئے۔ کوالیفائر 2 میں گجرات ٹائٹنز (جی ٹی) سے ہار کے بعد سنگاکارا نے کہا، "ویبھو نے دنیا کے چند بہترین گیند بازوں کے خلاف جس طرح کا مظاہرہ کیا ہے، اسے دیکھتے ہوئے مجھے لگتا ہے کہ وہ کسی بھی چیلنج کے لیے تیار ہیں۔ مجھے پورا بھروسہ ہے کہ انہیں بہت جلد ٹیم انڈیا سے بلاوا آئے گا۔ انہوں نے کافی پختگی (میچورٹی) کے ساتھ بلے بازی کی ہے اور اس سیزن اوپنر کی ذمہ داری شاندار طریقے سے نبھائی ہے۔"

ہفتہ کے روز نیو چنڈی گڑھ کی دوہری رفتار (ڈبل پیس) والی پچ پر جی ٹی کے طویل قامت تیز گیند بازوں نے سوریاونشی کو لگاتار شارٹ گیندوں سے پرکھا۔ لیکن ابتدائی چیلنج کا سامنا کرنے کے بعد انہوں نے 47 گیندوں میں 96 رنوں کی شاندار اننگز کھیلی۔ دوسرے اینڈ سے وکٹیں گرتی رہیں، پھر بھی انہوں نے اننگز کو سنبھالے رکھا۔

سنگاکارا ان کے دباؤ میں پرسکون رہنے کی خوبی سے کافی متاثر دکھے۔ انہوں نے کہا، "ہم نے ان کے لیے ایک واضح پلان بنایا ہوا ہے۔ ہم ان کے دماغ میں بہت زیادہ باتیں نہیں بھرتے۔ وہ ہماری تمام ٹیم میٹنگز میں شامل ہوتے ہیں، اپنی رائے دیتے ہیں اور دھیان سے سب کچھ سنتے بھی ہیں۔ وہ کافی تیاری کرتے ہیں، گیند بازوں کو اچھی طرح پڑھتے ہیں، ان کے ویڈیوز دیکھتے ہیں اور خود کو بہترین طریقے سے تیار کرتے ہیں۔ اس لیے ہم ان کے دماغ میں کوئی غیر ضروری خیال نہیں ڈالنا چاہتے۔ واضح سوچ اور بے خوف بلے بازی ہی ہم ان سے دیکھنا چاہتے ہیں۔"

"اس سیزن آر آر کو کئی چیلنجوں کا سامنا کرنا پڑا۔ سیم کرن چوٹ کے باعث پورا ٹورنامنٹ نہیں کھیل سکے، جبکہ کپتان ریان پراگ اور رویندر جڈیجہ بھی سیزن کے آخری حصے میں چوٹوں سے سامنا کرتے رہے۔ اس کے باوجود سنگاکارا نوجوان گیند بازوں برجیش شرما اور لیش راج پنچا کی کارکردگی سے کافی خوش ہیں، جنہوں نے ڈومیسٹک ٹی 20 کرکٹ سے سیدھے آئی پی ایل میں آ کر خود کو ثابت کیا۔ سنگاکارا نے کہا، "مجھے لگتا ہے کہ ہر کھلاڑی کو خود پر فخر ہونا چاہیے۔ لیش کا سیزن شاندار رہا اور برجیش نے بھی بہت اچھا مظاہرہ کیا۔ ریان، دھرو جوریل، ڈونووَن فیریرا، جوفرا آرچر، جڈیجہ اور کچھ میچوں میں شبھم دوبے نے بھی ٹیم کے لیے اہم تعاون دیا۔" انہوں نے آگے کہا، "ہر کھلاڑی نے اپنا بہترین دینے کی کوشش کی۔ پچھلے سال ہم نویں نمبر پر رہے تھے۔ وہاں سے یہاں تک پہنچنا اپنے آپ میں بڑی بات ہے۔ مجھے لگتا ہے کہ اس ٹیم میں ابھی اور بھی بہت کچھ باقی ہے۔ میں اس ٹیم پر جتنا فخر ابھی محسوس کر رہا ہوں، اتنا شاید پہلے کبھی نہیں کیا۔ یہ شاندار کھلاڑیوں کا گروپ ہے۔ تمام بے حد باصلاحیت ہیں اور یہاں تک پہنچنے کے لیے انہوں نے کڑی محنت کی۔ بدقسمتی سے ہم فائنل میں نہیں پہنچ سکے۔"

سنگاکارا نے آئی پی ایل کپتان کے طور پر ریان پراگ کے پہلے پورے سیزن کی بھی جم کر تعریف کی۔ انہوں نے کہا، "مجھے لگتا ہے کہ کپتان کے طور پر ریان کا پہلا سیزن شاندار رہا۔ اس نے ٹیم کو بہترین طریقے سے سنبھالا اور میدان پر بھی اچھے فیصلے کیے۔ باقی کھلاڑی بھی سیکھیں گے اور ہم اگلے سیزن زیادہ مضبوط ہو کر لوٹیں گے۔" سنگاکارا نے آخر میں کہا، "مجھے لگتا ہے کہ ٹورنامنٹ کی شروعات میں شاید کسی نے بھی ہمیں پلے آف تک پہنچنے کا دعویدار نہیں مانا تھا۔ لیکن یہ دکھاتا ہے کہ اگر آپ محنت کرتے ہیں، اچھا کرکٹ کھیلتے ہیں اور کھیل کا لطف اٹھاتے ہیں، تو آپ کچھ خاص حاصل کر سکتے ہیں۔"

سوریاونشی نے 440 گیندوں میں آئی پی ایل میں 1000 رن پورے کیے

نئی دہلی، 30 مئی (یو این آئی) نوجوان بلے بازی سنسنی ویبھو سوریاونشی نے آئی پی ایل میں سب سے کم گیندوں پر 1000 رن پورے کر لیے ہیں۔ انہوں نے اس سنگِ میل تک پہنچنے کے لیے صرف 440 گیندیں کھیلیں، جو کہ تاریخ میں سب سے تیز ترین ہے۔ ان سے پہلے آندرے رسل سب سے تیز تھے، جنہوں نے 1000 رنوں کے لیے 545 گیندیں کھیلی تھیں۔ اننگز کے لحاظ سے سوریاونشی آئی پی ایل میں 1000 رن بنانے والے دوسرے سب سے تیز بلے باز بن گئے ہیں۔ شان مارش نے صرف 21 اننگز میں یہ مقام حاصل کیا تھا، جبکہ لینڈل سیمنز نے 23 اننگز میں یہ کارنامہ انجام دیا تھا جو اب سوریاونشی کے برابر ہے۔ آئی پی ایل 2026 میں سوریاونشی نے مجموعی طور پر 135 باؤنڈریز لگائیں، جس میں ریکارڈ 72 چھکے شامل ہیں۔ یہ کسی بھی ٹی 20 ٹورنامنٹ میں کسی بھی بلے باز کی جانب سے لگائے گئے سب سے زیادہ چھکے ہیں۔ اس سے قبل آئی پی ایل 2022 میں جوس بٹلر نے سب سے زیادہ 128 باؤنڈریز لگائی تھیں، جن میں 83 چوکے اور 45 چھکے شامل تھے۔ سوریاونشی نے آئی پی ایل 2026 کی 16 اننگز میں 776 رن بنائے۔ اس دوران ان کا اسٹرائیک ریٹ 237.30 رہا اور ان رنوں میں سے 684 رن صرف چوکوں اور چھکوں کی مدد سے آئے۔ سوریاونشی اپنی آخری چار اننگز میں تین بار 'نروس نائنٹیز 90) 'سے 99 رن کے درمیان) کا شکار ہو کر آؤٹ ہوئے ہیں۔ اب وہ آئی پی ایل کی تاریخ میں نائنٹیز میں سب سے زیادہ بار آؤٹ ہونے والے بلے باز بن گئے ہیں، اور 2014 میں گلین میکسویل کے بعد ایک ہی سیزن میں ایسی تین اننگز کھیلنے والے دوسرے بلے باز ہیں۔ آئی پی ایل 2026 میں سوریاونشی کے بنائے گئے 776 رن، ٹورنامنٹ کے کسی ایک ایڈیشن میں کسی بھی بلے باز کے ذریعے بنائے گئے پانچویں سب سے زیادہ رن ہیں۔ راجستھان رائلز (آر آر) کے لیے یہ کسی بھی بلے باز کا دوسرا سب سے بڑا اسکور ہے، جو 2022 میں جوس بٹلر کے 863 رنوں کے بعد آتا ہے۔ سوریاونشی نے ایلیمینیٹر اور کوالیفائر 2 کو ملا کر کل 193 رن بنائے۔ آئی پی ایل کے کسی ایک ایڈیشن میں کوالیفائر اور ایلیمینیٹر میچز ملا کر اس سے زیادہ رن صرف جوس بٹلر نے 2022 میں 195 رن بنائے تھے۔

دوسری بار ہٹ وکٹ ہونے پر سائی سدرشن نے کہا: 'اب مجھے کسی گرپ ٹیکنالوجی کا استعمال کرنا ہوگا'

نیو چنڈی گڑھ، 30 مئی (یو این آئی): ایک بار ہٹ وکٹ ہونا بدقسمتی مانا جا سکتا ہے، لیکن لگاتار دو میچوں میں ایسا ہونا بے حد عجیب واقعہ ہے۔ گجرات ٹائٹنز (جی ٹی) کے اوپنر سائی سدرشن اب اپنے ٹی 20 کریئر میں تیسری بار ہٹ وکٹ آؤٹ ہونے کے بعد ایک ناپسندیدہ ریکارڈ کا حصہ بن گئے ہیں۔ حالانکہ راجستھان رائلز کے خلاف کوالیفائر 2 میں جیت اور ٹیم کے آئی پی ایل 2026 کے فائنل میں پہنچنے کے بعد وہ اس بات پر ہنستے ہوئے بھی نظر آئے۔

سدرشن نے کہا، "مجھے لگتا ہے اب کچھ نیا ٹرائی کرنا پڑے گا۔ اب شاید میں کچھ گرپ ٹیکنالوجی آزماؤں گا۔ کچھ گیندیں کھیل کر دیکھوں گا کہ کیا فرق پڑتا ہے۔ لیکن سچ کہوں تو میرے پاس بھی اس کا کوئی جواب نہیں ہے کہ ایسا کیسے ہوا۔" آر سی بی کے خلاف کوالیفائر 1 میں سدرشن اچھی لے میں دکھ رہے تھے۔ لیکن تیسرے اوور میں جیکب ڈفی کی گیند پر کٹ شاٹ کھیلتے وقت ان کا بلّا ہاتھ سے چھوٹ گیا۔ گیند باؤنڈری تک پہنچتی، اس سے پہلے بلّا اچھل کر لیگ اسٹمپ سے ٹکرا گیا اور وہ ہٹ وکٹ آؤٹ ہو گئے۔

راجستھان رائلز کے خلاف مقابلے میں بھی تقریباً وہی نظارہ دیکھنے کو ملا۔ 215 رنوں کے ہدف کا تعاقب کرتے ہوئے سدرشن ایک اور بڑی اننگز کی طرف بڑھ رہے تھے۔ انہوں نے شبھمن گل کے ساتھ شاندار اوپننگ شراکت داری کی اور صرف 32 گیندوں میں 58 رن بنا ڈالے۔ لیکن برجیش شرما کی لوفل ٹاس گیند کو آف سائیڈ میں ڈرائیو کرنے کے دوران ان کا بلّا پھر ہاتھ سے نکل گیا اور سیدھے اسٹمپس پر جا لگا۔ سدرشن حیرانی میں سر جھکائے واپس لوٹے، جبکہ دوسرے اینڈ پر کھڑے گل گھٹنوں کے بل بیٹھ گئے اور یقین نہیں کر پائے کہ ابھی کیا ہوا ہے۔ سائی سدرشن پہلی بار 2022 میں بریبورن اسٹیڈیم میں ممبئی انڈینز کے خلاف ہٹ وکٹ ہوئے تھے۔ ٹی 20 کرکٹ میں اب ان کے ساتھ صرف آندرے رسل اور شعیب ملک ہی ایسے بلے باز ہیں جو تین بار ہٹ وکٹ آؤٹ ہوئے ہیں۔

سدرشن نے مزاحیہ انداز میں کہا، "پچھلے میچ میں بلّا کچھ بار اچھلا اور پھر اسٹمپس سے ٹکرایا تھا۔ لیکن اس بار تو شاید اس نے سیدھے وکٹ سے ٹکرانے کا ارادہ کر لیا تھا۔" سدرشن اور گل نے پہلے وکٹ کے لیے 167 رن جوڑ کر جی ٹی کی 215 رنوں کے ہدف کی راہ آسان کر دی۔ گل نے بھی مانا کہ وہ خود اس طرح آؤٹ ہونے کو سمجھ نہیں پائے۔ گل نے کہا، "میں نے اپنی زندگی میں ایسا کبھی نہیں دیکھا۔ لگاتار دو میچوں میں بالکل اسی طرح آؤٹ ہونا۔ میں نے سوشل میڈیا پر ایک ویڈیو دیکھا تھا جس میں وہ اپنے ہاتھوں پر ٹیپ لگا رہے تھے۔ شاید اگلے میچ میں مجھے بھی ایسا کرنا پڑے۔" جی ٹی کی کامیابی میں دونوں اوپنروں کی شراکت داری سب سے بڑی وجہ رہی ہے۔ آئی پی ایل 2026 میں اب تک دونوں چار سنچری شراکت داریاں کر چکے ہیں اور دونوں کے 700 سے زیادہ رن ہو چکے ہیں۔ گل نے کہا، "ایمانداری سے کہوں تو ہم دونوں ایک دوسرے کے کھیل کو بہت اچھی طرح سمجھتے ہیں۔ ہماری بات چیت بہت اچھی رہتی ہے۔ ہمیں پتہ ہوتا ہے کہ کس گیند باز پر کیسے حملہ کرنا ہے۔ یہی ہماری شراکت داری کی سب سے بڑی طاقت ہے۔" سدرشن نے بھی مانا کہ وقت کے ساتھ ان کی اور گل کی سمجھ بہتر ہوئی ہے۔ انہوں نے کہا، "یہ شراکت داری ہر سال اور بہتر ہوئی ہے۔ جی ٹی کے ساتھ شروعاتی برسوں میں مجھے کافی تجربہ ملا۔ اس سے سمجھ آیا کہ مجھے کن شعبوں میں سدھار کرنا ہے۔ اس سیزن میں بھی کئی ایسی چیزیں ہیں جن پر مجھے کام کرنا ہے اور میں اگلے سیزن اس سے بہتر ہو کر لوٹنا چاہتا ہوں۔"

ونیش پھوگاٹ نے ایشین گیمز سلیکشن ٹرائلز کا فاتحانہ آغاز کر دیا

نئی دہلی، 30 مئی (یو این آئی) اولمپین پہلوان ونیش پھوگاٹ نے ایشین گیمز 2026 کے سلیکشن ٹرائلز میں اپنی مہم کا آغاز کامیابی کے ساتھ کرتے ہوئے خواتین کے 53 کلوگرام زمرے کے پہلے مقابلے میں جیوتی کو 7-1 سے شکست دے دی۔ اندرا گاندھی اسٹیڈیم میں ہونے والے مقابلوں سے قبل کچھ ہنگامہ بھی دیکھنے میں آیا، جب ونیش پھوگاٹ اور ان کے شوہر سومویر راٹھی کی مقام مقابلہ میں داخلے کو لے کر سکیورٹی اہلکاروں سے بحث ہو گئی۔ تاہم بعد میں معاملہ حل ہو گیا اور دونوں کو اسٹیڈیم میں داخلے کی اجازت دے دی گئی۔ وزن جانچ (ویٹ اِن) کے دوران بھی ایک نیا تنازع سامنے آیا، جب ابتدا میں ونیش کا نام 50 کلوگرام زمرے میں درج کیا گیا۔ ونیش نے اس پر اعتراض کرتے ہوئے کہا کہ وہ اپنے پسندیدہ 53 کلوگرام زمرے میں مقابلہ کرنا چاہتی ہیں۔ بعد ازاں ریسلنگ فیڈریشن آف انڈیا (ڈبلیو ایف آئی) کے صدر سنجے سنگھ کی مداخلت کے بعد ان کا وزن 53 کلوگرام زمرے میں درج کیا گیا، جس کے بعد انہیں ٹرائلز میں شرکت کی اجازت مل گئی۔

میڈیا سے گفتگو کرتے ہوئے ونیش نے عمل پر ناراضی کا اظہار کیا اور دعویٰ کیا کہ انہیں وزن جانچ کے لیے تقریباً ایک گھنٹے تک انتظار کرنا پڑا۔ انہوں نے کہا کہ وہ اپنا کھانا اور خوراک کا انتظام خود ساتھ لائی تھیں اور ابھی بھی اپنی جدوجہد جاری رکھے ہوئے ہیں۔ یہ ٹرائلز سپریم کورٹ کی جانب سے ونیش پھوگاٹ کو شرکت کی اجازت ملنے کے ایک دن بعد منعقد ہوئے۔ 28 مئی کو ڈبلیو ایف آئی نے ان کی شرکت روکنے کے لیے سپریم کورٹ سے رجوع کیا تھا، تاہم جسٹس پی ایس نرسمہا اور جسٹس آلوک آرادھے پر مشتمل بنچ نے درخواست مسترد کرتے ہوئے ان کی شرکت کی راہ ہموار کر دی۔ ڈبلیو ایف آئی نے بعد میں وضاحت کی کہ ونیش نے دیگر اہل پہلوانوں کی طرح تمام ضروری رسمی کارروائیاں مکمل کیں، جس کے بعد انہیں سلیکشن ٹرائلز میں حصہ لینے کی اجازت دی گئی۔

53 کلوگرام زمرے میں انتم پنگھال بھی موجود ہیں، جس کے باعث قومی ٹیم میں جگہ کے لیے مقابلہ مزید سخت ہو گیا ہے۔ ونیش کی پہلی حریف جیوتی سیہاگ کا ریکارڈ بھی متاثر کن رہا ہے۔ انہوں نے 2024 میں اسپورٹس کوٹے کے تحت فوج میں ملازمت حاصل کی تھی اور ایشیائی چیمپئن شپ میں چاندی جبکہ آل انڈیا یونیورسٹی چیمپئن شپ میں سونے کا تمغہ جیت چکی ہیں۔ علاوہ ازیں وہ قومی سطح پر بھی متعدد تمغے اپنے نام کر چکی ہیں۔

صبر و قناعت اخلاق کے پابہ زنجیر تھے: ڈاکٹر محمد منصور عالم

خورشید فرازی

ڈاکٹر محمد منصور عالم ولد مرحوم محمد اسماعیل جن کی پیدائش جگتدل، ضلع چوبیس پرگنہ (شمال) مغربی بنگال میں ہوئی اگرچہ ان کا آبائی وطن بلیا (اتر پردیش) ہے۔ اردو اور فارسی میں ڈبل ایم اے (پی ایچ ڈی) فارسی کلکتہ یونیورسٹی، ان کا تحقیقی موضوع مہاراجہ کلیان سنگھ عاشق (فارسی کا نامور دانش ور) تھا اور سوچنے والی بات ہے کہ انہوں نے تحقیقی مقالہ اس قدر مشکل موضوع پر مکمل کیا اور اس کی تکمیل کے لئے انہیں کتنی بار ایشیاٹک سوسائٹی، نیشنل لائبریری، خدا بخش لائبریری کے علاوہ بنگلہ دیش کا بھی سفر کرنا پڑا جہاں انہیں پتہ چلا کہ ڈھاکہ کی لائبریری میں ان کے تحقیقی موضوع پر لکھنے کے لئے بہت کچھ مل جائے گا۔ اگر ڈاکٹر محمد منصور عالم کو ہم علم کا جنونی کہیں تو کچھ بھی غلط نہ ہوگا۔ یہ انسان انتہائی سادہ لوح، پرخلوص اور اس نے اپنی زبان سے کبھی اپنی علمیت کا ڈھنڈورا نہیں پیٹا۔ یہ شخص تحقیق وتنقید کا ایک مینار ہے اور اسے جس موضوع پر بھی لکھنے کو کہہ دیا جائے یا انہیں چیلنج کر دیا جائے تو وہ مدمقابل کے سامنے ہلکے سے مسکرا کر رہ جائیں گے لیکن ان کے اندر کا جنون انہیں چین لینے نہیں دے گا اور وہ خاموشی کے ساتھ اس چیلنج کا سامنا کریں گے۔ کلکتہ شہر میں اور ساتھ ساتھ مضافات میں ایسے درجنوں علم کے دیوانے ہیں جو ہر وقت اپنے آپ کو ادب میں شامل رکھتے ہیں۔ پہلے تو اخبارات میں چھپنے چھپانے کا مسئلہ ہوتا تھا اور غیر ضروری طور پر نیوز ایڈیٹر کی خوشامد کرنا پڑتی تھی کہ انہیں شکریہ کا موقع دیا جائے اور فلاں فلاں مضمون کو اپنے اخبار کی زینت بنا کر کی جائے لیکن عقل سے پیدال نیوز ایڈیٹر کیا جانے کہ ادب کیا، غزل کیا۔ تنقیدی مضامین کیا ہوتے ہیں، لیکن اب ان لکھنے والوں کو کوئی الجھن نہیں ہے وہ اپنے مضامین کو موبائل میں ٹائپ کر کے سجا دیں۔ اخبار کے متعلقین کو مجبوراً وہ مضمون اپنے اخبار میں شامل کرنا پڑے گا اور وہ خوشی سے کریں گے کیوں کہ موبائل میں تحریر کردہ ان پیج مضمون پی ڈی ایف کر کے بھیج دینے سے بہت سارے سر درد ختم ہو جاتے ہیں اور دوسری طرف وہ نیوز ایڈیٹر بھی اپنے کالر کھڑا کر لیتا ہے کہ اس نے اس قدر اچھا مضمون اخبار میں شامل ہیں جو دوسرے اردو اخبار کو میسر نہیں ہوں گے۔

ڈاکٹر منصور عالم صاحب نے سب سے پہلے صدر شعبۂ فارسی (گوہاٹی یونیورسٹی) آسام میں حاصل کی۔ بعد ازاں شعبہ فارسی مولانا آزاد کالج کلکتہ میں ریڈر مقرر ہوئے۔ وہ جز وقتی لیکچرر کے طور پر شعبہ فارسی، کلکتہ یونیورسٹی میں بھی شامل رہے۔ بعد ازاں ممبر مغربی بنگال پبلک سروس کمیشن، کولکاتا رہے۔ ان کی تحریر کردہ کتابوں میں گولڈ فارسی گرامر اینڈ کمپوزیشن (اردو)، مہاراجہ کلیان سنگھ عاشق (حیات وشاعری) اردو، مثنوی مہاراجہ کلیان سنگھ عاشق (دو ایڈیشن، اردو)، عباس علی خاں بیخود: حیات وفن (اردو)، عہد مغلیہ کے ہندو مورخین (اردو)، نگارشات اسحاق (اردو)، جاوید نہال: حیات وخدمات، (مونوگراف)، عجائب البلدان، تدوین وتحقیق (فارسی)، بیخود کی نثری شناخت (اردو)، فکر وتحقیق (علمی وادبی وتحقیقی مضامین کا مجموعہ) اردو، نتائج الافکار (تحقیقی وتنقیدی مضامین)- اردو، کلک فکر ونظر (تحقیقی تنقیدی مضامین کا مجموعہ)- اردو، مکاتیب وحشت بنام بیخود (اردو)، ملا جان محمد اور خلافت کمیٹی: ایک ہی سکے کے دو رخ، مکاتیب وحشت کا تجزیہ مطالعہ (ترتیب) اور تازہ تصنیف مجموعہ نغز۔ ڈاکٹر منصور عالم کے بارے میں پہلے یہ بتا دوں کہ وہ جب بھی کسی موضوع کو اپنی گرفت میں لیتے ہیں تو اس سے متعلقہ بہت سارے مضامین اردو، انگریزی، فارسی یا بنگلہ ادب میں جو کچھ بھی مل جائے اسے اکٹھا کرتے ہیں اور شخصیت ایک کتابیں انیک۔ وحشت، بیخود، مہاراجہ کلیان سنگھ عاشق پر نظر دوڑائی جائے تو صاف اندازہ ہو جائے گا کہ انہوں نے ایک ہی شخصیت پر کئی کتابیں لکھ ڈالیں، کہیں شاعری تو کہیں نثر نگاری، بہرکیف حالیہ برسوں میں ان کی جو معرکۃ الآرا کتابیں سامنے آئی ہیں جو ملا جان اور خلافت کمیٹی، خان بہادر عبداللطیف، سید بدرالدجیٰ بار بار پڑھے جانے کے لائق ہیں۔ ڈاکٹر منصور عالم صاحب اور پروفیسر بیخود لٹریری فاؤنڈیشن کا یہ بہت بڑا احسان ہے کہ سید بدرالدجیٰ، ملا جان محمد، نواب عبداللطیف جیسی کلکتہ کی زندہ جاوید ہستیوں پر قلم اٹھایا۔ ڈاکٹر منصور عالم کے بارے میں معروف شاعر و ادیب خواجہ احمد حسین کہتے ہیں کہ یہ شخص اپنی ذات میں تنہا انجمن ہے۔ ڈاکٹر یوسف تقی، ڈاکٹر غلام سرور جیسے اردو فارسی کے اسکالروں کا برسوں ساتھ رہا اور اس کی وجہ سے ڈاکٹر منصور عالم کی تحریریں بھی زندہ جاوید بن کر رہ گئی ہیں۔ آج نہیں تو کل دنیا یہ ضرور کہے گی کہ ڈاکٹر منصور عالم کے ساتھ انصاف نہیں ہوا اور انہیں جس اعلیٰ مقام پر ہونا چاہیے تھا وہاں تک وہ نہیں جا سکے۔

ڈاکٹر منصور عالم نے کئی کتابیں انگریزی میں تحریر کیں جو حسب ذیل ہیں:

- ☆ An introduction to Islamic History and Culture
- ☆ Essay on Persian Literature
- ☆ Life and Achievement of Dr. Md. Ishaque
- ☆ Contributions of Iranian Ambassadors
- ☆ A Critical edition of Persican Histrical Text in Bengal
- ☆ M A K Azad: An epitome of Secularism
- ☆ Indo-Persican Calligraphy inder Akbar (Monograph)

ان کی زیر تصنیف اشاعتوں میں جسٹس خواجہ محمد یوسف، حاجی محمد محسن، سید امیر علی اور وحشت کی نثری جہات کا بے صبری سے انتظار رہے گا۔ زیر مطالعہ کتاب "مجموعہ نغز" میں کئی اچھے مضامین ہیں جس میں ڈاکٹر محمد امین، ڈاکٹر غلام سرور، ظہیر انور، قاضی نذر الاسلام، احمد سعید ملیح آبادی، ایم اے مجید، مولانا ابو محفوظ الکریم معصومی، ڈاکٹر محمد صابر خان، قیصر شمیم، پروفیسر محمد سلیمان خورشید وغیرہ ہیں۔ متذکرہ تمام مضامین میں ڈاکٹر منصور عالم نے جس انداز میں کلکتہ کی یادوں کو اجاگر کیا ہے اور جس انداز میں اپنے دل کے نہاں خانوں میں دبے ان آتشی جذبات کو ابھارا ہے، وہ پڑھنے کے بعد اندازہ ہوگا کہ ان کی یہ حالیہ کتاب کس قدر قابل تعریف ہے۔ مجھے اچھی طرح یاد ہے جن دنوں آزاد ہند سے وابستہ تھا تو ڈاکٹر منصور عالم کئی مرتبہ اپنے تحقیقی مقالے لے کر مدیر اعلیٰ احمد سعید ملیح آبادی کے پاس آتے تھے اور ملیح آبادی صاحب انہیں دیکھ کر فوراً سامنے والی کرسی پر بیٹھنے کا اشارہ کرتے اور پیون سے چائے کے لئے کہتے۔ پھر ان سے مخاطب ہوتے اور ان کا مضمون لے کر سرسری نظر ڈالتے اور مجھ سے کہتے اسے اتوار کے اجالا ایڈیشن میں شامل کر لیں اور پروفیسر صاحب کی تصویر کے ساتھ آرٹیکل جائے، لیکن اسے اپنے طور پر ایک مرتبہ پروف ریڈنگ کر لینا کیوں کہ مضمون کے درمیان کئی سطریں انگریزی میں تحریر کردہ ہیں اور اپنے ڈی ٹی پی حضرات.............!

ڈاکٹر منصور عالم کے اندر ایک بات بہت ہی اچھی دیکھی کہ وہ مانگے کا اجالا نہیں چاہتے تھے بلکہ اپنی مقدور بھر صلاحیتوں پر انہیں پورا یقین تھا۔ خودنمائی کے اندر چھو کر نہیں گزری تھی اور نہ ہی وہ دوسروں کی افضلیت سے جلتے تھے بلکہ اس کی تعریف کرتے تھے کہ اس نے آج اپنی سخت محنتوں کا ثمر پالیا۔

☆☆☆

Aawami news Kolkata
Also published from Ranchi & Patna
Sunday, 31st May 2026

روزنامہ عوامی نیوز کولکاتا
اتوار، ۳۱ مئی ۲۰۲۶ء

گجرات ٹائٹنز نے راجستھان رائلز کو شکست دی، فائنل میں پہنچا، 31 مئی کو فائنل مقابلہ

گجرات ٹائٹنز نے دوسرے کوالیفائر میں راجستھان رائلز کو 7 وکٹوں سے شکست دے کر فائنل میں رسائی حاصل کی۔ کپتان شبھمن گل کی سنچری نے گجرات کی یک طرفہ جیت میں اہم کردار ادا کیا۔ راجستھان نے پہلے بلے بازی کرتے ہوئے 20 اوور میں 6 وکٹ پر 214 رن بنائے۔ تعاقب کرتے ہوئے جی ٹی یعنی گجرات ٹائٹنز نے 18.4 اوورز میں 3 وکٹوں پر 219 رنز بنا کر فتح حاصل کی۔ گل نے ٹیم کی جانب سے سب سے زیادہ اننگز کھیلی، انہوں نے 53 گیندوں پر 15 چوکوں اور 3 چھکوں کی مدد سے 104 رنز بنائے۔

گل کے ساتھ اوپننگ کرنے والے سائی سدرشن نے بھی شاندار اننگز کھیلی اور ففٹی اسکور کی۔ دونوں افراد نے پہلی وکٹ کے لیے (77 گیندوں پر) 167 رنز کی شراکت کے ساتھ ٹیم کے لیے تقریباً فتح پر مہر ثبت کی۔ سدرشن نے 32 گیندوں میں 8 چوکے اور 1 چھکا لگا کر 58 رنز بنائے۔ وہ پچھلے میچ کی طرح اس میچ میں بھی ہٹ وکٹ پر آؤٹ ہوئے۔ گجرات اب دوسرا فائنلسٹ بن گیا ہے۔ ٹیم فائنل میچ اتوار 31 مئی کو رائل چیلنجرز بنگلور کے خلاف کھیلے گی۔

راجستھان کے کپتان ریان پراگ نے ٹاس جیت کر بیٹنگ کا فیصلہ کیا۔ 15 سالہ اوپنر ویبھو سوریاونشی نے شاندار اننگز کھیلتے ہوئے 47 گیندوں پر 96 رنز بنائے جس میں 8 چوکے اور 7 چھکے شامل تھے۔ رویندرا جڈیجا نے 45 رنز بنائے جب کہ ٹیم کے باقی بلے باز زیادہ کچھ کرنے میں ناکام رہے۔

سوریاونشی اور جڈیجا کے علاوہ یشسوی جیسوال نے 01 رن، دھرو جورل نے 07 رن، کپتان ریان پراگ نے 11 رن، داسن شناکا نے 03 رن، جوفرا آرچر نے 07 ؟؟ رن بنائے اور ڈینووان فریرا نے 11 گیندوں میں 38 رنز ناٹ آؤٹ بنائے۔ فریرا کی اننگز میں 2 چوکے اور 4 چھکے شامل تھے۔

تعاقب کے دوران گجرات کی شاندار بلے بازی دیکھنے میں آئی۔ گل اور سدرشن نے بڑی شراکت داری کی۔ ان کی دونوں وکٹیں گرنے کے بعد جوس بٹلر، واشنگٹن سندر اور راہل تیوتیا نے بقیہ کام کیا۔ سندر نے 16 رنز بنائے، بٹلر نے *09 رنز بنائے اور تیوتیا نے *17 رنز بنائے۔

اورنج کیپ کی ریس میں سوریاونشی کے پاس بڑی برتری، رباڈا نے چھینی پرپل کیپ

نئی دہلی، 30 مئی (یو این آئی): آئی پی ایل 2026 کے دوران اورنج کیپ کی ریس میں طویل عرصے تک بنے رہنے والے تین بلے باز جمعہ کی رات نیو چنڈی گڑھ میں کوالیفائر 2 کے دوران میدان پر تھے۔ ایسے میں یہ تقریباً طے تھا کہ اورنج کیپ کی فہرست میں کوئی بڑی تبدیلی دیکھنے کو مل سکتی تھی۔ وہیں پرپل کیپ کی فہرست میں بھی بڑی تبدیلی ہوئی اور نمبر ایک پر اب بھونیشور کمار نہیں ہیں۔

اورنج کیپ کا حال: ویبھو سوریاونشی، بی سائی سدرشن اور شبھمن گل تینوں نے بڑے میچ میں اپنی چھاپ چھوڑی۔ سب سے پہلے سوریاونشی بلے بازی کرنے اترے۔ پچھلے میچ میں وہ آئی پی ایل تاریخ کی تیز ترین سنچری بنانے کے بے حد قریب پہنچے تھے۔ اس بار حالات کچھ الگ تھے اور انہوں نے تھوڑا صبر دکھایا، لیکن پھر بھی 47 گیندوں میں 96 رنوں کی شاندار اننگز کھیلی۔ وہ اپنے سیزن کی دوسری سنچری سے چوک گئے، لیکن اس سے ان کی مہم کی چمک کم نہیں ہوئی۔ سوریاونشی نے آئی پی ایل 2026 کا اختتام 776 رنوں کے ساتھ کیا۔ اس سے بھی زیادہ حیران کرنے والی بات ان کا 237.30 کا اسٹرائیک ریٹ رہا۔

حالانکہ اس میچ کے سب سے بڑے ستارے گل رہے۔ انہوں نے جی ٹی (گجرات ٹائٹنز) کے رن چیس کو 53 گیندوں میں 104 رن بنا کر آگے بڑھایا۔ اس سنچری کے ساتھ ان کے سیزن کے رن 722 ہو گئے ہیں۔ وہ اب بھی سوریاونشی سے 54 رن پیچھے ہیں، لیکن ان کے پاس فائنل کھیلنے کا موقع باقی ہے۔

سائی سدرشن بھی اسی پوزیشن میں ہیں۔ انہوں نے گل کے ساتھ پہلے وکٹ کے لیے 167 رن جوڑے اور 32 گیندوں میں 58 رن بنائے۔ حالانکہ لگاتار دوسرے میچ میں وہ ہٹ وکٹ ہو کر آؤٹ ہوئے۔ اس کے باوجود ان کے نام اب 710 رن ہو چکے ہیں۔ جب جی ٹی اتوار کو فائنل میں رائل چیلنجرز بنگلورو (آر سی بی) سے مقابلہ کرے گی، تب گل اور سدرشن دونوں کی نظر آئی پی ایل ٹرافی کے ساتھ اورنج کیپ پر بھی ہوگی۔ وہیں وراٹ کوہلی کے لیے اورنج کیپ جیتنا اب مشکل دکھائی دیتا ہے۔ آر سی بی کے سب سے کامیاب بلے باز کوہلی فی الحال 600 رنوں پر ہیں۔

پرپل کیپ کا حال: طویل عرصے تک پرپل کیپ اپنے پاس رکھنے والے بھونیشور کمار آخر کار سرفہرست پوزیشن سے ہٹ گئے ہیں۔ ان کے سب سے قریبی حریف ککیسو رباڈا نے اب پرپل کیپ پر قبضہ کر لیا ہے۔ رباڈا نے آر آر (راجستھان رائلز) کی اننگز کے دوسرے اوور میں دھرو جوریل کا وکٹ لیا اور پھر 18 ویں اوور میں سوریاونشی کو آؤٹ کیا۔ ان دو وکٹوں کے ساتھ رباڈا کی کل وکٹیں 28 ہو گئی ہیں۔ وہ بھونیشور سے دو وکٹ آگے نکل چکے ہیں۔ اب فائنل میں دونوں گیند باز آمنے سامنے ہوں گے۔ جوفرا آرچر بھی پرپل کیپ کی دوڑ میں بنے ہوئے تھے۔ لگاتار دو میچوں میں تین وکٹ لینے کے بعد ان سے امیدیں تھیں، لیکن جی ٹی کے خلاف وہ ایک وکٹ لے کر 45 رن دے بیٹھے۔ انہوں نے سیزن کا اختتام 25 وکٹوں کے ساتھ تیسرے نمبر پر کیا۔ راشد خان اس میچ میں وکٹ نہیں لے سکے اور دو اوور میں 45 رن خرچ کر بیٹھے۔ لیکن جیسن ہولڈر نے سوریاونشی کی جارحانہ بلے بازی کے بیچ بھی شاندار کنٹرول دکھایا اور چار اوور میں 27 رن دے کر دو وکٹ حاصل کیے۔

ویسٹ انڈیز کی خاتون ٹیم نے پاکستان کو شکست دی

ڈبلن، 30 مئی (یو این آئی): آئرلینڈ میں کھیلی جا رہی خواتین کی سہ ملکی (ٹرائی سیریز) سیریز میں ویسٹ انڈیز کو اپنے شروعاتی دونوں میچوں میں فتح دلانے کے لیے کئی کھلاڑیوں نے اہم تعاون دیا۔ جمعرات کو میزبان ٹیم کے خلاف اپنا پہلا میچ جیتنے کے بعد، ویسٹ انڈیز نے محض 24 گھنٹے بعد پاکستان کے خلاف پھر سے شاندار کارکردگی کا مظاہرہ کیا اور ایشیائی ٹیم کو 25 رنوں سے شکست دے دی۔

حالانکہ ڈینڈرا ڈوٹن اور کیانا جوزف اچھا مظاہرہ نہیں کر سکیں، لیکن کپتان ہیلی میتھیوز نے 20 گیندوں میں نو چوکوں کی مدد سے 40 رن بنا کر اپنی ٹیم کے لیے شروعات میں ہی بہترین لے فراہم کر دی۔ میتھیوز کے آؤٹ ہونے کے بعد اسٹیفنی ٹیلر نے عمدہ کارکردگی کا سلسلہ جاری رکھا، لیکن وہ 39 رن بنا کر آؤٹ ہو گئیں۔ ڈیتھ اوورز میں چنیل ہینری اور جینیلیا گلاسگو کی جوڑی نے پاکستانی حملے (گیند بازی) کی دھجیاں اڑا دیں اور ویسٹ انڈیز کو 200 کے ہدف سے صرف ایک رن پیچھے یعنی 199 تک پہنچا دیا۔ ہینری 33 رن بنا کر ناٹ آؤٹ رہیں، جبکہ جینیلیا نے 25 گیندوں میں 42 رنوں کی جارحانہ اننگز کھیلی۔

پاکستان کے لیے 200 رنوں کا ہدف ہمیشہ سے ہی مشکل تھا اور پہلے چار اوورز میں تین وکٹیں گنوانے سے ان کی مشکلات مزید بڑھ گئیں۔ گل فیروزہ کے پہلے اوور میں آؤٹ ہونے کے بعد، ہینری نے دوسرے اوور میں منیبہ علی کو پویلین بھیج دیا۔ ہینری نے عائشہ ظفر کو بھی آؤٹ کیا، جس سے پاکستان کا اسکور 28 رنوں پر 3 وکٹ ہو گیا اور ٹیم لڑکھڑا گئی۔

پاکستان اگر 174/8 کے اسکور تک پہنچنے میں کامیاب رہا، تو اس کی بڑی وجہ نچلے مڈل آرڈر میں عالیہ ریاض اور فاطمہ ثناء کی کوششیں تھیں۔ اس سے قبل سائرہ جبین نے 19 گیندوں میں 30 رن بنا کر اننگز کو سنبھالا تھا۔ رامین شمیم اور ارم جاوید نے اچھی شروعات کی، لیکن وہ بڑے اسکور میں تبدیل نہ کر سکیں۔ اس کے بعد عالیہ ریاض نے 28 گیندوں پر 37 رن بنائے اور فاطمہ ثناء نے صرف 14 گیندوں پر 27 رنوں کی اننگز کھیلی، لیکن ویسٹ انڈیز کا میچ پر ہمیشہ کنٹرول رہا اور آخر میں انہوں نے میچ جیت لیا۔

مختصر اسکور:

ویسٹ انڈیز خواتین ٹیم: 20 اوورز میں 199/6 (جینیلیا گلاسگو 42، ہیلی میتھیوز ;40 رامین شمیم (27-2

پاکستان خواتین ٹیم: 20 اوورز میں 174/8 (عالیہ ریاض ;37 چنیل ہینری (13-2

(ویسٹ انڈیز نے پاکستان کو 25 رنوں سے ہرا دیا)۔

پاکستان کی مہمان نوازی ہمیشہ متاثر کرتی ہے، آسٹریلوی کپتان

راولپنڈی، 30 مئی (یو این آئی) آسٹریلوی کرکٹ ٹیم کے کپتان جوش انگلس نے کہا ہے کہ پاکستان کی مہمان نوازی ہمیشہ شاندار رہی ہے اور اسی وجہ سے انہیں یہاں آنا پسند ہے۔ پاکستان اور آسٹریلیا کے درمیان تین ایک روزہ بین الاقوامی میچوں کی سیریز کا پہلا میچ آج راولپنڈی میں کھیلا جائے گا، جبکہ دونوں ٹیموں کے کپتانوں نے میچ سے قبل ٹرافی کی رونمائی بھی کی۔

راولپنڈی میں پریس کانفرنس کرتے ہوئے جوش انگلس نے کہا کہ پاکستان کی میزبانی ہمیشہ بہترین رہی ہے اور یہاں کھیلنا خوشگوار تجربہ ہوتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان ایک مضبوط ٹیم ہے اور اسے ہرگز آسان نہیں لیا جا سکتا۔ آسٹریلوی کپتان کا کہنا تھا کہ گرم موسم میں کرکٹ کھیلنا ہمیشہ ایک چیلنج ہوتا ہے، تاہم خوش آئند بات یہ ہے کہ میچ شروع ہونے کے وقت موسم نسبتاً بہتر ہو جاتا ہے۔

انہوں نے اس امید کا اظہار بھی کیا کہ دونوں ٹیموں کے درمیان اچھی اور مسابقتی کرکٹ دیکھنے کو ملے گی۔

واضح رہے کہ پہلے ون ڈے میچ کا ٹاس شام 4 بجے ہوگا جبکہ میچ شام ساڑھے 4 بجے شروع ہوگا۔

جدوجہد اور لگن کا سبق سکھاتا ہے کھیل: ریکھا آریہ

دہرادون، 30 مئی (یو این آئی) اتراکھنڈ کی کھیل اور نوجوانوں کے معاملات کی وزیر ریکھا آریہ نے ہفتہ کے روز پریڈ گراؤنڈ میں واقع ملٹی پرپز ہال میں 'اسٹیٹ سیکریٹریٹ بیڈمنٹن کلب' کے زیرِ اہتمام منعقدہ سالانہ بیڈمنٹن ٹورنامنٹ 2026 کا افتتاح کیا۔ اس ٹورنامنٹ میں 200 سے زائد کھلاڑی حصہ لے رہے ہیں۔ محترمہ آریہ نے اس موقع پر کہا کہ سیکریٹریٹ کے ملازمین اور افسران کی جانب سے آج اور اتوار کی چھٹی کے دن منعقد کی جانے والی یہ گوناں گوں تقریب ہمیں یہ پیغام دیتی ہے کہ کام جتنا ضروری ہے، کھیل بھی جسم کے لیے اتنا ہی لازم ہے۔ انہوں نے کہا کہ کھیل ہمیں محنت، جدوجہد اور لگن جیسی خوبیاں سکھاتا ہے جو زندگی بھر ہمارے کام آتی ہیں۔ وزیر کھیل نے کہا کہ نیشنل گیمز کے کامیاب انعقاد کے بعد ریاست میں ایک ایسے کھیل کے کلچر نے جنم لیا ہے کہ اب ہمارا کوئی بھی اسٹیڈیم ایک دن کے لیے بھی سونا نہیں رہتا۔ ہر جگہ کھلاڑی باقاعدگی سے مشق (پریکٹس) کرنے آ رہے ہیں اور ریاستی و قومی سطح کے کھیلوں کے مقابلے مسلسل منعقد ہو رہے ہیں۔

Published and Printed by Prem Shankar for AAWAMI NEWS, 30, Chittaranjan Avenue, 4th Floor, Kolkata - 700012 Printed at Saraswati Print Factory Pvt. Ltd. - 789, Chowbhaga West, Near Chaina Mandir, Kolkata- 700105, Editor-Prem Shankar, News Editor : Khurshid Akhter Farazi, - RNI No. WBURD/2014/56804

پرنٹر و پبلیشر شری پریم کے ذریعہ 30، چترنجن ایونیو، چوتھی منزل، کولکاتا۔ 12، سرسوتی پرنٹ فیکٹری پرائیوٹ لمیٹیڈ۔ 789، چوبھاگا ویسٹ نزد: چائنا مندر، کولکاتہ۔ 105 سے شائع۔ ایڈیٹر: پریم شنکر، نیوز ایڈیٹر: خورشید اختر فرازی۔ (پی آر بی ایکٹ کے تحت خبروں کے انتخاب کے لئے جوابدہ) RNI WBURD/2014/56804